مبشر انصاری
باد ری پیاکی

باوری پیا کی

مبشرہ انصاری

علم وعرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40۔ اُردو بازار، لاہور
فون: 37352332-37232336

پیش لفظ!

محبت کہنے میں پڑھنے میں اور سننے میں بظاہر چار حرفی لفظ ہے۔ مگر اس ایک لفظ میں اک جہاں بسا ہوا ہے..... اس جہاں میں ستم کی لال آندھیاں بھی ہیں اور دلی سکون پہنچاتی ہوائیں بھی..... کہیں غموں کی پھوار ہے تو کہیں خوشیوں کی برسات ہے..... کہیں خاموشیوں کی صدائیں ہیں تو کہیں گنگناتی ہوائیں ہیں..... اس ایک لفظ میں بہت کچھ پوشیدہ ہے..... ہمیں نہیں معلوم کہ اس ایک لفظ کے سمندر میں ہمارے لئے کیا سبق پوشیدہ ہے..... ہم تو بس اس ایک لفظ سے متاثر ہو کر' آنکھیں موندے' کامل یقین سے اس محبت کے سمندر میں غوطہ لگا دیتے ہیں..... پھر کیا حاصل اور کیا لاحاصل.....؟ محبت مہربان ہو جائے تو ہر موسم بہار کا موسم لگتا ہے..... اور اگر محبت بے مروت نکلے تو انسان اس قدر ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے کہ ان ٹوٹے ٹکڑوں کے آر پار سے ہماری گھائل روح تک دیکھائی دینے لگتی ہے..... اور یہ روح صرف اسی کو دیکھائی دیتی ہے جو صاحب نظر ہو..... جوذی حس ہو.....

خاموش چہرہ' خاموش لفظ کی طرح صاحب نظر انسان کے سامنے بولتا ہے۔ خاموشی خود گویائی ہوتی ہے..... صاحب نظر سکوت سے ہمکلام ہوتا ہے۔ صاحب نگاہ کے سامنے' فاصلے' فاصلے نہیں رہتے..... زماں و مکاں کی وسعتیں اسکی چشم بینا کے سامنے سمٹ سی جاتی ہیں.....

غم زندگی' غم بندگی' غم دو جہاں
میری ہر نظر تیری منتظر' تیری ہر نظر میرا امتحاں

''باوری پیا کی'' کہانی ہے محبت کی' اعتبار کی' انتظار کی' ٹوٹے بکھرے جذبوں کی' دو گھائل دلوں کی کہانی' دو گھائل دل جب آپس میں ملتے ہیں تو اک دوجے کیلئے بے حد مخلص ہوتے ہیں..... اپنی بے لوث محبت اک دوجے پر نچھاور کرتے ہیں..... یہ بات تو طے ہے کہ محبت کوشش یا محنت سے حاصل نہیں ہوتی..... یہ عطا ہے بلکہ یہ بڑے ہی نصیب کی بات

ہے..... محبت کثرت سے وحدت اور وحدت سے کثرت تک کا سفر طے کرتی ہے..... محبت آسمانوں کی بے کراں وسعتوں کو ایک جست میں طے کر سکتی ہے..... محبت قطرے کو قلزم آشنا کرتی ہے..... محبت اگر زمین پر پاؤں رکھے تو آسمانوں سے آہٹ سنائی دیتی ہے..... محبت کرنے والے کسی اور مٹی سے بنے ہوتے ہیں..... یہ خلوص کے پیکر دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے الگ ہوتے ہیں..... دراصل محبت' زندگی اور کائنات کی انوکھی تشریح ہے..... محبت کرنے والے اپنی ہستی کے نئے معنی تلاش کرتے ہیں..... وہ بامعنی سفر پر گامزن ہوتے ہیں' زندگی کے تپتے ہوئے ریگزار میں محبت گویا ایک نخلستان سے کم نہیں..... محبت کے سامنے ناممکن و محال کچھ نہیں..... محبت پھیلے تو پوری کائنات' اور سمٹے تو ایک قطرہ خون.....

نہ خوف کر مجھ سے' رسوا نہ کروں گا
تو روح عزت ہے میری' فقط پیار ہی نہیں

وہ انسان' جس نے سچی بے لوث محبت کی قدر نہ کی' اس سے وفا نہ کی..... کسی سے وفا نہیں کر سکتا..... عظیم انسان اپنے حبیب پر غیر متزلزل اعتماد کے سہارے عظیم ہوتے ہیں..... انتخاب رفیق سے پہلے تحقیق کر لینا جائز ہے..... لیکن کسی کو اپنا کہہ لینے کے بعد اسے کسی آزمائش سے گزارنا' بددیانتی ہے..... رفیق کے ساتھ ایک ہی سلوک روا ہے۔

اور وہ وفا ہے..... وفا کرنے والے کسی کی بے وفائی کا گلہ نہیں کرتے۔ رفاقت قائم رکھنے کیلئے انسان کو نہ ختم ہونے والا حوصلہ ملا ہے۔ رفاقتیں گردش حالات سے متاثر نہیں ہوتیں..... رفاقت تو صعوبتوں کی گھٹاؤں سے گنگناتی ہوئی گزرتی ہیں.....

ساری دنیا روٹھ جائے مجھے پروا نہیں
اک تیرے روٹھ جانے سے دل تڑپ سا جاتا ہے

چونکہ احساسات و خیالات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر میرے اندر موجزن رہتا ہے..... لہٰذا میں انہیں کورے کینوسز پر رنگوں کی مدد کے ذریعے اور صفحہ قرطاس پر قلم کی سیاہی کی مدد کے ذریعے منتقل کرنے پر مجبور ہو جاتی ہوں۔ ایک کے بعد ایک میری تمام کہانیوں نے شائع ہو کر قارئین کے

دل میں میری جگہ مضبوط کی اور مجھے پہچان کے اس مقام تک پہنچایا..... میں اپنے تمام قارئین کی دل سے مشکور ہوں..... کہ انہوں نے میری اتنی حوصلہ افزائی کی اور مجھے اس قدر عزت بخشی..... اور ساتھ ہی ساتھ میں ملک کے معروف و ممتاز ادارہ ''علم و عرفان پبلشرز'' کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں..... جنہوں نے میرے چار ناولز (بس تجھ کو پانا ہے' آبرو' زندگی امتحان لیتی ہے' ایک جزیرہ خوابوں کا) کو کتابی شکل دیکر میرے تمام قارئین تک میرے دل کی آواز پہنچائی ہے..... اور اب میرے پانچویں ناول باوری پیا کی'' کو بھی کتابی شکل دیکر پبلش کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔

امید کرتی ہوں کہ میری شائع کی جا چکی تمام کتب کی طرح آپ لوگ میری اس کتاب' اس خوبصورت ناول ''باوری پیا کی'' کو بھی ضرور سراہیں گے.....

اجازت چاہتی ہوں اس بات کے ساتھ کہ اپنی امیدوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں..... اللہ پر کامل یقین رکھیں..... محبت اور دوستی اللہ کے دو بہترین تحفے ہیں..... جو آپ کو عطا کیے گئے ہیں..... انہیں خود غرض لوگوں پر برباد ہرگز مت کریں..... جو ہمارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے..... وہ خود چل کر ہمارے پاس آئے گا اور اپنی بے لوث محبت نچھاور کرتا چلا جائے گا..... بس تھوڑا انتظار' تھوڑا صبر..... اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے..... ہمیشہ سے..... ہمیشہ کیلئے.....

اجازت اس امید کے ساتھ کہ مجھ ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

تلاش کر کے دیکھ لو' میری محبت کو اپنے دل میں
اگر درد ہو تو سمجھ لینا' محبت اب بھی باقی ہے!!!

طالب دعا

مبشرہ انصاری

MUBASHRAH88@GMAIL.COM

باوری پیا کی

عشق ہے اپنے اصولوں پہ ازل سے قائم
امتحان جبکا بھی لیتا ہے' رعایت نہیں کرتا

رات کا سناٹا تھا..... ابر زور و شور سے اپنی آمد کا سندیس لیکر آیا تھا..... سیٹیاں بجاتی ہوا بھی اب کے چنگھاڑنے لگی تھی..... تمام بادل شدت سے دھاڑنے لگے تھے..... شڑاپ شڑاپ کرتی دھاروں کے درمیان عجیب ان ہونی سی چیخیں سنائی دینے لگی تھیں..... زوروں سے برستی بارش نے اندھیرے سے اجالے تک کا سفر طے کیا اور پھر دھیرے دھیرے آسمان پر تنی کالی چادر' مدھم نیلے رنگ میں بدلتے ہی بارش نے زمین کو الوداع کہا..... بارش تھمی تو ٹرون ٹرون کرتی ہوا میں تیزی سے اضافہ ہو گیا..... لندن کا یہ موسم تو ازلی مشہور تھا..... آیت کو بچپنا سے ہے بارش بہت پسند تھی..... اور پھر بارش تھمنے کے بعد والا موسم تو جیسے اس کے دل میں ہی سرایت کر جاتا..... وہ بچپن سے ہی ان لمحوں کو جیتی آئی تھی..... بارش اور اس موسم سے شاید اس کا بہت گہرا رشتہ تھا..... بارش برستے ہی وہ ہمیشہ خوشی سے جھوم اٹھتی..... مگر اب..... اب وقت بدل چکا تھا..... اسے بارش آج بھی پسند تھی اور یہ موسم بھی..... مگر اب' وہ بارش کے برسنے پر خوشی سے جھوما نہیں کرتی تھی..... بلکہ باہر برستی بارش کے سنگ' اس کی آنکھوں سے بھی ایک ندی بے نوا ہو کر بہہ نکلتی..... لاکھ کوشش کے باوجود اس کے آنسو تھے کہ تھمنے کا نام تک نہ لیتے..... کل رات بھی وہ باہر برستی بارش کے سنگ خوب روئی تھی..... صبح ہوتے ہی نماز فجر ادا کرنے کے بعد وہ ہمیشہ کی طرح بلیک ہوڈی اور بلیک ٹراؤزر میں ملبوس جوگنگ کے ارادے سے قریبی پارک میں چلی آئی..... اس وقت پارک میں کوئی نہ تھا..... اردگرد پھیلی گیلی گھاس کے بیچ بیچ جاتا گیلا راستہ اس کا استقبال کیے ہوئے تھا..... بلیک جوگرز میں قید پاؤں بے لگام ہو کر اس بے کراں گیلے راستے کو پیچھے کی طرف

دھکیلتے آگے ہی آگے دوڑتے چلے جا رہے تھے..... تقریباً ایک گھنٹے تک وہ بے ہنگم اس راستے پر دوڑتی رہی..... جب دوڑ دوڑ کر تھک چکی تو پارک سے باہر نکل آئی..... سڑکیں ابھی بھی سنسان تھیں..... دور دور تک کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا..... وہ سڑک کے بیچ و بیچ چلتے ہوئے دور افق کی جانب دیکھنے لگی..... کتنا وسیع تھا آسمان..... اور اس پر چھائے کالے بادل..... کتنے خوبصورت لگ رہے تھے..... ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے کسی ماہر آرٹسٹ نے ایک خوبصورت پینٹنگ تشکیل کی ہو..... اللہ سے بڑا آرٹسٹ کوئی نہیں..... اس دنیا میں موجود ذرہ ذرہ' پتا پتا اللہ کا ہی تو تشکیل کردہ ہے اور یہ چلتے بادلوں کی پینٹنگ..... یہ بھی تو اس پروردگار عالم کا ہی کرشمہ تھا..... وہ مبہوت سی اس خوبصورت آسمان کی جانب تکتی چلی گئی..... کتنی خاموش تھیں اس کی آنکھیں..... بالکل خشک گہری سبز آنکھیں اور ان پر لمبی گھنی پلکیں..... گزرے زمانے کی ایک داستان چھپی تھی ان خوبصورت آنکھوں میں..... دور افق پر نظریں ٹکائے اس نے ایک گہرا لمبا سانس لیا..... آنکھوں میں ایک دم نمی سی اتر آئی..... اس نے ایک سسکی لی اور پھر اس کی آنکھیں ایک تواتر سے بہنے لگیں..... اس نے ایک اور گہری لمبی سانس لی اور پھر خوبصورت نازک انگلیوں کے پوروں سے آنسو چنتی وہ دل ہی دل میں ہمکلام ہوئی.....

''کوئی نہیں مرتا کسی کے بغیر..... یہی زندگی کی حقیقت ہے.....! صرف سانس آنے کو بھی تو جینا نہیں کہتے..... اک بوجھ ہے دل پر..... نہ جینے دیتا ہے..... نہ موت کے حوالے کرتا ہے.....''

اس نے سر اٹھا کر آسمان کی جانب کرتے ہی ایک اور گہر لمبی سانس کھینچی.....

''یہ تڑپ شاید کبھی ختم نہیں ہو گی..... کیونکہ میرا جرم بہت بڑا ہے..... ہاں..... سچی بے لوث محبت جرم ہے میرا.....''

شدت درد کے عالم میں وہ اپنی آنکھیں میچ گئی.....

☆☆☆

چار سال پہلے..... 2011ء

خاموشیاں' آواز ہیں.....

تم سننے تو آؤ کبھی.....

چھو کر تمہیں' کھل جائیں گی.....

گھر ان کو بلاؤ کبھی.....

بیقرار ہیں' بات کرنے کو.....

کہنے دو ان کو ذرا.....

خاموشیاں.....

تیری میری خاموشیاں.....

لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیاں بجتے گانے کے ساتھ ساتھ رقص کرتی دیکھائی دے رہی تھیں.....

کیا اس گلی میں' کبھی تیرا جانا ہوا.....

جہاں سے زمانے کو گزرے زمانہ ہوا.....

میرا سے تو وہیں پہ ہے ٹھہرا ہوا.....

بتاؤں تمہیں کیا' میرے ساتھ کیا کیا ہوا.....

خاموشیاں' اک ساز ہیں.....

تم دھن کوئی لاؤ ذرا.....

خاموشیاں، الفاظ ہیں.....

کبھی آ گنگنانے ذرا.....

خاموشیاں.....

تیری میری' خاموشیاں.....

لپٹی ہوئی خاموشیاں

''واہ..... زبردست.....''

گانے پر سر دھنتی وہ' لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔ فیس بک اکاؤنٹ سائن ان ہوتے ہی ٹاپ پر کسی کمیونٹی کے سٹیٹس پر اس کی نظریں ٹھہر سی گئی.....

''اکثر برا وہی بنتا ہے..... جو اچھا بن کر ٹوٹ چکا ہو.....''

زیر لب سامنے سکرین پر لکھا سٹیٹس بڑبڑاتے ہی اس کی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ کی کیز پر چلنے لگیں..... ٹاپ کرتے ہی وہ ساتھ ساتھ بڑبڑانے بھی لگی تھی.....

''..... I don`t think so مجھے لگتا ہے کہ انسان کی فطرت کبھی نہیں بدلتی.....''

Comment کرتے ہی وہ لب بھینچنے لگی..... اگلے ہی پل ایک نوٹیفکیشن ابھری..... اس نے جلدی سے کلک کیا اور اپنے کمنٹ کے نیچے (زمرے زیام) کے نام کی آئی ڈی سے لکھا گیا کمنٹ پڑھا

''LOL! انسان بُرا ہی بہتر ہے..... اچھا بن کر ٹوٹ جانے سے کہیں زیادہ بہتر ہے.....''

وہ تیوری چڑھائے اس لڑکے کم کمنٹ کا ریپلائے کرنے لگی تھی۔

''اچھا انسان کبھی نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس کی اچھائی اسے ٹوٹنے ہی نہیں دیتی..... اچھائی ہر برائی پر حاوی ہے.....''

زیرلب مسکراتے ہوئے اس نے اینٹر کا بٹن دبایا..... اگلے ہی پل ایک اور میسج ابھرا.....

''اچھائی میں کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ملتا.....''

وہ پھر سے ٹائپ کرنے لگی.....

''Whatever اچھائی زندہ باد!''

اگلے پانچ منٹ تک وہ سکرین پر نظریں جمائے بیٹھی رہی..... مگر اس آئی ڈی سے اب کوئی میسج نہ آیا تھا..... اس نے لمبی سانس کھینچی اور اٹھ کر کچن میں چلی آئی..... گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی۔ وہ اکثر لیٹ نائٹ سویا کرتی..... اور سونے سے پہلے دبے پاؤں چوری چھپے کچن میں جا کر فریج کی تلاشی لازمی لیا کرتی..... ایک دن اس کے بابا نے اسے رنگے ہاتھوں چوری چھپے کچن میں جاتے پکڑا تھا..... تبھی سے وہ آئے روز اس کا مذاق اڑایا کرتے.....

آیت تین بہنوں سے چھوٹی اور دو بھائیوں سے بڑی تھی..... بابا کی بے انتہائی لاڈلی..... مما کی بھی لاڈلی تھی..... مگر بابا کی لاڈلی زیادہ تھی..... پورا بچپن بیمار رہتے رہتے گزار دیا تھا..... کبھی چکنے فرش سے پھسل کر ٹانگ کی ہڈی توڑ لی..... کبھی بے موسمی بے ہنگم پانی والی چھالوں نے آن گھیرا..... کبھی دل کا وال بند تو کبھی کچھ..... جب سات برس کی تھی تو ڈاکٹرز نے قطعی طور پر جواب دے دیا کہ اب اس کے زندہ رہنے کے چانسز بہت کم ہیں..... مگر وہ کہتے ہیں ناں..... جسے اللہ رکھے' اسے کون چکھے..... آج وہ بیس برس کی ہو چکی تھی..... ڈاکٹرز کے دیئے گئے سات دن تیرہ برس میں بدل چکے تھے..... مگر وہ زندہ تھی..... معجزہ اسی کو کہتے ہیں۔ اللہ کے فیصلوں کے آگے کسی کی نہیں چلتی..... وہ چاہے تو مردے میں جان ڈال دے..... چاہے تو ہنستے بستے' خوشحال' صحت مند انسان کی زندگی کی شام کر ڈالے..... یہ اس کے کرشمے ہیں..... اسی لئے تو کہتے ہیں کہ امید زندہ رکھنی چاہئے..... اندھیرے کے بعد سویرا اٹل حقیقت ہے.....

فریج سے سپرائٹ اور کیبن سے پاپ کان اٹھانے کے بعد وہ واپس اپنے کمرے میں چلی آئی..... بیڈ پر بیٹھتے ہی اس کی نظر فیس بک کے ان بکس میں آئے ایک میسج کے نوٹیفکیشن پر ٹک سی گئی..... اس نے جلدی سے ان بکس پر کلک کیا.....

''زمرے زیام!''

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی وہ اب میسج پڑھنے لگی تھی.....

''لگتا ہے آپ بحث کرنے میں بہت ماہر ہیں.....''

ماتھے پر شکن ڈالے وہ اس کے میسج کو گھورتے ٹائپ کرنے لگی.....

''بحث نہیں..... غلط بات برداشت نہیں ہوتی مجھ سے.....''

''اوہ رئیلی.....؟ بائے دی وے..... کوئی غلط بات تو نہیں کہی تھی میں نے.....''

''100% غلط بات کہی تھی آپ نے مسٹر!''

''زمرے زیام.....! اور آپ کا نام؟''

اب کے وہ منہ کھولے حیرانی سے اس کا میسج پڑھنے لگی..... پھر آنکھیں میچی ایک اور میسج ٹائپ کرنے لگی.....

''میں نے آپ سے آپ کا نام نہیں پوچھا.....''

''پر میں نے بتا دیا..... دیکھئے اچھا انسان ہوں ناں..... غالباً آپ کو تو اچھے انسانوں کی بہت پہچان ہے.....''

''جو اچھی باتیں نہیں کرتا..... وہ اچھا انسان نہیں ہو سکتا.....''

''ارے! یہ آپ سے کس نے کہہ دیا..... یقین جانیئے بہت اچھا انسان ہوں..... آزما کر دیکھ لیجئے.....''

''تو تھینکس.....!''

''بائے دی وے آپ کی آئی ڈی (شرمیلی غریب لڑکی) بہت آئی کیچنگ ہے..... آئی لائک اٹ.....!''

''تھینکس!''

''غریب لڑکیاں شرمیلی ہوتی ہیں..... تو کیا امیر لڑکیاں شرمیلی نہیں ہوتیں؟''

وہ اب مسکرانے لگی تھی.....

''ہوتی ہونگی..... مجھے کیا معلوم!''

''آہاں..... شرمیلی غریب لڑکی جی! کرتی کیا ہیں آپ؟''

سپرائٹ کا سپ لیتے ہی اسے ایک شرارت سوجھی..... تبھی وہ لب دانتوں تلے بھینچے میسج ٹائپ کرنے لگی.....

''کیا بتاؤں صاحب! زندگی مشکلوں میں لپٹی ہے..... غریب گھرانے میں پیدا ہوئی..... بچپن سے ہی گھروں کی صفائیاں کرتی آ رہی ہوں.....''

''LOL! یعنی ماسی ہیں آپ؟''

''جی صاحب!''

''اوہ آئی سی..... تو ماسی صاحبہ! نیٹ کہاں سے یوز کر رہی ہیں آپ؟''

ایک دم سے اس کی ہنسی پھوٹ پڑی..... وہ اب مزے لینے لگی تھی.....

''جی..... وہ ناں..... میں..... ناں..... وہ ناں..... اپنی باجی کا بڑے والا مبلیل (موبائل) چوری کر کے آئی تھی..... قسم سے بڑا شوق تھا مجھے فیس بک استعمال کرنے کا اور یہ بڑے والا مبلیل استعمال کرنے کا.....''

''ہاہاہا..... رئیلی!'' تو ماسی صاحبہ آپ چورنی بھی ہیں؟''

''جی نہیں..... چور نہیں ہوں..... بیگم صاحبہ اجرت تو دیتی نہیں۔ اس لئے مبلیل چوری کر لیا..... حق ہے میرا.....''

''آہاں..... مذاق اچھا کرتی ہیں آپ.....!''

''یہ مذاق نہیں.....''

''او کے! سیریسلی بتائیں اپنے بارے میں.....''

''آپ کیوں جاننا چاہتے ہیں؟''

''کیونکہ اچھے انسانوں کو اچھے انسانوں سے بنا کر رکھنی چاہئے۔ اس لئے.....''

''اور اگر میں نہ بتاؤں تو؟''

''فائن..... مرضی ہے آپ کی..... اچھا..... میں چلا..... ضروری کام ہے..... یہ میرا نمبر ہے..... اگر اچھے انسان کی ضرورت پڑے تو بلا تامل کال یا میسج کر لیجئے گا.....''

''جی نہیں..... اپنا نمبر اپنے پاس ہی رکھئے..... مجھے نمبر ایکسچینج کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں.....''

''نو پرابلم!! ایکچوئلی میں نیٹ بہت کم یوز کرتا ہوں..... آج بھی قریباً ایک ماہ بعد اپنا اکاؤنٹ کھولا تھا..... سٹیٹس پڑھ کر کمنٹ کئے بنا رہ نہیں سکا..... خیر..... نائس ٹاکنگ ٹو یو شرمیلی غریب لڑکی + ماسی صاحبہ! ٹیک کیئر بائے۔''

''بائے!''

وہ سائن آؤٹ ہو گیا..... آیت کافی دیر یونہی بیٹھی خالی سکرین کی جانب دیکھتی رہی..... پھر اس کے لکھے گئے نمبر پر نظریں ٹکائے لیپ ٹاپ بند کر دیا..... وہ نیم دراز ہو چکی تھی..... زیر لب مسکرا بھی رہی تھی.....

''زمرے.....! اوہ نام کا مطلب تو پوچھا نہیں میں نے..... ہوں..... نام تو اچھا ہے..... پر تھوڑی نیگیٹو سوچ کا مالک ہے.....''

وہ من ہی من میں سوچنے لگی تھی..... پھر کروٹ بدلتے ہی بولی۔

''خیر..... مجھے کیا.....''

لیمپ کا بٹن دباتے ہی کمرے میں مکمل اندھیرا چھا گیا.....

تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند کی وادی میں گم ہو گئی.....

☆☆☆

ندیا کا پانی بھی خاموش بہتا یہاں.....
کھلی چاندنی میں چھپی لاکھ خاموشیاں.....
بارش کی بوندوں کی ہوتی کہاں ہے زباں.....
سلگتے دلوں میں ہے خاموش اٹھتا دھواں.....
خاموشیاں' آکاش ہمیں.....
تم اڑنے تو آؤ ذرا.....
خاموشیاں' احساس ہیں.....
تمہیں محسوس ہوتی ہیں کیا.....
بیقرار ہیں' بات کرنے کو.....
کہنے دو انکو ذرا.....
خاموشیاں.....
تیری میری' خاموشیاں.....
خاموشیاں.....
لپٹی ہوئی خاموشیاں.....

وہ اپنا من پسند گانہ دن میں نجانے کتنی بار سنا کرتی..... نجانے کیوں..... مگر اسے یہ گانہ اپنے دل کی زباں لگتا تھا..... دو دن گزر چکے تھے..... اسے اکیلے رہنے کی عادت تھی..... اسی لئے

اکثر وہ اپنے کمرے میں ہی قید ہو کر رہا کرتی..... فرینڈز کے نام پر دو سے تین فرینڈز تھیں جو اپنی اپنی زندگی میں مصروف تھیں..... وہ کسی سے زیادہ بات نہ کرتی..... بہت کم لوگ اسے امپریس کرتے..... زمرے بھی پہلی ہی بار میں کہیں نہ کہیں اپنی پرچھائی چھوڑ گیا تھا..... حالانکہ نیگیٹو سوچ ابھر کر سامنے آئی تھی۔ مگر پھر بھی وہ اس کا میسج کھولے اس میں لکھے گئے نمبر کی جانب دیکھنے لگی.....

''نہیں..... میں اس کے نمبر پر میسج نہیں کروں گی..... اگر کوئی چھچھورا نکلا تو.....؟''

وہ نمبر سیو کرتے کرتے رک سی گئی.....

''باتوں سے چھچھورا لگ تو نہیں رہا تھا.....''

''وہ لب بھینچنے لگی.....

''اگر میسج کر بھی دوں..... تو کہیں وہ یہ نہ سمجھے کہ میں ہر دوسرے لڑکے سے فون پر بات کر لیتی ہوں.....''

''اس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا..... لمبی سانسیں کھینچتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ ایک کونے سے دوسرے کونے تک کا سفر طے کرتی وہ مسلسل سوچے جا رہی تھی.....

''نووئے..... میں اس کو میسج نہیں کروں گی.....''

پورا ہفتہ بیت چکا تھا..... وہ آن لائن نہیں آیا تھا..... آیت بھی آج خاصی بوریت کا شکار تھی..... اس کا میسج کھولتے ہی نمبر سیو کیا..... اور پھر ایک میسج لکھ ڈالا.....

''Hi.....''

ٹھیک پندرہ منٹ بعد موبائل پر میسج کی ٹون بجی..... اسی نمبر سے میسج آیا تھا..... اس نے جلدی سے میسج اوپن کیا.....

''Just get the hell out of here, Don`t MSG me''

''What?''

میسج پڑھتے ہی اس کی تیوری چڑھ گئی..... منہ کھولے وہ حیرانگی سے میسج کو گھورنے لگی..... پر جلدی سے لب بھینچتے ہی وہ پھر سے میسج ٹائپ کرنے لگی.....

''ایکسکیوزمی! آپ کو بات کرنے کی تمیز نہیں.....؟ پہلے خود ہی نمبر دیتے ہیں اور پھر اس طرح سے بی ہیو کرتے ہیں..... تعجب ہے.....''

تھوڑی ہی دیر بعد ایک اور میسج آیا.....

''ایکسکیوزمی! میں نے کب دیا تمہیں نمبر.....؟ دیکھو تم جو کوئی بھی ہو، فضول میں میرا

دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں..... خبردار جواب تم نے مجھے میسج کیا تو..... بہت برا پیش آؤں گا تمہارے ساتھ۔''

غصے کے عالم میں وہ ایک بار پھر سے تیزی سے انگلیاں چلانے لگی۔

''اوہیلو! سمجھتے کیا ہو تم خود کو.....؟ میں مر نہیں رہی تم سے بات کرنے کو..... واقعی انسان کی فطرت کبھی نہیں بدلتی..... اچھا اچھا ہی ہوتا ہے..... اور برا' برا ہی رہتا ہے.....''

''میسج سینڈ کرتے ہی غصے کے عالم میں اس نے اپنا موبائل صوفہ پر پٹخ دیا..... اور وہ اب پھنکارتی ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگی..... پھر سے میسج کی ٹون بجی.....

''Who are you!''

میسج پڑھتے ہی اس نے ایک بار پھر سے بنا جواب دیئے موبائل صوفہ پر پٹخ دیا..... ایک اور میسج آیا.....

''شرمیلی غریب لڑکی؟''

غالباً وہ کنفرم کرنا چاہ رہا تھا..... تیوری چڑھائے اس نے میسج کا جواب دے ڈالا.....

''YES!''

''اوہ آئی ایم سو..... سوری..... ایکسٹریملی سوری ماسی!''

میسج پر نظریں ٹکائے وہ لب بھینچے دوبارہ سے ٹائپ کرنے لگی ہی تھی کہ اسی نمبر سے کال آ گئی..... موبائل پر بلنک ہوتے زمرے کا نام دیکھتی وہ لمبی سانس کھینچ کر رہ گئی.....

''کیا کروں.....؟'' کاٹ دیتی ہوں.....''

اس نے جلدی سے کال ریجیکٹ کر دی..... تھوڑی ہی دیر بعد ایک بار پھر سے اس کا نام موبائل سکرین پر بلنک کرنے لگا..... گلہ کھنگارتی وہ لمبی سانس کھینچتی کال رسیو کیے موبائل کان سے لگا بیٹھی۔

ایئر سپیکر سے ایک خوشگوار بھاری مردانہ آواز ابھرتی تھی.....

''Hay! Hi! I ` m really sorry مجھے لگا رونگ نمبر ہے..... ایکچوئلی پچھلے کئی دنوں سے مجھے الگ الگ نمبرز سے رونگ کالز آ رہی ہیں..... میں سمجھا یہ بھی کوئی شرارت کر رہا ہے.....''

کتنی خوبصورت آواز تھی اس کی..... مکمل طور پر آسیر میں لے لینے والی آواز..... وہ لب بھینچتے ہی دھیمے لہجے میں گویا ہوئی.....

''تو آپ اپنے نمبر نیٹ پر ہر کسی کو مت دیا کریں.....''

''نہیں ایسا نہیں..... میں اپنا نمبر بمشکل کسی کو دیتا ہوں.....

ایکچوئلی یہ جو میرے دوست ہیں نا..... یہ ہر وقت شرارت کرتے رہتے ہیں..... اینی ویز..... کیا پورا ہفتہ سوچتی رہیں آپ..... کہ مجھے میسج کرنا چاہئے یا نہیں.....''

''ہاں..... نیٹ کے لوگوں پر اعتبار کرنا تھوڑا مشکل کام ہے.....''

''یس رائٹ..... بائے دی وے یو ڈونٹ وری..... میری طرف سے آپ کو شکایت کا موقع ہرگز نہیں ملے گا.....''

''ہوں.....''

وہ چلتے چلتے بیڈ پر آ بیٹھی تھی..... اس کی آواز اس قدر خوبصورت تھی کہ آیت مزید بحث کر ہی نہ پائی..... ایئر سپیکر سے آواز ابھری تھی.....

''سو..... ماسی صاحبہ! کچھ اپنے بارے میں بتانا پسند کریں گی آپ؟''

وہ پھر سے لب بھینچنے لگی..... یہ شاید اس کے بچپن کی عادت تھی.....

''بتایا تو تھا اس دن.....''

''نہیں..... سیریسلی.....!''

''ہوں..... پوچھئے کیا جاننا ہے آپ کو.....''

''آپ کا نام، شہر کوالیفکیشن، ایج..... وغیرہ وغیرہ.....''

''ہوں..... پہلے آپ اپنے بارے میں بتائیے.....''

''نو..... لیڈیز فرسٹ.....''

ساتھ ہی اس کی ہنسی کی آواز بھی سنائی دی تھی..... آواز کی طرح اس کی ہنسی بھی بے انتہا خوبصورت تھی..... وہ بھی دھیمے سے مسکرا دی.....

''نہیں پہلے آپ.....''

''ہوں..... کافی ضدی ہیں آپ.....''

''ہوں.....''

''ویل..... میرا نام زمرے ہے..... پورا نام زمرے زیام! MBA فائنل ایئر کا سٹوڈنٹ ہوں..... 24 سال کا ہوں..... نجی ادارے میں پروجیکٹ انجینئر کی جاب بھی کرتا ہوں.....''

''گڈ ٹو نو آباؤٹ یو مسٹر زمرے..... بائے دی وے آپ کے نام کا مطلب کیا ہے.....؟

''Lion! یعنی ببر شیر..... ہاہاہا.....''

کھلکھلاتا قہقہہ ایئر سپیکر سے ابھرا تھا..... وہ بھی مسکرا دی تھی.....

''سو! ناؤ یور ٹرن مس شرمیلی غریب لڑکی + ماسی!''

اس بار وہ دھیمے سے ہنس دی.....

''آیت.....! آیت لاشاری!''

''واؤ..... گڈ نیم ماشاء اللہ.....!''

''تھینکس.....'' حال ہی میں B.A کے ایگزامز سے فارغ ہوئی ہوں.....

فی الحال گھر میں فارغ ہوں آج کل..... اینڈ میں آئی ایم 20.....''

''آہاں..... ساؤنڈز گڈ..... نمبر آپ کا لاہور کا لگ رہا ہے..... آپ لاہور میں رہتی ہیں؟''

''بالکل..... اور آپ؟''

''کراچی..... کلفٹن.....؟''

''لاہور..... ڈیفنس.....''

''آہاں..... سو..... زوڈک سائن کیا ہے آپ کا؟''

''Leo 24 جولائی..... اور آپ.....؟''

''28 فروری..... Pisces''

''میری ایک بہن بھی Pisces ہے.....''

''گڈ..... کتنے بہن بھائی ہیں آپ لوگ؟''

''ہم چار بہنیں اور دو بھائی..... تین بہنیں مجھ سے بڑی ہیں..... اور دونوں بھائی چھوٹے.....''

''ہوں..... آئی ہیو 2 سسٹرز..... ایک مجھ سے بڑی ہیں اور ایک چھوٹی ہے..... بڑی بہن شادی کے بعد کیلی فورنیا امریکہ میں شفٹ ہو گئی تھیں..... ماشاء اللہ سے دو بیٹے ہیں ان کے..... اور ابھی دو مہینے پہلے ہی میری چھوٹی بہن کی بھی شادی ہوئی ہے۔ یہیں کراچی میں..... میرے ماموں کے یہاں.....''

''مبارک ہو..... بائے دی وے..... چھوٹی بہن کی پہلے شادی کیوں کر دی.....؟ اصولاً نمبر تو پہلے آپ کا بنتا تھا.....''

''ہاں..... پر مجھے ابھی بہت کچھ کرنا ہے..... شادی میرے کیریئر کے بیچ رکاوٹ ہے..... ابھی فی الحال میرا شادی کا کوئی ارادہ نہیں..... وٹ اباؤٹ یو.....؟ اور آپ کی طرف کسی بہن کی شادی ہو چکی؟''

''نہیں ابھی نہیں..... انشاء اللہ اسی سال ایک بہن کی شادی ہونے والی ہے..... شی از گوئنگ ٹو CANADA آفٹر ہر لو میرج۔'' وہ اب کے نیم دراز ہوئے محو گفتگو تھی.....

''واؤ..... گریٹ..... اور آپ؟''

''مجھے ابھی بہت دیر ہے..... اپنی ہائیر سٹڈیز کیلئے لندن جانا ہے مجھے.....''

''ہوں..... سبھی بہنیں باہر بھاگنے کے چکروں میں ہیں.....''

''وہ اب کے شرارت پر آمادہ تھا..... آیت مسکرا دی.....

''کہہ سکتے ہیں..... پاکستان میں کیا رکھا ہے.....''

''اوہوں..... اپنے ہی ملک کی انسلٹ؟''

''نہیں..... ایکچوئلی یہاں تعلیم یافتہ انسان دھکے ہی کھاتا رہتا ہے..... اور پھر مجھے جو بننا ہے..... اس کیلئے میرا باہر سے پڑھنا ضروری ہے..... نو ڈاؤٹ پاکستان میں بہت اچھی یونیورسٹیز ہیں۔ پر جو بات باہر کی ڈگری میں ہے وہ لوکل ڈگری میں کہاں.....''

''کیا بننا چاہتی ہو؟''

''ڈرامہ ڈائریکٹر!''

''Cool چلو جب بن چکو تو مجھے یاد رکھنا..... تمہاری سفارش سے چھوٹا موٹا رول تو مل ہی جائیگا.....''

''یہ تو آپ کو دیکھنے کے بعد ہی پتا چلے گا.....''

''سو ان ڈائریکٹلی کہنا چاہ رہی ہو کہ تم مجھے دیکھنا چاہتی ہو؟''

''کہہ سکتے ہیں.....''

وہ لب بھینچ گئی.....

''اوکے..... ابھی مجھے دوستوں کے ساتھ کہیں باہر جانا ہے..... میں آتے ہی تمہیں اپنی پکچر سینڈ کروں گا..... مگر ایک شرط پر..... تم بھی مجھے اپنی تصویر سینڈ کرو گی.....''

''شیور!''

''اوکے..... سی یو..... رات میں بات کرتے ہیں.....''

''ٹیک کیئر.....''

''یوٹو..... بائے.....''

''بائے.....''

''فون ڈسکنیکٹ ہو گیا..... وہ لمبی سانس کھینچتی مسکرانے لگی تھی.....

''آواز تو جادو بھری ہے..... دیکھتے ہیں..... دیکھنے میں کیسے ہیں جناب.....''

''وہ لب بھینچے موبائل سکرین کی جانب دیکھنے لگی.....

☆☆☆

رات ٹھیک گیارہ بجے زمرے کا نام آیت کے موبائل پر بلنک کرنے لگا تھا..... بالوں کو چٹیا میں قید کرتی آیت تقریباً دوڑتی ہوئی بیڈ پر رکھے موبائل تک پہنچی تھی..... سکرین کا دیدار کرتے ہی وہ زیر لب مسکراتی کال رسیو کئے موبائل کان سے لگا بیٹھی.....

''ہیلو!''

''ہائی! کیسی ہو؟''

''فائن..... اور آپ؟''

''وہ بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا بیٹھی.....

''فٹ فاٹ..... ڈسٹرب تو نہیں کیا میں نے؟''

''نہیں.....''

''ہوں..... کیا کر رہی تھیں؟''

''کچھ خاص نہیں..... ایسے ہی فارغ بیٹھی تھی.....''

''اچھا.....''

اور پھر وہ رات دیر تک فون پر اپنا تعارف کرواتے رہے..... ایک دوسرے کی لائکس، ڈسلائکس..... ہابیز..... فیوچر پلاننگ کے بارے میں جانتے رہے..... باتیں کرتے کرتے وقت کا احساس تک نہ ہوا..... اور رات کے تین بج گئے..... بیچ میں کئی بار کال کٹ بھی جاتی تو وہ دوبارہ کال بیک کر دیتا..... چار گھنٹے بیت چکے تھے..... گھڑی پر نظر دوڑاتی وہ حیرانگی سے گویا ہوئی.....

''تین بج گئے..... اور پتا ہی نہیں چلا.....''

''ہوں.....''

''آپ کو صبح یونیورسٹی نہیں جانا؟''

''جانا ہے..... 9 بجے جاؤں گا' 12 بجے واپس آ جاؤں گا..... پھر 2 بجے جاب کا ٹائم.....شام 6 بجے چھٹی.....''

''اوہ کافی ٹف روٹین ہے.....آپ سو جایئے.....''

''نہیں اٹس اوکے.....ایک دو گھنٹے کافی ہیں میری نیند کیلئے.....''

وہ حیران ہوئی تھی.....

''بس.....؟ میں تو تقریباً 9 سے 10 گھنٹے نیند پوری نہ کروں تو سکون میسر نہیں ہوتا مجھے.....''

''خوشگوار ہنسی سنائی دی تھی.....

''اچھا.....؟ میرے ساتھ ایسی کوئی پرابلم نہیں.....''

''اوکے.....اپنی تصویر کب سینڈ کرنے والے ہیں؟''

''اچھا کرتا ہوں.....تم بھی کرو.....''

''پہلے آپ.....''

''اوکے.....''

اگلے ہی لمحے اس کے ای میل ایڈریس پر زمرے کی تصویر آن وارد ہوئی.....تصویر دیکھتے ہی وہ پلکیں جھپکانہ بھول گئی..... کیا خوبصورت پرسنالٹی تھی اس کی..... گھنے سیاہ بال..... دودھیا رنگت' مردانہ پتلی ناک' گلابی ہونٹ' گہری شارپ براؤن آنکھیں..... ہلکی بڑھی شیو..... ہائٹ 6 فٹ کی معلوم پڑ رہی تھی..... وہ مبہوت سی اس کی تصویر دیکھنے لگی.....

''یہ واقعی آپ کی تصویر ہے؟''

''ہاں.....کیوں؟''

''مجھے یقین نہیں آ رہا.....زیادہ ساری تصاویر بھیجیں تاکہ مجھے یقین ہو جائے کہ یہ واقعی آپ ہیں.....''

''ارے بابا یہ واقعی میں ہی ہوں..... اچھا چلو سکائپ پر آ جاؤ..... براہ راست ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہیں.....''

''اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا.....آیت نفی میں سر ہلا کر بولی۔

''نہیں سکائپ ابھی نہیں..... میرا حلیہ درست نہیں ہے..... پھر کبھی سہی.....آپ اپنی مزید تصاویر بھیجیں.....''

''فائن.....''

وہ شرافت سے مان گیا.....تھوڑی ہی دیر میں تقریباً 10 سے 15 تصاویر آیت کے ای میل ایڈریس پر آن وارد ہوئیں..... ہر تصویر ایک سے بڑھ کر ایک تھی..... آواز تو اسے پہلے ہی متاثر کر چکی تھی.....مگر اب اس کی پرسنالٹی اسے مزید متاثر کئے دے رہی تھی۔

''اچھی پرسنالٹی ہے آپ کی.....''

''تھینکس.....آئی ایم ویٹنگ فور یور پکچر.....''

وہ دھیمے سے مسکرا دی.....

''بھیجتی ہوں.....''

''چار سے پانچ بیسٹ تصاویر سلیکٹ کرتی وہ سینڈ کے بٹن پر کلک کرتے ہی دوبارہ بولی.....

''بھیج دی.....''

''دوسری جانب نائٹ ٹراؤزر اور نائٹ بلیک شرٹ میں ملبوس وہ بے حد خوبصورت پرسنالٹی کا مالک' بجھتے سیاہ اور سفید رنگ کے کمبینیشن والے کمرے میں خوبصورت جدید طرز کے بنے سیاہ بیڈ پر بیٹھا کلک کرتے ہی اپنے لیپ ٹاپ پر اس پری زاد کی تصاویر دیکھنے لگا تھا.....

بلیک ڈریس میں ملبوس' لمبے بالوں کو کھولے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی..... گوری دمکتی رنگت پر گہری سبز آنکھیں پہلی ہی نظر میں اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی تھیں..... پتلے پتلے نین نقش کی مالکہ وہ لڑکی ہائٹ میں 5 فٹ کی معلوم پڑ رہی تھی.....

وہ اپنی خوبصورت شارپ نگاہیں اس کی تصویر پر ٹکائے دلنشین مسکراہٹ لبوں پر سجائے اک سحر انگیز انداز میں بولا.....

''یہ واقعی تم ہو؟''

''نہیں.....میری کام والی ماسی ہے.....''

''وہ دھیمے سے مسکرا کر بولی.....زمرے بھی مسکرا دیا.....

''رئیلی؟ تمہاری کام والی ماسی تو بہت خوبصورت ہے.....''

''نظر لگانے کی ضرورت نہیں.....''

''ایک کام کرو..... مجھے اپنی ماسی کا فون نمبر دے دو۔''

''کیوں؟''

''بھئی اتنی خوبصورت ماسی کو چھوڑ کر میں تم سے بات کیوں کروں؟''

''ویری فنی!''

''وہ کھلکھلا کر قہقہہ لگانے لگا.....

''اچھا سکائپ پر آؤ ناں..... مجھے تمہیں براہ راست دیکھنا ہے۔''

''زمرے آئی کانٹ..... ابھی میرا حلیہ درست نہیں..... کل آؤں گی پرامس.....'

''پکا؟''

''ہاں..... پکا پرامس!''

''اوکے میں انتظار کروں گا.....''

اور پھر وہ مزید چار گھنٹے تک اک دوجے کے بارے میں جانتے اور مذاق کرتے رہے..... گھڑی صبح کے سات بجا رہی تھی..... دونوں طرف سے نیند سے بری حالت تھی..... زمرے نیم دراز ہوتے بوجھل آنکھیں وا کیے موبائل کان سے لگائے بول رہا تھا.....

''اچھا تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہو جاتے ہیں.....''

''کیوں!''

''مجھے تمہاری خاموشی سننی ہے.....''

''کیا؟''

''وہ ہنس دی.....

''ہاں ناں..... تمہیں نہیں معلوم..... خاموشیاں بھی بولتی ہیں''

''وہ اب لب بھینچے لگی تھی.....

''ہوں..... شاید.....''

''تو پھر تھوڑی دیر کیلئے خاموش رہو.....''

''اوکے.....''

''وہ خاموش ہو رہی..... دونوں طرف گہری خاموشی سی چھا گئی..... سانسوں کی آواز بھی سنائی نہیں دے رہی تھی..... وہ حیران ہوئی..... دل ہی دل میں ہمکلام ہوئی.....

''لگتا ہے..... سو گئے جناب.....''

مگر وہ جاگ رہا تھا..... وہ واقعی اس کی خاموشی سن رہا تھا.....

پانچ منٹ کی خاموشی کے بعد وہ ایک سحر انگیز انداز میں بولا.....

''جانتی ہو میں نے زندگی میں کبھی اپنے کسی بھی بیسٹ فرینڈ تک سے اتنی لمبی فون پر بات نہیں کی..... اور ٹیکسٹ میسج کرتے ہی مجھ پر عجیب سی کوفت طاری ہو جاتی ہے..... پر نجانے کیوں..... تمہیں میسجز کرنا' تم سے پوری رات بات کرنا مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے.....''

''سیم ہیر.....''

''ہوں..... تمہاری باتیں..... تمہاری عادتیں..... سیم ویسی ہیں..... جیسی میں اپنی ڈریم گرل میں محسوس کرتا تھا.....''

آیت کی گوری رنگت میں گلابیاں چھانے لگی تھیں..... وہ لب بھینچنے لگی..... زمرے بول رہا تھا..... نیند سے بوجھل آواز آیت کی سماعت سے مسلسل ٹکرائے چلی جا رہی تھی.....

''اور تمہاری خاموشی..... بہت کچھ کہتی ہے.....''

''اچھا..... کیا کہتی ہے؟''

''بس کہتی ہے کچھ..... بعد میں بتاؤں گا..... ابھی دو گھنٹے سو جاتا ہوں پھر یونیورسٹی کیلئے بھی اٹھنا ہے.....''

''شیور.....''

''ٹیک کیئر.....''

''یوٹو..... اللہ حافظ.....''

''اللہ حافظ.....''

کال ڈسکنیکٹ ہو گئی..... وہ کروٹ بدلے پردے کی اوٹ سے جھانکتی صبح کی روشنی کو دیکھنے لگی..... لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی..... وہ شخص اس کے دل کے نہال خانوں میں روپوش ہو رہا تھا۔ اسے سوچتے سوچتے نجانے اس کی آنکھیں کب بند ہو گئیں..... اسے احساس تک نہ ہوا.....

بیقرار ہیں بات کرنے کو.....

کہنے دو ان کو ذرا.....

خاموشیاں

تیری میری خاموشیاں.....

☆☆☆

اس دن یونیورسٹی سے واپس لوٹتے ہی اس نے سب سے پہلا کام اسے میسج کرنے کا کیا تھا..... ایک ہاتھ سٹیئرنگ پر رکھے وہ دوسرے ہاتھ میں موبائل تھامے اسے میسج کر رہا تھا..... آیت کے کان کے پاس اس کا موبائل رکھا تھا..... ٹون بجی تو نیند سے بوجھل آنکھیں مسلتی وہ موبائل اٹھا کر میسج پڑھنے لگی.....

''اٹھ جایئے میڈم! صبح ہو چکی.....''

''دلنشین مسکراہٹ لبوں پر پھیل گئی..... وہ کسمسائی ہوئی اٹھ بیٹھی.....

اور پھر شام سات بجے تک میسجز کا سلسلہ چلتا رہا.....

زمرے آفس کی کرسی پر بیٹھا حیرانی سے اپنے موبائل میں سیو آیت کے میسجز کی جانب دیکھنے لگا تھا..... وہ دل ہی دل میں ہمکلام ہوا۔

''تعجب ہے..... میں نے کبھی زندگی میں کسی کو بھی پانچ سے زیادہ میسجز نہیں کیے..... مگر یہ لڑکی..... میری توجہ کا مرکز کیوں بنی ہوئی ہے؟''

''سوچتے ہی سوچتے وہ موبائل ٹیبل پر رکھے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا بیٹھا.....

''ایک ہی دن میں اس قدر میری ذات پر حاوی ہو گئی..... کچھ تو خاص بات ہے اس میں.....''

وہ مسکرا دیا تھا..... اور پھر گھڑی پر نظر دوڑاتا وہ اٹھ کر آفس سے باہر نکل آیا..... رات گیارہ بجے پھر سے فون پر بات کا سلسلہ شروع ہو گیا.....

''آج آفس میں زیادہ کام تھا..... اس لئے آٹھ بجے چھٹی ملی۔ بہت تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے.....''

وہ تھکے تھکے انداز میں لان میں چہل قدمی کر رہا تھا.....

''اچھا..... پھر آپ آرام کریں..... صبح بھی لیٹ سوئے تھے..... تھکاوٹ تو ہو گی ہی.....''

وہ تفکرانہ انداز میں گویا ہوئی تھی..... زمرے مسکرا دیا.....

''نہیں..... ایکچوئلی تم سے بات کر کے تھکاوٹ دور ہوتی محسوس ہو رہی ہے.....''

راکنگ چیئر پر بیٹھی آیت کے چہرے پر ایک بار پھر سے گلابیاں چھانے لگی تھیں..... وہ جھینپ سی گئی.....

''ایسا کیوں؟''

''مجھے خود معلوم نہیں..... پر ایسا ہے.....''

وہ بات بدل گئی.....

''اچھا..... گھر والے کیسے ہیں؟''

''ہوں فائن..... اگلے ہفتے موم ڈیڈ کیلی فورنیا جا رہے ہیں..... آپی سے ملنے.....''

''گریٹ..... آپ کیوں نہیں جا رہے؟''

''اس نے اشتیاق سے پوچھا.....

''بہت کام ہیں یہاں..... ایگزامز سر پر ہیں..... جاب بھی ہے۔ ایسے میں جانا ممکن نہیں.....''

''تو پھر آپ گھر میں اکیلے رہیں گے؟''

''ہاں.....''

''اور کھانا پینا؟''

''وہ ہنس دیا.....

''اتنی فکر ہو رہی ہے تو تم آ جاؤ یہاں پر؟''

''ویری فنی.....''

''کیوں فنی کیا ہے.....!''

''اچھا بتائیں ناں..... کھانا پینا کیسے کریں گے؟''

''آتا ہے مجھے کھانا پکانا..... پہلے سے ہی سیکھ رکھا ہے.....

ایکچوئلی..... MBA کرتے ہی قطر روانہ ہو جاؤں گا..... بہتر جاب اور بہتر فیوچر کیلئے.....''

''ڈیٹس گریٹ..... میں نے سنا ہے قطر کا ویزا اسپیشلی پاکستانیوں کو بہت مشکل سے ملنے لگا ہے.....''

''یس رائٹ..... مگر مجھے ایسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا۔''

ایکچوئلی میری پیدائش اور میٹرک تک کا سفر قطر میں ہی گزرا ہے.....

2002ء میں ہم لوگ پاکستان کراچی میں شفٹ ہوئے تھے.....

ابھی تقریباً آدھی فیملی..... یعنی ماموں' چچا وغیرہ قطر میں ہی رہائش پذیر ہیں..... سو.....

آئی ہیونو پرابلم.....''

وہ چلتے چلتے اپنے کمرے میں چلا آیا تھا..... آیت سے بات کرتے کرتے دو گھنٹے گزر چکے تھے..... لیپ ٹاپ کھولے وہ ساتھ ساتھ کام کرنے میں بھی مصروف تھا..... مما اچانک دودھ کا گلاس لئے اس کے کمرے میں چلی آئی تھیں..... وہ ان کی اس اچانک غیر متوقع آمد پر گھبرا کر فون کمفرٹر میں گھسا کر گویا ہوا.....

''موم!''

''موم مسکرا رہی تھیں.....

''اتنی رات گئے تک کام کرتے رہتے ہو..... اپنی صحت کا خیال رکھو.....''

دودھ کا گلاس تھامتا وہ دھیمے سے مسکرا دیا.....''

''موم! کام بھی تو ضروری ہے ناں.....''

''ہوں..... بس اپنا خیال رکھا کرو.....''

''آپ ہیں ناں..... میرا خیال رکھنے کیلئے.....''

موم نے مسکراتے ہی اس کی پیشانی پر بوسہ دے ڈالا..... وہ وہاں سے واپس جا چکی تھیں..... دودھ کا گلاس خالی کرتا وہ لب بھینچتے موبائل اٹھا کر پھر سے نمبر ڈائل کرنے لگا..... فون رسیو کرتے ہی وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی.....

''کیا ہوا تھا؟''

''موم آ گئی تھیں.....''

وہ کھلکھلا کر مسکرا دی.....

''اچھا..... تو آپ موم کو بتانے سے ڈرتے ہیں کہ رات کے اس پہر ایک لڑکی سے فون پر بات کر رہے ہیں.....''

لیپ ٹاپ بند کرتا وہ تیوری چڑھائے بولا.....

''ارے نہیں..... موم کو پتا چل گیا ناں کہ میں کسی لڑکی سے بات کر رہا ہوں..... تو ہاتھ دھو کہ میرے پیچھے پڑ جائیں گی تمہاری تمام ڈیٹیل جاننے کو اور پھر میرے لئے تمہارا رشتہ مانگنے کو.....''

وہ جھینپ سی گئی..... زمرے بول رہا تھا.....

''آج کل ناں..... موم اور دونوں بہنیں ہاتھ دھو کر میری شادی کرنے پر تلی ہوئی ہیں یار

کتنی بار کہہ چکا ہوں انہیں کہ ابھی مجھے شادی نہیں کرنی..... کم از کم 2014ء تک تو نہیں.....''

''ہوں؟''

''میرے لئے میرا کیریئر بہت اہم ہے آیت..... میں کچھ بننا چاہتا ہوں..... ایک ایسی شخصیت کہ فیوچر میں لوگ میرے قصے لوگوں کو سنائیں..... میری کامیابی سے انسپائر ہوں.....''

وہ ایک دم اداس سی ہو گئی.....

''ہوں.....''

اگلے دن زمرے کے کتنے میسجز آئے تھے مگر وہ ہر دس میسجز کے بعد ایک چھوٹا سا (ہوں) (ہاں) یا ok کا ریپلائے کر دیتی..... زمرے نے اس کا بدلا رویہ کافی گہرائی سے محسوس کیا تھا..... وہ شاید اس سے پیار کرنے لگی تھی..... پگلی نا سمجھ تھی..... نہیں جانتی تھی کہ مرد ذات کتنی سفاک ہوتی ہے مرد کا دل سرائے کے سوا کچھ بھی نہیں..... وہ نہیں جانتی تھی کہ خوبصورت الفاظ کا تاج محل خواہ کتنا ہی حسین ہو' حقائق کا طوفان اس کو اس طرح بہا لے جاتا ہے جس طرح کوئی آندھی تنکوں کے ڈھیر کو..... وہ خود کو' اپنے دل کو یہیں پر روک لینا چاہتی تھی..... وہ آگے بڑھنے سے ڈرنے لگی تھی.....

''مرد اور عورت صرف ایک دوست کی صورت میں آگے نہیں بڑھ سکتے..... یہ دوستی کبھی نہ کبھی آگے جاتے ہی محبت کی صورت اختیار کر ہی لیا کرتی ہے.....''

بہنوں کے درمیاں بیٹھی وہ ٹی وی پر لگے کوکنگ شو دیکھنے میں گم تھی..... بظاہر وہ ٹی وی پر نظریں جمائے بیٹھی تھی مگر اس کا ذہن اور دل تو کہیں اور ہی اٹکا تھا..... وہ من ہی من میں خود سے الجھنے لگی تھی.....

''نہیں..... میں اب زمرے سے بات ہرگز نہیں کروں گی..... میں اس سے محبت نہیں کرنا چاہتی..... اور نہ ہی میں اس سے کوئی بھی توقع رکھنا چاہتی ہوں..... توقعات ٹوٹ جائیں تو انسان بھی ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے۔''

موبائل اس کے کمرے کی ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا بلنک کر رہا تھا..... گھڑی رات کا ایک بجا رہی تھی..... بہنوں سے گپیں ہانکنے اور ٹی وی دیکھنے کے بعد وہ رات 2 بجے اپنے کمرے میں داخل ہوئی..... موبائل پر مسڈ کالز اور ڈھیر سارے میسجز دیکھتے ہی وہ لب بھینچنے لگی..... اسی پل زمرے کا نام ایک بار پھر سے موبائل سکرین پر بلنک ہونے لگا..... وہ چونکتے ہی دو قدم پیچھے جا کھڑی ہوئی..... وہ مسلسل کال کر رہا تھا..... آنکھیں میچے کھڑی آیت لمبی

سانس کھینچتی کال رسیو کرنے لگی.....

کال رسیو کرتے کرتے وہ پھر سے رکی..... من ہی من میں الجھنے لگی.....

''آج میں کہہ دوں گی کہ ہم آئندہ بات نہیں کریں گے.....''

اگلے پل اس نے کال رسیو کر لی..... وہ جھٹ سے بولا..... کتنی بے چینی تھی اس کی خوبصورت بھاری آواز میں.....

''آیت! کب سے کال کر رہا ہوں تمہیں..... 2 بج چکے ہیں..... نہ کال رسیو کی نہ ہی کسی میسج کا ریپلائے کیا..... تم ٹھیک تو ہو؟''

''وہ چند ثانیے خاموش رہی..... پھر دھیمے سے بولی.....

''ٹھیک ہوں.....''

''کیا ہوا.....؟ تمہارا رویہ کچھ کھنچا کھنچا سا ہے..... میں صبح سے محسوس کر رہا ہوں.....''

وہ گہری سنجیدگی سے گویا ہوا تھا..... آیت برجستہ بولی.....

''زمرے آپ بہت اچھے انسان ہیں..... مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے..... میں بس..... آب آپ سے بات نہیں کر سکتی..... آئی ایم رئیلی سوری.....''

''واٹ؟''

وہ پیشانی پر شکنیں ڈالے حیرانی سے گویا ہوا تھا.....

''یہ اچانک ہو کیا گیا ہے تمہیں.....؟ کل تک تو تم بالکل ٹھیک تھیں..... کیا بات ہے..... مجھے بتاؤ.....''

''کوئی بات نہیں ہے..... ہم دونوں کیلئے یہی بہتر ہے کہ ہم مزید بات نہیں کریں.....''

''آخر مسئلہ کیا ہے؟''

''کوئی مسئلہ نہیں زمرے..... بس آپ آئندہ مجھے کال مت کرنا.....

''اللہ حافظ.....''

''سنو!''

''وہ فوراً بولا..... آیت آنکھیں میچ کر رہ گئی..... وہ بول رہا تھا.....

''مجھے تمہاری عادت سی ہو گئی ہے..... تم ایسے مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی.....''

''زمرے.....!''

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر وہ اس کی بات کاٹ کر بولا.....

''آیت! کسی کو ستانا بہت بڑا جرم ہے..... اور اس سے بھی زیادہ بڑا جرم یہ ہے کہ کسی کو ناحق ستایا جائے.....''

وہ بیڈ پر جا بیٹھی.....

''میں آپ کو ستا نہیں رہی.....''

''تو اور کیا کر رہی ہو صبح سے.....؟''

وہ خاموش ہو رہی..... پھر بولی.....

''میرے علاوہ اور کتنی فرینڈز ہیں آپ کی؟''

''کوئی بھی نہیں..... یونیورسٹی فیلوز ہیں..... مگر میں زیادہ کسی سے بات نہیں کرتا.....''

''پھر مجھ سے بات کیوں کرتے ہیں؟''

وہ چند ثانیے خاموش رہا..... پھر بولا.....

''کیونکہ تم میری بہترین دوست ہو..... اس لئے.....''

''اچھا..... مجھے صبح جلدی اٹھنا ہے..... اور ابھی نیند بھی بہت آ رہی ہے..... بعد میں بات کرتے ہیں..... بائے.....''

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتا..... آیت نے کال کاٹ دی..... زمرے حیرانگی سے موبائل سکرین کی جانب تکنے لگا.....

''کیا ہو گیا ہے اسے.....''

وہ اپنا سر تھامے بیٹھی تھی.....

''اگر زمرے کو مجھ سے محبت ہے..... تو وہ خود اظہار کریں گے..... میں لڑکی ہوں..... کیسے اظہار کر دوں..... اور ویسے بھی اگر عورت اپنی محبت کا اظہار پہلے کر لے تو مرد کی نظر میں عورت کی اہمیت اور دلکشی پہلے کی بہ نسبت قدرے کم ہو جاتی ہے.....''

وہ اب بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا بیٹھی تھی..... زمرے کا میسج کیا تھا..... اس نے لپک کر فون اٹھایا اور میسج پر اپنی نظریں گاڑھ دیں.....

''ٹھیک ہے..... میں آئندہ تمہیں کال نہیں کروں گا..... جیسی تمہاری مرضی.....''

ایک دم چھناکے سے کچھ ٹوٹا تھا..... وہ اداس ہو بیٹھی..... لمبی سانس کھینچتی وہ من ہی من میں بولی.....

''دیکھا..... زمرے میرے ساتھ صرف وقت گزاری کر رہے تھے..... اگر انہیں مجھ سے

محبت ہوتی تو مجھے مناتے..... اپنی محبت کا اظہار کرتے..... مگر.....؟''

وہ شدت درد کے عالم میں آنکھیں میچ کر رہ گئی.....

☆☆☆

بادلوں کی گھن گرج آج بھی عروج پر تھی..... موسم تو روز ہی ایسا رہا کرتا..... وہ اس موسم کی پرواہ کیے بغیر اپنی تمام ٹیم سمیت لندن کے ایک فائیو سٹار ہوٹل (The Connaught) میں یونیورسٹی میں دیئے گئے ایک پروجیکٹ پر شارٹ فلم کا سین عکس بند کرنے کیلئے موجود تھی..... سین عکس بند کیا جا چکا تھا..... پیک اپ کا اشارہ کرتی وہ واش روم والی سائیڈ پر چلی آئی..... کس قدر خوبصورت ہوٹل تھا..... وہ مبہوت سی ہوٹل کی چاروں جانب دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی..... واش روم سے نکلتے ہی وہ اپنے بلیک ویلوٹ کوٹ کے گولڈن خوبصورت بٹن بند کرتی ہوٹل کے مین گیٹ کی جانب چلتی چلی آئی..... تمام ٹیم اپنے اپنے گھروں کے راستے پر چل نکلی تھی..... ٹیم میں شامل ایک برٹش لڑکی اسے اپنی کار کی آفر کرتے ہوئے بولی.....

''Hay ayat! come..... I will Drop you''

وہ اس کی آفر پر مسکرا دی.....

''No thanks bella! I m ok ..... Actually I need to go for some Grocery!''

''Ok, see you tomorrow''

وہ مسکراتی ہوئی اپنی کار میں سوار ہو گئی..... تمام ٹیم جا چکی تھی..... آیت اب پارکنگ ایریا میں اکیلی کھڑی گرجتے بادلوں کی جانب دیکھنے لگی تھی..... سردی اس قدر تھی کہ وہ ایک جھرجھری سی لیکر رہ گئی..... دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑتی وہ پیدل چلتی نزدیک واقع FLEA MARKET میں جا گھسی..... اسے وہاں سے خریدنا کچھ بھی نہ تھا..... بس ایسے ہی پیدل چلتی وہ اس خوبصورت مارکیٹ کا نظارہ کرتی رہی.....

''زمرے شادی کے بعد ہر ویک اینڈ آپ مجھے دو سوٹ لیکر دیں گے.....''

اس کی اپنی ہی کھنکتی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی اور پھر اس بے مروت کی آواز.....

''کیوں بھئی؟''

''بس..... میری مرضی.....''

''لاٹری نہیں لگی میری جو ہر ہفتے دو سوٹ خرید کر دوں گا..... البتہ سال میں دو سوٹ خرید سکتی ہو.....''

''زمرے..... کتنے کنجوس ہیں آپ.....''

''ہاہاہا.....''

اس کی دلنشین ہنسی کے ساتھ ہی وہ چلتے چلتے ایک جھٹکے سے رکی پونی ٹیل میں قید بالوں کو جھٹکے سے پیچھے کرتی وہ آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے کی طرف دھکیلنے لگی..... لب بھینچتے ہی وہ ایک بار پھر سے مارکیٹ کا نظارہ کرتی آگے کی جانب بڑھنے لگی..... وہ کافی دیر ایسے ہی چلتی رہی..... پھر زمرے کے خیالوں میں گم وہ ٹیوب کی جانب جاتے راستے پر پاؤں دھرنے لگی..... بادل ایک دم زور سے گرجا تھا..... بادل کی گرج اسے بری طرح سے چونکا گئی..... وہ اتنی بری طرح سے لڑکھڑائی کہ سڑک پر گزرتی ایک BMW سے بری طرح ٹکراتے ٹکراتے بچی..... ایک ہی پل میں اس کا گلا خشک ہو چکا تھا..... حواسوں میں واپس آتے ہی وہ تیز تیز سانس لیتی خشک لبوں کو تر کرنے لگی..... BMW رسورس گیئر پر چلتی ایک بار پھر سے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی.....

ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلا ہی تھا کہ وہ خوفزدہ نگاہوں سے اپنے سامنے کھڑی اس لگژری کار کی جانب دیکھنے لگی..... بلیک بڑا انڈ ڈبوٹ میں قید ایک پاؤں گاڑی سے باہر نکل کر زمین پر ٹکا تھا اور پھر دوسرا پیر باہر نکلتے ہی وہ لمبا چوڑا' سمارٹ' ہینڈسم پرسنالٹی کا مالک سوٹڈ بوٹڈ' چہرے پر غصہ سجائے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

''سو سائیڈ کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو اور بہت سے طریقے ہیں۔ اس طرح خوامخواہ کسی کے ذمہ لگنا ضروری نہیں.....''

''وہ خاصا بھنا ہوا تھا..... آیت شرمندگی سے گویا ہوئی.....

''آئی ایم رئیلی سوری..... مجھے بالکل پتا نہیں چلا..... اور میں کوئی سو سائیڈ نہیں کر رہی.....''

آیت کے حلیے سے اور شکل سے کوئی بآسانی بتا سکتا تھا کہ وہ ایک پاکستانی لڑکی ہے..... مگر سامنے کھڑی وہ ہینڈسم پرسنالٹی شکل وصورت اور اپنے لباس سے بالکل پہچان میں نہ آ رہی تھا کہ وہ پاکستانی ہے یا انڈین یا پھر کوئی برٹش..... ہاں..... وہ اردو بول رہا تھا یعنی یا تو وہ پاکستانی تھا یا پھر کوئی انڈین..... آیت شرمندگی کے باعث نظریں جھکا گئی..... وہ ایک بار پھر سے پھنکارا.....

''What ever! سڑک پر آنکھیں کھول کر چلا جاتا ہے.....''

غصے میں سر جھٹکتا وہ واپس اپنی کار میں بیٹھا اور زناٹے سے گاڑی اڑا لے گیا..... آیت نے سکون کی لمبی سانس لی اور پھر احتیاط سے چلتی ٹیوب والے راستے کی جانب بڑھنے لگی.....

☆☆☆

وہ جسکو شوق تھا مجھکو گنوا کے جینے کا
سنا ہے اب وہ بڑی الجھنوں میں رہتا ہے

ایک ہفتہ بیت چکا تھا مگر زمرے نے اپنے دعوے کے مطابق اسے کوئی کال یا کوئی میسج تک نہ کیا تھا..... وہ روز اس کے میسج اور کال کا انتظار کرتی..... ہر پل' ہر لمحہ اسے یاد کرتی..... دوسری جانب زمرے کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا..... وہ بھی اس کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا..... وہ خود حیران تھا.....

''دو دن میں کوئی کسی سے محبت نہیں کرتا.....''

اگلے ہی پل اس نے خود کو سرزنش کی.....

''نہیں..... پیار تو پہلی نظر میں بھی ہو جاتا ہے.....''

وہ گاڑی ڈرائیو کرتا مسلسل آیت کے بارے میں سوچ رہا تھا.....

آیت بھی کمرے میں چہل قدمی کرتی خود سے ہمکلام تھی.....

''کہیں ایسا ہوتا ہے کہ صدیاں بیت جاتی ہیں..... اور محبت نہیں ہوتی..... اور کہیں ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی پل میں ایک انسان آپ کی سانسوں پر قبضہ کر لیتا ہے..... پورے حق سے..... ایسا کیوں ہوتا ہے؟''

وہ لب بھینچے کھلے بالوں کو انگلیوں میں پھنسائے پریشانی کے عالم میں راکنگ چیئر پر جا بیٹھی.....

ایسا ہی ہوتا ہے..... محبت جھٹ سے حملہ آور ہو کر اپنے شکاری کو جکڑ لیا کرتی ہے..... انسان کو سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں دیتی.....

محبت اگر سوچ سمجھ کر کی جاتی تو آج دنیا میں سبھی خوشحال دکھائی دیتے..... کوئی بھی اپنی بے لوث محبت کسی بے مروت پر ہرگز نچھاور نہ کرتا.....

مگر یہ جو محبت ہے ناں..... یہ خود بڑی بے مروت ہے..... ظالم' سفاک اور بے درد محبت..... کچل کر رکھ دیتی ہے انسان کے دل کو..... ایک ہفتہ مزید گزر گیا..... زمرے کی حالت بری ہو چکی تھی۔ اب مزید اس سے رہا نہ گیا..... اس نے فون اٹھایا اور نمبر ڈائل کر دیا..... وہ اس

وقت لان میں واک کر رہی تھی..... موبائل پر زمرے کا نمبر دیکھتے ہی اس کی سانسوں میں ہلچل سی مچ گئی.....

وہ اپنی بے ہنگم سانسوں پر قابو پاتی جلدی سے کال رسیو کرتے ہی موبائل کان سے لگا کھڑی ہوئی..... دوسری طرف گہری خاموشی تھی..... غالباً وہ اس کی آواز سننے کا انتظار کر رہا تھا..... اس طرف وہ بھی خاموش تھی..... دونوں طرف اک دوجے کے بولنے کا انتظار تھا۔ مگر ہمیشہ کی طرح زمرے کو ہتھیار گرانے پڑے..... وہ دھیمے سے بولا.....

''کیسی ہو؟''

چند ثانیے کی خاموشی کے بعد وہ بھی دھیمے سے بولی.....

''آپ سے میں نے کہا تھا کہ آپ مجھے کال نہیں کریں گے.....''

الفاظ اس کے دل کا ساتھ نہ دے رہے تھے..... وہ استہزائیہ انداز میں مسکرا کر بولا.....

''تو تم نے کال رسیو کیوں کی پھر؟''

وہ لاجواب ہو گئی..... لب دانتوں تلے بھینچتی وہ لمبی سانس کھینچ کر بولی.....

''میری مرضی.....''

''ہر بار تمہاری مرضی نہیں چل سکتی.....''

''کیا مطلب؟''

''کیوں دور بھاگ رہی تھیں مجھ سے؟''

وہ سحر انگیز انداز میں بولا تھا..... آیت خاموش رہی..... وہ ایک بار پھر سے بولا.....

''یار ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا کہ میں کبھی کسی کے پیچھے بھاگا ہوں یا پھر کوئی اس طرح سے میرے حواسوں پر حاوی ہوا ہو..... تم ایسا کیوں کر رہی ہو؟''

اس کے دل میں لڈو پھوٹنے لگے تھے..... چہرے پر گلابیاں چھانے لگی..... لب بھینچتی وہ زیر لب مسکرا کر بولی.....

''میں نے کب کہا کہ میرے پیچھے ایسے خوار ہوں..... میں نے تو کچھ نہیں کیا..... بس آپ کا واہمہ ہے.....''

''تم لڑکیاں ناں..... جان بوجھ کر ڈرامے بازیاں کرتی ہو.....

پہلے اپنی چکنی چپڑی باتوں سے لڑکوں کو شیشے میں اتارتی ہو اور پھر لات مار دیتی ہو.....''

وہ کھلکھلا کر مسکرا دی..... زمرے کس قدر سنجیدہ تھا..... مگر وہ اسے تنگ کر کے

مزے لے رہی تھی.....

''میں نے ایسا کچھ نہیں کیا او کے.....''

''ایسا ہی کیا ہے تم نے..... کیوں دو دن چوبیس گھنٹے بات کرنے کے بعد ایک دم سے غائب ہوگئیں..... آخر کیا وجہ تھی.....؟''

یہی تو وجہ تھی..... یہی تڑپ..... یہی محبت کا اظہار' جو وہ اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی.....

''پتہ نہیں.....''

وہ منہ بسور کر بولی..... زمرے بھنا اٹھا.....

''پتہ نہیں.....؟ ادھر میرا سکون برباد کر کے تم کہتی ہو کہ پتا نہیں؟''

وہ پھر سے مسکرا دی.....

''آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ میں بھلا آپ کا سکون کیوں برباد کرنے لگی؟''

''زمرے نے تو پہلے دن سے کہہ دیا تھا کہ وہ کسی بندھن میں بندھنے کو تیار نہیں۔ آیت وہ بھی کہاں محبت کے بندھن میں بندھنے کیلئے زمرے سے بات کرنے لگی تھی.....؟ وہ تو بس ایک ریفریشنگ چیٹ تھی..... اور پھر ایک اچھی دوستی کی شروعات..... مگر دو ہی دن میں دونوں کی خاموشیاں چیخ چیخ کر اپنی اپنی محبت کا اظہار کرنے لگی تھیں..... وہ دونوں ہی اپنی اپنی محبت سے ڈرنے لگے تھے..... محبت کا اظہار کرنے سے ڈرنے لگے تھے.....

پھر یوں ہوا کہ ہم دونوں بات کرنے سے ڈرنے لگے
مجھے محبت ہوگئی تھی اس لئے' اور اسے ہو نہ جائے اس لئے

زمرے نے گہری سانس لی اور پھر دھیمے لہجے میں گویا ہوا.....

''آیت! خوشبو کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی کہ وہ اپنی موجودگی کا اعلان کر کے ثابت کرے.....''

وہ خاموش رہی..... مگر دل ہچکولے کھاتا چلا جا رہا تھا.....

''میں.....''

''وہ کچھ کہتے کہتے رکا..... آیت سانس روکے کھڑی تھی..... چند ثانیے کی خاموشی کے بعد وہ پھر سے بولا.....

''یہ بات تو طے ہے کہ میں ابھی کسی بندھن میں بندھنا نہیں چاہتا.....

مگر تم مجھے اچھی لگتی ہو..... کیا تم..... میرا انتظار کر سکتی ہو؟''

وہ پوچھ رہا تھا..... آیت کو اپنی دھڑکنیں رکتی محسوس ہوئیں.....

''انتظار؟''

وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی.....

''ہاں..... پہلی ہی نظر میں تم نے میرے دل کو چھوا ہے..... تمہاری باتیں' عادتیں یہ سب مجھے پیاری لگتی ہیں..... تمہارا بات بات پر روٹھ جانا بھی مجھے عزیز ہے..... میں..... تمہیں کھونا نہیں چاہتا.....''

''یہی وجہ ہے زمرے! کہ میں آپ سے اب دور رہنا چاہتی ہوں۔ جب آپ کو کسی بندھن میں بندھنا ہی نہیں..... تو میں خوامخواہ آپ کا انتظار کیوں کروں.....؟ آئی ایم سوری ٹو سے پر میں کسی کا ٹائم پاس ہرگز نہیں بننا چاہتی.....''

وہ بجھے دل سے بولی تھی.....

''نہیں آیت! میں تمہیں ٹائم پاس بننے کو نہیں کہہ رہا..... بس تھوڑا ٹائم درکار ہے مجھے.....''

وہ برجستہ بولا..... آیت ٹھنڈی سانس کھینچتی آسمان سے جھانکتے پورے چاند کی جانب دیکھتے ہی بولی.....

''ٹھیک ہے..... آپ لیں اپنا ٹائم..... جتنا بھی ٹائم آپ کو درکار ہے..... مگر..... تب تک ہم بات نہیں کریں گے.....''

''ایسا مت کہو.....''

''ایم سوری زمرے..... میں اس میں آپ کی کوئی ہیلپ نہیں کر سکتی..... کل کلاں کو اگر آپ اپنا ٹائم پاس کر کے چلتے بنے تو جینا میرے لئے مشکل ہوگا..... آپ کا کچھ نہیں جائیگا.....''

''تم میرا ٹائم پاس نہیں ہو آیت..... ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ می پلیز۔''

وہ التجا کرنے لگا..... آیت خاموش رہی..... وہ پھر سے بولا.....

''میں جانتا ہوں..... تمہیں مجھ سے محبت ہوگئی ہے..... میں تمہاری خاموشی محسوس کر سکتا ہوں..... سن سکتا ہوں..... پر تم خود سے کچھ کہنا نہیں چاہتیں..... اور یہ بھی جانتا ہوں کہ محبت اکثر اچھے انسانوں کو ہی ہوتی ہے..... اور اچھے انسان خاموش ہی اچھے لگتے ہیں.....''

وہ بدستور خاموش کھڑی اس کی باتیں سنتی رہی..... وہ جان چکا تھا کہ آیت اس کی محبت

میں گرفتار ہے..... مگر..... وہ اپنی محبت کا اظہار کیوں نہ کر رہا تھا..... یہی بات آیت کو اندر ہی اندر گھائل کیے چلی جا رہی تھی.....

''سنو! میں تمہارے ساتھ ٹائم پاس نہیں کر رہا..... نہ کرنا چاہتا ہوں..... سچ تو یہ ہے کہ.....''

وہ تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہوا..... آیت لب بھینچے اداس کھڑی تھی۔ چند ثانیے کی خاموشی کے بعد وہ پھر سے بولا.....

''I`m falling In love with you too''

اس نے کہہ دیا تھا..... آیت ایک لمحے کیلئے چونکی..... اسے اپنی سماعت پر اعتبار نہ آیا.....

''What?''

وہ سرگوشی میں بولی..... خوشی ایک دم اس کے اداس چہرے پر پھوٹتی دیکھائی دی..... اسے ابھی بھی اپنی ساعت پر یقین نہ تھا.....

''I mean really?''

''لیکن..... آپ تو ابھی کسی بندھن میں بندھنے کو تیار ہی نہ تھے؟''

وہ پوچھنے لگی.....

''پر تم نے سب کچھ چوپٹ کر ڈالا..... مجھے کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں چھوڑا.....''

''وہ کھلکھلا کر مسکرا دی.....

''اب آپ سارا الزام مجھے نہیں دے سکتے..... سوچنے سمجھنے کی صلاحیت تو آپ نے بھی مجھ سے چھین لی تھی.....''

''اچھا.....؟ پھر تم نے کچھ کہا کیوں نہیں؟''

''لڑکیاں پہلے اظہار نہیں کرتیں..... یہ حق صرف لڑکوں کو حاصل ہے.....''

''کرتی ہیں..... میں نے بہت سی لڑکیاں دیکھی ہیں جو خود اظہار کرتی ہیں.....''

''ہاں..... کرتی ہیں..... بہت سی لڑکیاں خود سے اظہار ضرور کرتی ہیں..... مگر پھر ان کی قدر و اہمیت قدرے کم بھی ہو جایا کرتی ہے..... لڑکے اقرار سن کر سر پر چڑھ جاتے ہیں.....''

''تو کیا..... لڑکوں کے پہلے اظہار پر لڑکیاں سر پر نہیں چڑھتیں؟''

وہ دلچسپی سے پوچھنے لگا..... آیت دھیمے سے مسکرا دی.....

''شاید..... مگر میں ان لڑکیوں میں سے نہیں..... آپ کو اس بات کا احساس جلدی ہو جائیگا.....''

''ہوں..... جانتا ہوں.....''

اور پھر وہ دونوں پھر سے ایک ہو گئے..... مگر اس بار ان دونوں کے بیچ صرف دوستی نہیں بلکہ محبت بھی شامل تھی..... اگلے ایک مہینے تک وہ دونوں رات گیارہ سے صبح سات بجے تک فون پر بات کرتے۔ پھر دوپہر 12 سے رات گیارہ بجے تک SMS کا سلسلہ چلتا رہتا۔ دن گزرتے گئے..... سب کچھ بہت اچھا چل رہا تھا..... وہ دونوں بہت خوش تھے..... پھر ایک دن آیت نے اس سے وہ سوال کیا جس سے وہ اپنی فیملی کے پوچھنے پر بھی اکتا جایا کرتا.....

''زمرے!''

''ہوں؟''

وہ اس وقت لیپ ٹاپ پر اپنے کسی آفس کے کام میں مصروف تھا۔ ساتھ ساتھ موبائل ہینڈز فری بھی کان سے لگائے آیت سے بات کر رہا تھا.....

''آپ رشتے کیلئے اپنے گھر والوں کو کب بھیجیں گے؟''

اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا..... وہ بدستور مصروف انداز میں بولا۔

''ابھی میری ڈگری کمپلیٹ ہونے دو..... پھر اس بارے میں بات کریں گے.....''

''لیکن زمرے..... اپنے گھر والوں سے میرے بارے میں بات تو کر لیں۔''

''ہاں تاکہ وہ لوگ ہاتھ دھو کہ میرے پیچھے پڑ جائیں میری شادی کروانے کیلئے.....''

''آپ ان سے کہہ دیں کہ ابھی ہمیں شادی نہیں کرنی..... بس منگنی ہو جائے..... پھر آپ قطر جا کر اپنی جاب کرنا اور میں لندن جا کر اپنی پڑھائی مکمل کروں گی..... اور پھر 2014ء میں ہم دونوں شادی کر لیں گے.....''

اس نے بخوشی اپنا پلان بتایا.....

''یار! سب کچھ ہو جائے گا..... صحیح وقت آنے دو پہلے.....''

''اور کب آئے گا یہ صحیح وقت.....؟''

''تم دعا کرو.....''

''دعا تو روز کرتی ہوں.....''

اور پھر زمرے نے ٹاپک بدل دیا..... اگلے ہفتے زمرے کے فائنل ایگزامز تھے.....

آیت نے اسے ڈسٹرب نہ کیا..... دن میں میسجز پر بات ہو جاتی..... مگر فون کال کا سلسلہ تھوڑے دنوں کیلئے منقطع ہو کر رہ گیا..... جب ایگزامز ہو چکے تو اس کی پارٹ ٹائم جاب فل ٹائم جاب میں تبدیل ہو گئی..... اب وہ دونوں پوری پوری رات فون پر بات نہ کرتے..... بلکہ رات میں بمشکل ایک گھنٹہ بات ہو پاتی..... آیت آئے دن اس سے وہی سوال پوچھتی..... اور وہ ہر بار ٹال جاتا..... آیت اس کے ٹال دیئے جانے سے تنگ آ چکی تھی اسی لئے اس روز وہ خاصی برہم دیکھائی دے رہی تھی.....

''زمرے آپ ہر بار مجھے ٹال دیتے ہیں..... آپ کی ڈگری بھی مکمل ہو چکی ہے..... گھر والوں سے بات کب کریں گے؟''

وہ اس کے روز پوچھے جانے والے سوال سے اکتا چکا تھا..... تبھی لمبی سانس کھینچتا خود پر کنٹرول کرتے ہوئے بولا.....

''تمہیں اتنی جلدی کس بات کی ہے؟''

''آپ نے وعدہ کیا تھا کہ ڈگری مکمل ہوتے ہی گھر والوں سے ہمارے رشتے کے بارے میں بات کریں گے.....''

''تم کیا چاہتی ہو کہ میں ابھی سے بندھن میں بندھ کے اپنے کیریئر کو لات مار دوں.....؟ تم سے تھوڑا انتظار نہیں ہوتا؟''

''ہرگز نہیں..... آپ نے وعدہ کیا تھا..... اب نبھائیں اسے۔ میں نے اسی شرط پر آپ سے دوبارہ بات شروع کی تھی کہ آپ جلد ہی اپنے گھر والوں کو بھیجیں گے..... مگر تین مہینے بیت گئے..... ابھی تک آپ کی طرف سے کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوا..... اور آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میں مزید انتظار کروں؟''

وہ آنکھیں میچ کر رہ گیا.....

''آیت! تمہیں کس چیز کا خوف ہے.....؟ میں تمہارا ہوں' تمہارا ہی رہوں گا..... ٹرسٹ می..... دیکھو..... تمہیں بھی تو ابھی لندن جا کر اپنی پڑھائی مکمل کرنی ہے..... مجھے بھی قطر جا کر اچھی جاب کرنی ہے..... ہمارے بہترین فیوچر کیلئے..... اس سب میں تمہارا ہی فائدہ ہے..... کیا تمہیں فخر نہیں ہوگا جب لوگ تمہارے شوہر کو ملک کا بیسٹ اور کامیاب ترین بزنس ٹائیکون کہہ کر پکاریں گے..... کیا تم میرا یہ خواب پورا کرنے میں میری تھوڑی مدد نہیں کرنا چاہتی؟''

وہ اسے اموشنلی بلیک میل کرنے لگا تھا..... وہ ہمیشہ ایسی ہی باتیں کر کے اسے مزید کچھ

بھی کہنے سے باز رکھتا..... اور پھر ان کی اسی روز روز نوک جھونک میں ایک مہینہ اور گزر گیا۔ وہ پھر سے اپنی بات پر بضد تھی.....

''میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ابھی مجھ سے شادی کر لیں..... مگر اگر آپ واقعی مجھ سے سچی محبت کرتے ہیں تو اپنے گھر والوں کو میرے بارے میں بتائیں..... پھر چاہے آپ جتنے سال مرضی انتظار کا بولیں۔ میں چپ چاپ انتظار کر لوں گی زمرے آئی پرامس!''

''یار تم نہیں جانتیں میرے گھر والوں کو..... وہ ابھی میرے سر پر سوار ہو جائیں گے کہ جلدی شادی کرو..... تم سمجھتی کیوں نہیں آیت؟''

''میں کچھ نہیں جانتی..... بس بہت ہوا..... آج یا تو آپ اپنے گھر والوں سے ہماری بات کریں گے..... یا پھر مجھے ہمیشہ کیلئے الوداع کہیں گے.....''

وہ دوٹوک انداز میں بولی..... زمرے تیوری چڑھائے بولا.....

''آیت!''

''بس میں نے کہہ دیا..... میں مزید آپ کے ہاتھوں بے وقوف ہرگز نہیں بننا چاہتی..... آج آپ کو فائنل فیصلہ لینا ہوگا زمرے.....''

''میں تمہیں بے وقوف بنا رہا ہوں؟ کیا کہنا چاہتی ہو تم؟''

''آپ ٹائم پاس کر رہے ہیں میرے ساتھ..... بس.....''

''میں ٹائم پاس نہیں کر رہا آیت.....''

''نہیں کر رہے تو جا کر بتائیں اپنی فیملی کو کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں..... فیوچر میں مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں.....''

''تم پاگل ہو گئی ہو.....''

اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی.....

''اگر مجھ سے سچی محبت کرتے ہیں تو آج آپ کو ایسا کرنا ہوگا..... ورنہ میں یہی سمجھوں گی کہ آپ نے میرے ساتھ ٹائم پاس کیا..... بس..... کوئی محبت وحبت نہیں آپ کو مجھ سے.....''

وہ آنکھیں میچ کر رہ گیا.....

''ایسا کرو..... ابھی تم سو جاؤ..... ہم صبح بات کریں گے.....''

''نہیں زمرے مجھے آپ کا فیصلہ سننا ہے.....''

''آیت! سو جاؤ شاباش! میں پہلے ہی ڈسٹرب ہوں..... اور پریشان نہیں کرو پلیز.....

ٹیک کیئر مائے لو..... سوئٹ ڈریمز۔''

اور پھر اس نے کال کاٹ دی..... آیت نم نگاہوں سے اپنے موبائل کی جانب دیکھنے لگی..... اس رات اس نے کتنی کالز کی تھیں زمرے کو..... مگر اس نے ایک کال بھی ریسیو نہ کی..... اگلے دن یہ بہانہ بنا ڈالا کہ وہ موبائل سائلنٹ کئے سو رہا تھا۔ آیت نے پھر فیصلہ لینے کو کہا..... اس نے پھر ٹال دیا.....

آیت تھک چکی تھی..... اسے لگا کہ جیسے وہ اب تک اس کے ساتھ ٹائم پاس کر رہا تھا..... اور پھر شاید ایسا ہی تھا..... جب تک آیت نے اپنی محبت کا اظہار نہ کیا تھا' تب تک زمرے دیوانہ اس کے پیچھے بھاگتا رہا..... کالز پر کالز..... میسجز پر میسجز..... اور جب اسے آیت کی جانب سے بھی گرین سگنل ملا تو اس کی محبت ماند پڑنے لگی.....

ایسا ہی ہوتا ہے..... عورت جب تک مرد سے دور رہتی ہے..... تب تک وہ مرد کیلئے سب سے زیادہ حسین' دلکش اور نایاب ہوتی ہے..... لیکن جس وقت عورت محبت کا اقرار کر لیتی ہے تو اسی وقت مرد کی نگاہوں میں عورت کی اہمیت اور دلکشی پہلے کی نسبت کم ہو جاتی ہے..... اور عورت کی نگاہوں میں مرد کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے..... کیونکہ عورت اقرار کر کے قید ہو جاتی ہے..... اور مرد اقرار سن کر آزاد ہو جاتا ہے.....

زمرے بھی اس کا اقرار سن کر آزاد ہو چکا تھا..... اسے یقین تھا کہ وہ اس کی محبت میں دیوانہ وار گرفتار ہو چکی ہے..... اگر وہ اسے مزید ٹائم انتظار کرنے کو کہے بھی تو وہ ضرور مان جائے گی..... مگر آیت اس کا انکار سن سن کر تھک چکی تھی..... وہ چاہتی تھی کہ زمرے اپنی سچی محبت کا ثبوت دے..... اس نے تو ہمیشہ ہی سنا تھا کہ مرد جب سچی محبت کرتا ہے تو بنا ٹائم ضائع کئے وہ سب سے پہلے اپنے گھر والوں کو اپنی محبت کے بارے میں آگاہ کرتا ہے..... مگر زمرے..... وہ کیوں ایسا کر رہا تھا..... بقول اس کے وہ آیت سے سچی محبت کرتا تھا..... پھر..... وہ اپنے گھر والوں کو اپنی محبت سے آگاہ کیوں نہ کرنا چاہتا تھا..... آیت کو یہی بات ہرٹ کئے جاتی..... مگر وہ بضد تھا کہ ابھی صحیح وقت نہیں.....

آیت نے بھی ٹھان لی..... یا آر یا پھر پار..... اس نے بھی صاف صاف کہہ دیا کہ اگر وہ اپنے گھر والوں سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے تو وہ مزید اس سے بات کرنے کو تیار ہے..... اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو پھر ہمیشہ کیلئے الوداع..... مگر وہ نہ مانا..... ہمیشہ کی طرح ٹال گیا..... آیت نے غصے میں آ کر اپنا نمبر چینج کر دیا..... وہ بہت ہرٹ ہوئی تھی..... زمرے اسے سمجھ نہیں پا رہا تھا..... کیا

مانگا تھا اس نے..... صرف اس کی زندگی میں اپنی موجودگی کا احساس..... وہ تو صرف یہی چاہتی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کو اس کے بارے میں بتائے..... اتنی جلدی شادی کا اس نے کب کہا تھا..... مگر وہ پہلی ہی آزمائش میں فیل ہو گیا..... آیت کا دل ٹوٹ چکا تھا..... اس کے چلے جانے سے زمرے کو شاید کوئی فرق بھی نہ پڑا..... تبھی اس نے اسے ایک بھی ای میل تک نہ کی..... وہ انتظار کرتی رہی..... مگر افسوس اس کا انتظار رائیگاں گیا.....

''وہ شاید یہی چاہتا تھا..... کہ میں خود ہی تنگ آ کر اس کی زندگی سے بے دخل ہو جاؤں..... اور اس پر کوئی الزام بھی نہ آئے.....''

اس نے دکھتے دل سے سوچا..... آنکھوں میں قید نمی کو دھکیلتی وہ راکنگ چیئر پر جا بیٹھی.....

سچ ہی کہا تھا کسی نے کہ تنہا جینا سیکھ
محبت جتنی بھی سچی ہو' ساتھ چھوڑ جاتی ہے

☆☆☆

انسان کی زندگی میں ایسے لمحات آ ہی جایا کرتے ہیں' جو وہم و گمان میں بھی نہ ہوں..... ان کو بسر کرنے کیلئے سب سے اچھا طریقہ یہی ہے کہ ان کو گزر جانے دیا جائے..... آیت بھی زندگی کی اسی تھیوری پر عمل کر رہی تھی۔ وہ اندر سے کس قدر بکھری ہوئی تھی مگر بظاہر..... وہ کسی کو احساس تک نہ ہونے دیتی کہ اس کے اندر کس قدر بھیانک طوفان نے بسیرا کر رکھا ہے..... اس کے اردگرد کتنے ہی لوگ تھے..... مگر وہ پھر بھی اکیلی تھی.....

آج وہ واک پر نہیں گئی تھی..... یونیورسٹی بھی نہیں گئی..... طبیعت رات سے ہی تھوڑی ڈل ڈل سی محسوس ہو رہی تھی..... پچھلے ہفتے اس نے ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کیلئے اپلائے کیا تھا..... اس کا فائنل سمسٹر ختم ہونے والا تھا..... اور پھر فائنل سمسٹر ختم ہوتے ہی اسے پروفیشنلی اپنا ایک ڈرامہ ڈائریکٹ کرنا تھا..... اسے پیسوں کی ضرورت تھی اور پیسوں کیلئے اسے ایک اچھی جاب کی ضرورت تھی..... جس کمپنی میں اس نے اپلائے کیا..... اس کمپنی کا فاؤنڈر ایک پاکستانی تھا..... جو کئی سال پہلے لندن آیا اور جی جان سے محنت کر کے لندن کے امیر ترین لوگوں کی لسٹ میں شامل ہو گیا..... آیت نے ڈیٹیل میں جا کر وکی پیڈیا پر اس کمپنی کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں..... تبھی اس نے بے شمار کمپنیوں کے ساتھ ساتھ اس کمپنی میں بھی جاب کیلئے اپلائے کر دیا..... وہ پچھلے ہفتے سے کال کا انتظار کر رہی تھی..... مگر ابھی تک کسی بھی کمپنی سے ریپلائے نہ آیا

تھا..... موبائل کب سے بج رہا تھا..... اس نے تقریباً دوڑتے ہوئے کچن سے کمرے تک کا سفر طے کیا..... الجھی سانسوں کو بحال کرتی وہ جلدی سے کال ریسیو کر کے بولی.....

''ہیلو!''

''Is this Ayat Lashari''

دوسری طرف ایک ادھیڑ عمر انگریز خاتون کی آواز ابھری.....

''Yes! Who is this?''

آیت نے پوچھا.....

''افکورس! میں میکسمل گروپ آف انڈسٹریز سے بات کر رہی ہوں

''مس آیت! اگلی جمعرات آپ کا انٹرویو ہے.....''

اس عورت نے انگلش میں اسے اطلاع دی..... اطلاع سنتے ہی ایک خوشی کی لہر اس کے اداس چہرے پر دوڑ گئی..... اب وہ کافی ایکسائیٹڈ دیکھائی دے رہی تھی.....

''رئیلی! میں انٹرویو کیلئے کس وقت آ سکتی ہو؟''

اس نے انگلش میں ہی پوچھا.....

''Thursday at 9:30A.M.....''

''Yes ma`an! I'll be there at 9:30 sharp''

اور پھر الوداعی کلمات کہتے ہی کال ڈسکنیکٹ ہوگئی..... وہ اب موبائل کی جانب دیکھتی مسکرانے لگی تھی.....

ایک ہفتہ پلک جھپکتے ہی گزر گیا..... آج جمعرات تھی..... واک سے واپس آتے ہی وہ شاور لینے چلی گئی..... خوبصورت آسمانی کلر کی لونگ شرٹ' ٹائٹس اور ساتھ میں میچنگ کی شرگ پہنے وہ آئینے کے سامنے کھڑی آنکھوں میں کاجل لگانے لگی تھی..... تیار ہونے کے بعد اس نے جلدی سے ناشتہ کیا اور انٹرویو کیلئے گھر سے روانہ ہوگئی..... ٹیوب سے اترتے ہی وہ پیدل چلنے لگی..... کافی دیر چلنے کے بعد وہ اس قد آور شیشے کی بنی خوبصورت بلڈنگ کے سامنے آ کھڑی ہوئی..... اس نے ایک گہری لمبی سانس کھینچی..... اور پھر گھبرائے ہوئے انداز میں لب بھینچتی بلڈنگ کے اندر داخل ہو گئی..... اندر داخل ہوتے ہی ریسیپشن پر بیٹھی ایک انگریز لڑکی نے اسے مخاطب کیا.....

''ہیلو مس!''

''Hi''

''Your Name''

''آیت لاشاری!''

''Appointment time?''

''9:30A.M''

اس لڑکی نے سامنے لگی کھڑی پر ایک نظر دوڑائی..... گھڑی 9:15 بجا رہی تھی..... اس انگریز لڑکی نے امپریس ہوتے ہی ایک آئی برو اچکا کر آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے شاباشی دی..... آیت مسکرا دی۔

''میں وقت کی پابند ہوں.....''

''آیت نے انگلش میں کہا.....

''ہوں.....''

وہ انگریز لڑکی مڑی اور پھر عارضی سکیورٹی پاس اس کی جانب بڑھاتی انگلش میں بولی.....

''یہ سکیورٹی پاس آپ اپنی شرٹ کے فرنٹ پر کلپ کر لیجئے..... اور ہر سکیورٹی سٹیشن پر اسے سکین کر لیجئے گا ورنہ آپ بنا کسی سوال جواب کے اس بلڈنگ سے نکال دی جائیں گی.....''

وہ کہتے ہی مسکرائی..... آیت تذبذب کے عالم میں اس سکیورٹی پاس کی جانب دیکھنے لگی..... اور پھر پاس لیتے ہی مسکراتی ہوئی لفٹ میں سوار ہوگئی..... لفٹ 35 فلور پر سٹاپ ہوئی تھی' وہ جھجکتی ہوئی لفٹ سے باہر نکل آئی..... ریسیپشن پر ایک ادھیڑ عمر خاتون براجمان تھیں..... یہ شاید وہی تھیں جنہوں نے اس دن اسے کال پر اس کے انٹرویو کی اطلاع دی تھی.....

''ہیلو..... میرا نام آیت لاشاری ہے..... 9:30A.M میرا انٹرویو ہے۔''

آیت نے انگلش میں اپنا تعارف کروایا..... ادھیڑ عمر انگریز خاتون مسکراتے ہوئے انگلش میں بولیں.....

''یس! ہیلو مس آیت! اس دن میں نے ہی آپ کو کال کی تھی..... آپ ٹائم سے دس منٹ پہلے آ گئی ہیں..... میں مسٹر فاتح کو آپ کی آمد کی اطلاع دیئے دیتی ہوں..... آپ پلیز وہاں بیٹھ جایئے.....''

شائستہ لہجے میں وہ رائٹ سائیڈ پر کرسی کی طرف اشارہ کرتی بولی اور ساتھ ہی رسیور اٹھائے انگلش میں کسی سے بات کرنے لگی.....

آیت گھبرائے ہوئے انداز میں دھیرے دھیرے چلتی رائٹ سائیڈ پر لگی کرسیوں کی

قطار میں سے ایک کرسی پر جا بیٹھی..... وہ کافی نروس لگ رہی تھی..... زندگی میں پہلی بار وہ جاب کے انٹرویو کا ایکسپیرینس کرنے لگی تھی.....

''زمرے کو تو کافی ایکسپیرینس تھا جاب انٹرویو کا..... شاید وہ بھی ایسا ہی فیل کرتے ہوں گے..... جیسا اس وقت میں محسوس کر رہی ہوں..... یا پھر..... نہیں..... شاید میں ہی اتنی نروس ہوں.....''

اس نے دل ہی دل میں سوچا اور لب بھینچ گئی.....

''مس آیت!''

اس نے چونکتے ہی سامنے کھڑی اس ادھیڑ عمر خاتون کی جانب دیکھا..... وہ مسکراتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر آگے بڑھ گئی..... آیت جلدی سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے پیچھے چل دی..... سفید چمکتی ٹائلز پر اس ادھیڑ عمر خاتون کی تین انچ کی ہیل ٹک ٹک کرتی صاف سنائی دے رہی تھی..... یہ آواز اسے مزید نروس کیے دے رہی تھی..... وہ عورت ایک قد آور لکڑی کے خوبصورت دروازے کے پاس جا رکی..... ہلکی سی دستک دیتے ہی وہ واپسی کیلئے پلٹ گئی..... آیت تذبذب کے عالم میں اسے خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی۔

''Enter!''

دروازے کے اس پار سے بھاری مردانہ آواز ابھری..... آیت نے جلدی سے لمبی گہری سانس کھینچی اور خود کو نارمل پوز کرتی دروازہ کھولتی اندر داخل ہوگئی..... اندر داخل ہوتے ہی اس نے دبی دبی آواز میں سامنے ٹیبل پر سر جھکائے' فائل پر سائن کرتے CEO کو مخاطب کیا.....

''ہیلو سر!''

آواز سماعت سے ٹکراتے ہی سامنے بیٹھا سوٹڈ بوٹڈ فاتح خان سر اٹھا کر دروازے کے پاس کھڑی نروس آیت کی جانب دیکھنے لگا.....

وکی پیڈیا میں تو اس نے CEO کے بارے میں کچھ اور ہی پڑھا تھا..... غالباً وہ اس وقت وہاں ایک ستر سالہ شخص کی موجودگی کا سوچ کر آئی تھی..... مگر وہاں اس سیٹ پر کوئی ستر سالہ نہیں بلکہ ایک تیس سالہ خوبصورت' سمارٹ' لمبا چوڑا' گورا چٹا' انسان موجود تھا۔ وہ اپنی گہری ڈارک براؤن آنکھوں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا..... اس کے ڈارک براؤن بال دیکھنے میں ایسے لگ رہے تھے جیسے وہ ابھی شاور لے کر آیا ہو اور پھر گیلے بالوں کو ہاتھوں کی انگلیوں سے ہی سنوارا ہو.....

''بیٹھیے.....''

اس نے اپنے سامنے رکھی مخملی کرسیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اپنی سحر انگیز آواز میں اسے مخاطب کر کے انگلش میں کہا تھا..... وہ دھیرے دھیرے چلتی اس کے سامنے رکھی مخملی کرسی پر براجمان ہوگئی..... وہ تذبذب کا شکار تھی..... اسے ایسا کیوں لگ رہا تھا کہ وہ اس شخص کو پہلے بھی کہیں دیکھ چکی ہے..... اسے یاد نہیں آ رہا تھا.....

''May I see your Resume?''

آیت نے گھبراتے ہوئے اپنی CV اس کی جانب بڑھا دی..... وہ اب سانس روکے بیٹھی تھی..... کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگلا سوال کیا آنے والا ہے..... اور وہی ہوا جس کا اسے ڈر تھا..... پیپرز الٹ پلٹ کر دیکھتا وہ شخص تیوری چڑھائے آیت سے مخاطب تھا.....

''آپ نے اس سے پہلے کبھی جاب نہیں کی؟''

اس نے انگلش میں پوچھا تھا.....

''نو سر! ایکچوئلی میرا لاسٹ سمسٹر چل رہا ہے..... جاب کا کبھی کوئی ارادہ نہیں تھا..... مگر اب مجھے اس جاب کی بے حد ضرورت ہے..... آئی پرامس میں اپنا 100% دوں گی اس جاب کو..... آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا.....''

آیت ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی..... وہ کسی بھی طرح اسے اپنے گٹس پر یقین دلانا چاہتی تھی..... فاتح آئی بروا چکائے اس کی جانب دیکھنے لگا۔ وہ مزید نروس ہوگئی.....

''اگر میں تمہیں یہ جاب دے بھی دوں تو تمہیں 24/7 اس جاب کیلئے موجود رہنا پڑے گا..... Is that clear؟''

وہ اس دورانیے میں پہلی بار اردو میں بات کر رہا تھا..... CV میں اس نے آیت کی تمام ڈیٹیل ایک ہی نظر میں پڑھ لی تھی..... آیت پہلے حیرانگی سے اس کی جانب دیکھنے لگی..... اسے لگا جیسے وہ اردو سے ناواقف ہوگا..... شکل اور پرسنالٹی سے وہ پورا کا پورا برٹش چاکلیٹی ہیرو لگ رہا تھا..... مگر اب وہ اردو بولتے ہوئے اسے حیران کر گیا تھا.....

آیت نے اثبات میں سر ہلایا..... وہ ایک بار پھر سے بولا.....

''گڈ! تمہیں میری تمام اپوئنٹمنٹس دیکھنی ہوں گی اور ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھنا ہوگا کہ جس کے ساتھ میری اپوئنٹمنٹس ہیں..... وہ لوگ کون ہیں..... اور وہ لوگ ہمارے بزنس کیلئے امپورٹینٹ کیوں ہیں.....''

''یس سر! کیا میں ایک سوال پوچھ سکتی ہوں؟''

''شیور!''

وہ برجستہ بولی.....

''تو کیا میں یہ سمجھوں کہ مجھے یہ جاب مل چکی ہے؟''

فاتح اپنی لیدر کی قیمتی کرسی پر ٹیک لگا بیٹھا تھا.....

''صبح سات بجے آپ سے ملاقات ہوگی مس آیت!''

اس نے اس کے سوال کے برعکس جواب دیا..... وہ سمجھی نہیں تھی..... مگر اسے ایسا لگا جیسے وہ ہاں بول رہا ہے.....

''ایکچوئلی سر! یہ میرا لاسٹ سمسٹر ہے..... دو ہفتوں بعد میرے فائنل ایگزامز ہیں..... اس لئے اگلے مہینے تک فل ٹائم جاب میرے لئے ممکن نہیں..... پارٹ ٹائم جاب کر سکتی ہوں..... اگلے مہینے سے 24/7 موجود رہ سکتی ہوں.....''

وہ اب کے گہری خاموشی سے اس کی جانب دیکھنے لگا..... آیت مزید نروس کا شکار ہو گئی.....

''کل صبح سات بجے ملاقات ہوگی مس آیت.....! پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے.....''

''تھینکیو سر!''

وہ پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گیا تھا..... غالباً اسے اشارہ ملا تھا کہ اب اسے چپ چاپ اٹھ کر آفس سے باہر نکلنا ہے..... اور پھر اس نے ایسا ہی کیا..... وہ آفس سے باہر نکل آئی تھی..... مگر اس کی پریشانی ابھی بھی برقرار تھی.....

☆☆☆

زندگی پھر کبھی نہ مسکرائی بچپن کی طرح
میں نے مٹی بھی جمع کی' کھلونے بھی لیکر دیکھے

چھ مہینے گزر چکے تھے..... 2012ء شروع ہو چکا تھا..... یہ چھ مہینے اسے چھ سال جتنے لگنے لگے تھے..... محبت جب بچھڑتی ہے تو ایک لمحہ گزارنا مشکل ہو جاتا ہے..... اس شخص کے بغیر جسے دیکھنے اور سننے سے ہماری سانسیں زندہ رہتی ہیں..... اور جب وہ بچھڑ جائے تو انسان بظاہر زندہ تو رہتا ہے مگر اندر..... اندر سے وہ کب کا مر چکا ہوتا ہے..... آیت کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی..... بظاہر وہ چلتا پھرتا وجود تھی مگر اندر سے بالکل تنہا' خالی' خاموش' ویران..... اس کے جسم کی

دراڑوں سے اس کی روح تک نظر آتی تھی..... اگر کوئی دیکھ پاتا تو۔ زمرے کے عشق نے اسے اندر تک توڑ ڈالا تھا..... ویران آنکھوں سے وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی تھی.....

''لوگ کہتے ہیں کہ زندگی میں انسان کو ایک عادت ضرور سیکھ لینی چاہئے..... یہ کہ..... جو چیز ہاتھ سے نکل جائے..... اسے بھول جانے کی..... یہ عادت بہت سی تکلیفوں سے بچا لیتی ہے.....''

اس نے ویران آنکھوں سے اپنے اجڑے حلیے پر نگاہ دوڑائی.....

''وہ میری عادتوں میں شمار تھا..... کیوں کیا اس نے ایسا.....؟

اگر اسے مجھ سے محبت نہیں تھی تو کیوں محبت کے جھوٹے وعدے کرتا رہا.....''

وہ آج اسے بے پناہ شدت سے یاد کر رہی تھی..... کتنا بے مروت تھا وہ..... ان چھ مہینوں میں ایک بار بھی اس نے آیت سے بات کرنے کی کوشش ہرگز نہ کی تھی..... اور پھر آیت خود سے رابطہ کیونکر کرتی جب اس بے مروت کو احساس تک نہ تھا..... ہاں..... جہاں تعلقات میں احساسات نہیں ہوتے' صرف مطلب ہوتا ہے..... وہاں لوگوں کو محسوس تک نہیں ہوتا کہ کون ہماری زندگی سے کب' کیسے اور کیوں نکل گیا.....

''جذبہ چاہے شدید محبت کا ہو یا نفرت کا..... دونوں صورتوں میں انسان کو توڑ کر رکھ دیتا ہے..... صحیح کہتا تھا وہ..... کہ اچھائی میں کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ملتا..... اچھا سبق سکھایا اس نے مجھے.....''

بہتی نگاہوں سے وہ آئینے میں اپنا اترا اترا چہرہ دیکھ رہی تھی.....

''مردوں کی بے وفائی تو ازل سے مشہور ہے..... بس میں ہی اندھی ہو چکی تھی.....''

غم کے عالم میں وہ اپنے لب بھینچ گئی.....

اگلے دن وہ بوریت سے اکتا کر اپنی فیس بک کھول بیٹھی تھی..... ساتھ ہی اس نے ایسے ہی ای میلز چیک کرنے کی غرض سے ای میل اکاؤنٹ بھی سائن ان کر لیا تھا..... اس کی ای میل نہیں تھی..... وہ پھر سے مایوس ہو گئی..... استہزائیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ اپنا فیس بک اکاؤنٹ واپس سائن آؤٹ کرنے لگی..... اسی پل ایک میسج کی نوٹیفکیشن ابھر کر سامنے آن وارد ہوئی..... تیوری چڑھائے سائن آؤٹ کرنے کے بجائے اب وہ میسج پر کلک کرنے لگی.....

''زمرے زیام!''

ایک ٹھنڈی ہوا کی لہر اس کے پورے جسم میں دوڑ گئی..... ہاں..... واقعی وہ اسی کا میسج

تھا..... اسی کی آئی ڈی سے..... اسے اپنی بصارت پر اعتبار نہ آیا..... وہ پلکیں جھپکتی حیرانی سے میسج اوپن کرنے لگی.....

''آیت! مجھے تم سے بات کرنی ہے..... پلیز مجھے اپنا نمبر دو.....''

میسج پڑھتے ہی اس کی حالت غیر ہوتی چلی گئی..... شدت درد کے عالم میں اس کی آنکھیں بھر آئیں..... لمبی سانس کھینچتی وہ اب بھینچے ایک تواتر سے آنسو بہانے لگی..... کافی دیر ایسے ہی بیٹھی روتی رہی..... بار بار بہتی نگاہوں سے اس کا میسج پڑھتی..... اور پھر اس نے آئی ڈی سائن آؤٹ کر دی..... بنا جواب دیئے.....

''آج خود کو میری یاد آئی تو دوڑے چلے آئے..... میرے یہ اذیت میں گزارے ان چھ مہینوں کا کیا.....؟ کیا میری فیلنگز کی کوئی اہمیت نہیں..... مرد ذات.....''

وہ درد کے عالم میں آنکھیں میچے بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا بیٹھی۔

''کیوں اس قدر بے مروت ہوتی ہے مرد ذات.....؟''

وہ خود سے سوال کرنے لگی.....

''پہلے دل لگاتے ہیں..... پھر دل توڑتے ہیں..... پھر جب بہت وقت گزرنے کے بعد اگر خود کو احساس ہو تو واپس چلے آتے ہیں..... عورت تو بس پتھر کی ہوتی ہے ناں..... کوئی فیلنگز نہیں ہوتیں اس میں.....''

وہ پرشکوہ نگاہوں سے ڈیسک ٹاپ پر لگی زمرے کی خوبصورت تصویر کی جانب دیکھنے لگی..... کس قدر دلکش مسکراہٹ تھی اس کی۔ ان چھ مہینوں میں وہ اس کی انہیں تصویروں سے بات کرتی چلی آئی تھی..... تمام گلے شکوے کئے تھے اس نے زمرے کی تصاویر سے..... اور وہ تھا کہ چپ چاپ' خاموشی سے مسکراتے ہوئے اس کے تمام گلے شکوے..... سنتا رہتا..... کچھ بھی نہ کہتا.....

پھر اس نے مسکرا کر دیکھا میری طرف
پھر ذرا سی بات پہ جینا پڑا مجھے

ایک ہفتے سے وہ مسلسل فیس بک ان بکس میں میسجز کئے چلا جا رہا تھا..... آیت کا دل تڑپ رہا تھا اس سے بات کرنے کو..... مگر وہ اس بے مروت کو احساس دلانا چاہتی تھی کہ پچھلے چھ مہینے اس نے کس طرح اس کے بغیر بن پانی مچھلی کی طرح تڑپتے ہوئے گزارے ہیں..... مگر وہ بے حس تھا..... اسے صرف اپنی فیلنگز کی پرواہ تھی..... اس وقت وہ اس کیلئے تڑپ رہا تھا..... چاہتا

تھا کہ آیت پچھلے چھ مہینوں کا فاصلہ بھلا کر ایک بار پھر سے دل و جان سے اس کی ہو جائے۔ دن رات لگاتار میسجز آ رہے تھے..... آیت نے بھی ہتھیار گرا دیئے اور ایک بار پھر سے اس بے مروت کی باتوں میں آ گئی..... اس دن آیت نے اسے کال کی تھی..... مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا..... ایک بار پھر سے ٹرائے کیا..... نمبر مسلسل بند تھا..... وہ پریشانی کا شکار ہو گئی..... مجبوراً اسے میسج کا جواب دینا پڑا..... جواب بھی کیا دینا تھا..... آیت نے میسج میں اپنا نمبر لکھا اور سینڈ پر کلک کرتے ہی فیس بک سائن آؤٹ کر دیا..... دو گھنٹے بعد 974+ سے اسے کال آنے لگی..... تذبذب کے عالم میں اس نے کال ریسیو کی..... دوسری جانب زمرے کی بے چینی میں اٹی آواز ابھری تھی..... اس کا دل زوروں سے دھڑکتا محسوس ہوا تھا.....

''آیت! ایم رئیلی ویری سوری! میں جانتا ہوں میں نے تمہیں بہت ہرٹ کیا ہے..... پلیز میری آخری غلطی سمجھ کر مجھے معاف کر دو۔ پلیز.....''

اس کی آواز میں بے چینی واضح طور پر محسوس کی جا سکتی تھی..... آیت کی آنکھیں بھر آئیں..... مگر وہ کچھ نہ بولی.....

''آیت! پلیز آخری موقع دے دو مجھے..... پلیز.....''

آنسو بے لگام ہو کر بہہ نکلے تھے..... دل پر قابو پاتی وہ رندھی آواز میں گویا ہوئی.....

''ایک شرط پر آپ کو معافی ملے گی.....''

''مجھے تمہاری تمام شرائط منظور ہیں آیت!''

وہ بے ساختہ بولا..... آیت نے لمبی سانس کھینچی.....

''جلد از جلد..... اپنے گھر والوں کو میرے گھر بھیجیں گے.....''

''پکا پرامس..... میں پاکستان آتے ہی سب سے پہلا کام یہی کرنے والا ہوں.....''

''پاکستان.....؟ آپ پاکستان میں نہیں ہیں؟''

ڈوبی ہوئی آواز ابھری تھی..... وہ چند ثانیے خاموش رہا' پھر بولا۔

''میں قطر میں ہوں..... پچھلے ہفتے آیا ہوں..... بہت اچھی جاب لگی ہے میری..... گھر' گاڑی سب کچھ فری..... میں اس سال کے اینڈ میں پاکستان آؤں گا..... پھر اپنے گھر والوں کو لیکر تمہاری دہلیز پر پہنچ جاؤں گا..... تمہیں ہمیشہ کیلئے چرا لے جانے کیلئے.....''

''مبارک ہو جاب کی..... جو آپ چاہتے تھے..... وہ آپ کو مل گیا۔''

اس نے بجھے دل سے مبارک دی.....

''ارے نہیں ابھی تو شروعات ہے..... تم بس دعا کیا کرو میرے لئے۔''

''ہوں.....''

''تم نے مجھے معاف کر دیا ناں؟''

وہ پوچھ رہا تھا.....

''سال کا اینڈ ابھی بہت دور ہے زمرے..... کیا خبر اس دوران کیا سے کیا ہو جائے.....''

وہ بجھے بجھے دل سے بولی.....

''مایوسی کفر ہے..... انسان کو امید اچھی رکھنی چاہئے..... سنو!

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں..... میرے دل میں بسنے والی تم پہلی اور آخری لڑکی ہو..... یقین مانو..... میں نے تمہیں بہت یاد کیا ہے.....''

''یاد کیا تو رابطہ کیوں نہیں کیا؟''

وہ رو دی.....

''کتنا انتظار کیا میں نے آپ کا..... پر آپ نے کوئی رابطہ نہیں کیا زمرے.....''

''آیت! میں نے بہت بار کوشش کی رابطہ کرنے کی مگر ہر بار یہ سوچ کر رک جاتا کہ تم پھر سے وہی ضد کرو گی..... اور میں فی الحال وہ ضد پوری کرنے کے قابل نہیں تھا..... تھوڑا سا صبر کر لو..... پھر ہم دونوں ایک ساتھ ہوں گے..... ہمیشہ کیلئے.....''

وہ خاموش رہی.....

''بولو تم نے مجھے معاف کر دیا ہے..... پلیز کہو..... میرا دل بہت بے چین ہے آیت.....''

وہ التجا کر رہا تھا..... آیت چپ چاپ آنسو بہاتی رہی.....

''پلیز آیت.....!''

''زمرے! آخری بار..... یہ آخری چانس ہے آپ کا..... اس کے بعد اگر آپ نے پھر سے ویسا کیا تو میں ہمیشہ کیلئے چلی جاؤں گی آپ کی زندگی سے.....''

وہ رندھے لہجے میں بولی تھی..... خوشی کے مارے زمرے کی آنکھیں بھی بھر آئیں..... وہ نم بھری نگاہوں سے ڈیسک ٹاپ پر لگی آیت کی تصویر دیکھتا دھیمے سے مسکرا کر گویا ہوا تھا.....

''تمہیں اب کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا آیت..... آئی پرامس.....''

اور پھر ایک بار پھر سے ان دونوں کے بیچ ان کی گمشدہ محبت پھر سے زندہ ہو گئی..... اب وہ پہلے کی طرح رات دیر تک بات نہیں کرتے تھے..... زمرے کی جاب مشکل تھی..... آیت کو بھی احساس تھا..... اس لئے وہ خود بھی اسے زیادہ ڈسٹرب نہ کرتی..... وقت گزرتا رہا۔

آیت کا ویزا آ گیا..... وہ لندن کیلئے روانہ ہو گئی..... دو مہینے گزر گئے..... زمرے! اب بہت زیادہ مصروف رہنے لگا تھا..... آیت کو پھر سے شکوہ ہونے لگا..... اب تو کتنے کتنے دن گزر جاتے مگر ان دونوں کی بات نہ ہو پاتی..... آیت وقت نکالتی مگر زمرے ہر بار مصروفیت کا بہانہ کرتا رہتا.....

''زمرے کتنے کتنے دن آپ غائب رہتے ہیں..... اتنی بھی کیا مصروفیت..... کم از کم ایک گھنٹہ تو بات کر لیا کریں مجھ سے۔ کتنا مس کرتی ہوں آپ کو..... آپ کو اندازہ بھی نہیں.....''

اس دن وہ یونیورسٹی سے لوٹتے ہی اسے میسج کرنے لگی..... زمرے نے فوراً Whatsapp پر میسج دیکھا اور جواب دیا.....

''آیت! بہت لف جاب ہے..... تنگ آ گیا ہوں اس جاب سے..... جتنی محنت کرتا ہوں..... اتنی تنخواہ نہیں ملتی.....''

''آپ تو کہہ رہے تھے کہ بہت اچھی جاب ہے.....''

''ہاں ہے..... پر تنخواہ بڑھانے کا ابھی تک کوئی چانس نہیں.....''

''کوئی بات نہیں زمرے..... اللہ بہتر کریگا.....''

وہ چند ثانیے خاموش رہا..... پھر بولا.....

''مجھے سعودیہ' ریاض کی کمپنی (سعودیہ الیکٹرک کمپنی) سے بھی آفر آئی ہے..... جاب پیکیج بہت اچھا ہے..... اور تنخواہ بھی یہاں کی تنخواہ سے ڈبل ہے..... پرموشن کے چانسز بھی برائٹ ہیں.....''

''تو پھر.....؟'' آپ اب سعودیہ چلے جائیں گے؟''

''ہاں..... بہترین جاب ہے..... پیکیج بھی بہت اچھا ہے.....''

''ہوں..... پھر کب جانا ہے؟''

''انشاء اللہ بہت جلد۔''

''پہلے پاکستان جائیں گے؟''

''ہاں.....''

"تو پھر رشتے کیلئے میرے گھر بھی چکر لگائیں گے؟"

"تم لندن میں ہو..... میں تمہارے گھر کیسے چلا جاؤں....."

وہ ایک دم پھر سے بجھ گئی.....

"آپ نے کہا تھا کہ پاکستان جاتے ہی میرا رشتہ لیکر میرے گھر جائیں گے....." "ابھی مجھے سیٹل تو ہو جانے دو آیت....."

اور وہ پھر سے مکر گیا..... اپنی بات سے پھر گیا..... آیت خاموش ہو رہی..... وقت گزرتا چلا گیا..... زمرے سعودیہ میں سیٹل ہو گیا..... گاڑی گھر سب فری تھا..... اچھا کما رہا تھا..... آفس کی گاڑی کے علاوہ اس نے الگ سے اپنی پرسنل BMW بھی خرید لی تھی..... آفس کی جانب سے دیا گیا گھر بھی چھوڑ کر وہ اپنی من پسند جگہ پر اپارٹمنٹ میں سیٹل ہو گیا تھا..... ان پانچ کے دنوں میں ان دونوں میں ایک ہی بات پر کافی بار جھگڑا ہوا کرتا تھا..... آیت بے پناہ محبت میں گرفتار تھی..... اس کی بے حسی برداشت کرتی چلی گئی..... وہ بھی محبت کرتا تھا..... مگر عجیب تھی اس کی محبت..... آیت کبھی سمجھ بھی نہ پائی..... دو سال بیت چکے تھے۔ مگر ان کی فون پر بات تک نہ ہوئی..... صرف میسجز پر بات ہوتی تھی..... وہ بھی بہت کم..... زمرے ہمیشہ مصروفیت کا بہانہ کرتا۔ مگر ویک اینڈ اپنے تمام دوستوں سمیت گھومنے پھرنے' سیر سپاٹے میں وقت صرف کرتا..... آیت بہت شدت سے اس کی کمی محسوس کرتی.....

مت پوچھ صبر کی انتہا کہاں تک ہے
تو ستم کر لے تیری طاقت جہاں تک ہے
وفا کی امید کسی اور کو ہو گی
ہمیں تو دیکھنا ہے کہ تو بے وفا کہاں تک ہے

2014ء کی شروعات ہو گئی..... ایک مہینہ سے ان دونوں میں بول چال بند تھی..... زمرے نے آیت کو بہت لمبا ٹائم دیا تھا..... اور اس کا اندازہ اسے خود بھی تھا.....

"جانتا ہوں آیت! بہت کٹھن آدمی ہوں میں..... بہت تنگ کرتا ہوں تمہیں..... تم بہت اچھی ہو..... بہت Sincere بھی ہو مجھ سے..... کسی بھی طرح سے میں تمہارے لائق نہیں....."

لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے وہ آنسو بہا رہی تھی.....

"کیوں کرتے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا.....؟ کیوں مجھے اگنور کرتے ہیں.....؟ آپ پہلے جیسے بالکل نہیں رہے زمرے..... بہت بدل گئے ہیں آپ....."

زمرے گہری سنجیدگی چہرے پر سجائے ٹائپ کرنے لگا تھا.....

"معافی نہیں مانگوں گا تم سے..... کیونکہ جانتا ہوں کہ ہر بار کی طرح اس بار بھی تم مجھے معاف کر دو گی....."

"اپنی غلطیوں کا احساس ہے آپ کو..... تو سدھارتے کیوں نہیں انہیں....."

وہ انتجا کر رہی تھی.....

"کیا کروں آیت؟ بہت مشکل انسان ہوں..... مجھے خود میری سمجھ بھی نہیں آتی کہ چاہتا کیا ہوں اس زندگی سے....."

"آپ سب چھوڑیں..... میں بھی یہاں سب چھوڑ کر پاکستان واپس آ جاتی ہوں..... ہم دونوں ایک ہو جاتے ہیں..... پھر دونوں مل کر اپنے خواب پورے کریں گے..... دونوں ایک دوسرے کی مدد کریں گے....."

ایک امید تھی اس کے چہرے پر..... زمرے مسکرا دیا.....

"پگلی..... جہاں اتنا انتظار کیا..... وہاں تھوڑا اور سہی..... تم اپنی ڈگری مکمل کرو..... میں اس سال دسمبر میں تم سے شادی کروں گا....."

خوشی کی انتہا نہ رہی تھی..... وہ روشن چہرہ لئے سکرین پر نظریں دوڑانے لگی تھی.....

"سچ زمرے؟"

"ہاں..... تھک گیا ہوں اس تنہائی سے..... مجھے تمہاری ضرورت ہے آیت....."

آیت کی گلابی رنگت میں گلابیاں چھانے لگی تھیں.....

"کتنی عجیب بات ہے ناں زمرے! 7 جون 2011ء میں ہم اک دوجے کی زندگی میں آئے تھے..... 2014ء شروع ہو گیا ہے..... ہم کبھی ملے بھی نہیں..... پھر بھی ہماری محبت کس قدر پروان چڑھ چکی ہے..... کبھی کبھی مجھے بہت حیرت ہوتی ہے....."

"ہوں..... آئی لو یو سو مچ آیت!"

آئی لو یو ٹو زمرے!"

لہجہ ایسا کہ مطمئن کر دے
کتنے سچے تھے اس کے جھوٹ سارے

موی شمع کا بھی کیا سوختہ سا فلسفہ ہے..... اپنے وجود میں آر پار درد کا دھارا کہ پردے ہوتی ہے..... درد کا آنت جب آتش داماں ہوتا ہے تو پھر بھڑک کر وہ جل اٹھتی ہے..... ادھر درد

سلگتا ہے..... ادھر وجود پگھلتا ہے..... بالآخر جب دونوں جل اور پگھل کر تھک جاتے ہیں تو پھر شمع دان میں چٹخے ہوئے جام کی طرح چند جمے ہوئے آنسوں کی موم اور کھوکھ جلی باتی کی سوختگی کے دھبوں کی تلچھٹ باقی رہ جاتی ہے.....

آیت بھی ایک موم تھی..... جو جلی بھی تھی اور پگھلی بھی تھی..... مگر زمرے ایسا نہیں تھا..... موم تو پگھل کر ہر اس شکل میں ڈھل جاتی ہے جس میں اسے ڈھالا جاتا ہے..... ہاں وہ موم نہیں تھا..... لوہا تھا..... لوہا پگھلتا ہے مگر سخت سے سخت تر ہو جاتا ہے..... اور پھر لوہے اور موم کا کیا تعلق..... موم اگر لوہے سے ٹکرائے تو کتنے ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتی ہے..... زمرے نے بھی آیت کو بے تحاشہ ٹکڑوں میں تقسیم کر ڈالا تھا.....

نومبر الوداع کہنے کو تھا..... آیت بے انتہا پریشانی کی شکار تھی.....

''زمرے! نومبر اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے..... آپ نے ابھی تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا.....''

کتنے عرصہ بعد آج وہ دونوں فون پر بات کر رہے تھے..... زمرے اکھڑا ہوا تھا..... تبھی اوکھے انداز میں گویا ہوا.....

''تمہیں آخر شادی کی اتنی جلدی کیوں ہے آیت؟''

وہ سکتے میں آ گئی..... زمرے نے ہی تو کہا تھا کہ اسے اس کی ضرورت ہے..... دسمبر میں وہ شادی کرنے گا آیت..... اور اب..... وہ پھر سے مکر رہا تھا.....

''زمرے! آپ نے اس دسمبر کا وعدہ کیا تھا.....''

''دیکھو آیت صاف سی بات ہے..... 2015ء سے پہلے میں شادی نہیں کرنے والا.....''

''2015ء آ چکا ہے..... آپ فیملی سے بات کریں گے..... شادی کی تیاریاں ہوں گی..... اس میں ٹائم لگے گا..... 2015ء آ ہی گیا ہوگا.....''

''اُف..... تم لڑکیاں ہاتھ دھو کر ایک ہی بات کے پیچھے کیوں پڑ جایا کرتی ہو.....؟''

اس کا دل اس قدر ٹوٹ کر بکھر چکا تھا کہ وہ بمشکل بول پائی.....

''زمرے..... میرا اور امتحان مت لیں..... پچھلے چار سالوں سے آپ کی یہ ٹال مٹول برداشت کیے چلی آ رہی ہوں..... اب مجھ میں اور ہمت نہیں.....''

''اگر میں یہ ٹال مٹول کر رہا ہوں تو کسی وجہ سے ہی کر رہا ہوں ناں..... تم سمجھتی کیوں نہیں؟''

وہ بدستور اسی انداز میں بولا..... آیت آنسو بہاتی رہ گئی.....

''میں پاگل ہو جاؤں گی زمرے..... آپ نے مجھے ہاف سائیکو پیشنٹ بنا دیا ہے..... آپ کبھی اپنی بات پر قائم ہی نہیں رہتے..... کیا قصور ہے میرا..... بتائیں مجھے.....''

''مجھے نہیں معلوم کچھ بھی..... اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہے کہ میں 2015ء کے اینڈ میں بھی شادی کرتا ہوں یا نہیں..... شاید 2016ء ہو جائے..... یا..... یا پھر میں کبھی شادی کروں.....''

آیت کے پیروں تلے سے زمین کھسکتی معلوم پڑ رہی تھی..... ماتھے پر شکنیں ڈالے وہ اس دوغلے' بے مروت کی باتیں سن رہی تھی۔

''کتنی آسانی سے ایک ہی پل میں آپ اپنی کہی باتوں سے مکرتے چلے جا رہے ہیں زمرے..... کیسے انسان ہیں آپ؟ اور کیسی محبت ہے آپ کی.....''

''اچھا چلو ابھی دماغ خراب نہیں کروں..... بعد میں بات کرتے ہیں.....''

اور پھر اس نے ٹھک سے فون بند کر دیا..... آیت بے پناہ حیرانگی سے موبائل کی جانب دیکھنے لگی تھی.....

''کیسا مرد ہے یہ.....؟ میں نے تو سنا تھا کہ مرد کی ایک زبان ہوتی ہے..... مگر زمرے..... کتنی بار اپنی کہی گئی بات سے مکر گئے.....''

وہ دھپ سے بیڈ پر گری..... آنسو بے لگام ہو چکے تھے۔ لب بھینچے وہ آنسو بہاتی رہی.....

''یا اللہ!''

اس کا مائنڈ ماؤف ہو چکا تھا..... سوچنے سمجھنے کی صلاحیت منجمد ہو گئی تھی..... زمرے طوفان تھا اس کی زندگی کا..... نہ خود چین سے رہتا..... نہ اسے چین سے رہنے دیتا..... وہ روٹھ جاتی تو دوڑا چلا آتا..... فون پر فون' میسج پر میسج کرتا..... جب وہ مان جاتی تو خود کو اعلیٰ ظرف سمجھتا..... آیت تھک چکی تھی..... مرد ذات اور محبت دونوں پر سے اس کا اعتبار اٹھ چکا تھا..... اس دن کے بعد اس نے اس سے بات تک نہ کی..... ایک ہفتہ گزرتے ہی وہ پھر سے چلا آیا..... فون پر فون کرنے لگا..... نجانے وہ کیا چاہتا تھا..... ہاں مگر آیت نے فیصلہ کر لیا تھا..... کہ اب وہ اس کے کسی جھانسے میں نہیں آئیگی..... تبھی اس نے زمرے سے آخری بار بات کرنے کا فیصلہ کیا.....

''کیا چاہتے ہیں آپ؟''

''نہیں معلوم!''

کتنی ڈھٹائی سے بولا تھا وہ..... آیت دانت پیس کر رہ گئی۔

''دیکھو آیت! میں نے تم سے بہت محبت کی ہے..... اور اپنی زندگی کی آخری سانس تک تم سے محبت کرتا رہوں گا..... لیکن میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا..... کسی سے بھی نہیں..... اب میں تمہیں بھی مزید انتظار کرنے کا ہرگز نہیں کہوں گا..... میری طرف سے تم آزاد ہو..... اگر تم اپنی خوشی سے میرا انتظار کرنا چاہو تو کر سکتی ہو..... مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہیں کب تک انتظار کرواتا رہوں گا..... اگر اس بیچ تمہارا کہیں رشتہ ہو جائے تو تم شادی کر لینا.....''

وہ کیا بولے چلے جا رہا تھا..... شاید اسے اندازہ نہ تھا..... آیت کو اس پل اس شخص سے گھن آتی محسوس ہو رہی تھی..... چار سال انتظار کروانے کے بعد وہ یہ سب کہہ رہا تھا..... آیت کچھ کہہ بھی نہ پائی.....

بے حس تھا وہ..... اور بے حسی ایک روحانی بیماری ہے جو اپنے شکاری کو انتہا کی حدوں تک لے جاتی ہے..... اور پھر ایسے تعلق سے لاتعلقی ہی بہتر ہوتی ہے جس تعلق میں احساس نام کی کوئی چیز تک نہ ہو.....

''آیت!''

گہری خاموشی کے بعد اس نے اس کا نام پکارا..... آیت کے آنسو خشک ہو چکے تھے..... وہ ساکت بیٹھی تھی..... اپنا نام پکارے جانے پر وہ گہری ڈوبی آواز میں بولی.....

''کاش قیامت کے دن حساب ہو بے وفاؤں کا اور تم گڑگڑا کر مجھ سے کہو کہ آیت! پلیز میرا نام مت لینا.....''

بس وہ اتنا ہی کہہ پائی اور آنکھوں سے ایک ندی پھوٹ پڑی..... وہ بالکل خاموش بیٹھا رہا..... کچھ نہ بولا..... چند ثانیے کی خاموشی کے بعد وہ دھیمے سے بولا.....

''I Love you so much''

''جسٹ شٹ اپ.....''

اب کے وہ غصے سے کانپنے لگی تھی.....

''ذہنی مریض ہو تم..... جا کر اپنا علاج کرواؤ..... چار سال تک بیوقوف بنایا ہے تم نے مجھے..... بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری یہ جھوٹی محبت..... I hate you rike anything''

غصے میں پھنکارتی وہ موبائل زمین پر پٹختی' بیڈ پر آڑھی ترچھی لیٹتی زاروقطار رونے لگی.....

ذہنی مریضہ بن چکی تھی آیت..... کتنے دن وہ ذہنی دباؤ کا شکار رہی..... اپنی بے وقوفیوں پر خود کو ملامت کرتی نہ تھکتی.....

سچی محبت کی تھی اس نے..... مگر کیا ملا تھا اسے..... انتظار' انتظار اور صرف انتظار..... انتظار لفظ سے نفرت ہو چکی تھی اسے۔

اور مرد ذات! آئندہ زندگی میں کبھی اعتبار نہ کرنے کی قسم کھائی تھی اس نے..... انسان کی آزمائش جب تک اسے سبق نہ سیکھا دے جو اس آزمائش میں پوشیدہ ہوتا ہے..... تب تک انسان کی جان نہیں چھوڑتی..... نجانے آیت کے حصے میں یہ آزمائش کیونکر آئی تھی..... وہ سمجھ نہیں پائی.....

''اللہ نے جب انسان کو بہترین سے نوازنا ہوتا ہے ناں..... تو وہ اس انسان کو پہلے بدترین سے نوازتا ہے..... یہی اس کی آزمائش ہوتی ہے.....''

مما کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی..... وہ چونکی..... مما تو کہیں نہیں تھیں..... وہ اکیلی تھی اس اپارٹمنٹ میں..... آنسو بہاتی اپنی سم چینج کرنے لگی..... سم چینج کرتے ہی اس نے فیس بک پر جا کر اس بے حس انسان کی آئی ڈی کو بلاک کر دیا ہر اس جگہ سے بلاک کر دیا جہاں جہاں تک اس کی رسائی ممکن ہو سکی..... باہر شڑاپ شڑاپ بارش برس رہی تھی..... اور آیت کے اندر بھی ایک طوفان برپا تھا..... مگر آج آخری بار..... آخر بار وہ اس کیلئے دل کھول کر روئی..... آج وہ اس کی زندگی سے بے دخل ہو چکا تھا.....

ہمیشہ کیلئے..... پوری رات بارش برستی رہی اور آیت' وہ بھی پوری رات آنسو بہاتی رہی..... اس نے اس رات قسم کھائی کہ آئندہ کبھی پلٹ کر اس بے حس کی جانب نہیں دیکھے گی..... اور پھر اس نے ایسا ہی کیا.....

خود کی فطرت کو بدلا تھا
تجھے اپنا بنانے کیلئے
کرو گے یاد صدیوں تک
کسی نے دل لگایا تھا.....

☆☆☆

''Here you go sir''

فلیش ڈرائیو' پوسٹر بورڈز' ٹیبل پر رکھتی وہ دھیمے سے گویا ہوئی۔

فاتح لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے بیٹھا تھا.....

''سر! سپیچ' پکچرز اور پاور پوائنٹ سب کچھ میں نے تیار کر کے اس فلیش ڈرائیو میں سیو کر دیئے ہیں.....''

''تھینکس!''

فاتح لیپ ٹاپ پر سے بنا نظر ہٹائے مصروف انداز میں گویا ہوا تھا.....

آیت کچھ دیر لب بھینچے یونہی کھڑی رہی..... جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوا تو فلیش ڈرائیو پر نظر دوڑاتا' آیت کی جانب دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا.....

''مس آیت! ایک ہی مہینے میں آپ نے سب کچھ بہت اچھے سے ہینڈل کیا ہے..... امپریسو!''

وہ اس کی تعریف کر رہا تھا مگر اس قدر سنجیدگی سے..... کتنا کھڑوس تھا..... آیت نے اس پورے مہینے میں ایک بار بھی اسے مسکراتے ہرگز نہ دیکھا تھا.....

''تھینکیو سر!''

وہ دھیمے سے بولی.....

''آپ کے ایگزامز بھی ہو چکے..... اب آپ پارٹ ٹائم کے بجائے 24/7 اس کمپنی کیلئے موجود رہیں گی.....''

''یس سر!''

''ہوں..... آپ نے بہت کم عرصہ میں بہت اچھے طریقے سے پورے کام کو سنبھالا ہے..... اگر اس کا ریوارڈ آپ کو نہ دیا جائے تو یہ سراسر آپ کے ساتھ زیادتی ہوگی.....''

وہ تذبذب کے عالم میں اس کی جانب دیکھنے لگی تھی.....

''آج سے آپ ایگزیکٹو اسسٹنٹ ہیں..... اور آپ کی بہترین کارکردگی کی بناء پر کمپنی کی طرف سے ایک فرنشڈ اپارٹمنٹ اور ایک کار ریوارڈ کی صورت آپ کو دی جائے گی..... آپ جب تک ہماری کمپنی میں رہیں گی..... تب تک آپ اس اپارٹمنٹ اور کار کو اپنے استعمال میں رکھ سکتی ہیں.....''

اسے ایسا لگا جیسے وہ کوئی خوبصورت خواب دیکھ رہی ہے..... اسے اپنی سماعت پر یقین نہ آیا.....

''اور ہاں..... کل ہم لوگ کانفرنس کیلئے فرانس روانہ ہونے والے ہیں۔ آپ آج رات

تک اپنا ضروری سامان پیک کر لیجئے گا..... ایک ہفتے کا ٹور ہے..... کل صبح آٹھ بجے کی روانگی ہے.....''

ایک کے بعد ایک وہ مسلسل اسے سرپرائزز دیئے چلا جا رہا تھا..... وہ سکتے کے سے عالم میں اسے دیکھے چلی گئی..... وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو بیٹھا تھا.....

''سر!''

غالباً وہ کنفرم کرنا چاہ رہی تھی کہ ابھی سے چند سیکنڈ پہلے اس نے جو سنا' کیا وہ واقعی درست ہے یا پھر وہ واقعی کسی خواب کا شکار تھی.....

فاتح ایک بار پھر سے اس کی جانب دیکھنے لگا.....

''ہوں؟''

وہ کچھ کہتے کہتے رکی..... اور پھر کچھ کہنے کو لب کھولے ہی تھے کہ فاتح بول پڑا.....

''اوکے..... پیکنگ کیلئے آپ کو ٹائم درکار ہے تو آپ ابھی چھٹی لیکر جا سکتی ہیں..... اپارٹمنٹ اور گاڑی کی چابی آپ کو فرانس سے لوٹتے ہی مل جائے گی.....''

اسے اس کا جواب مل گیا تھا..... یہ واقعی سچ تھا..... اندر ہی اندر وہ خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی..... آخر کار اس کی جان چھوٹ جانے والی تھی..... ان ٹیوبز کے چکر میں ادھر ادھر خوار ہونے سے..... اور پھر نیا اپارٹمنٹ..... جس کا کرایہ بھی اسے ادا نہیں کرنا تھا.....

اب وہ اپنے ڈرامے کیلئے ڈبل سیونگ بآسانی کر سکتی تھی.....

''تھینکیو سر!''

ممنون نگاہوں سے فاتح کی جانب دیکھتی وہ شائستہ لہجے میں بولی تھی..... فاتح صرف اثبات میں سر ہلاتا پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا.....

☆☆☆

جاب کے پہلے روز فاتح نے اس کے کڑے امتحانات لئے اور وہ دل و جاں سے محنت کرتی اس کے تمام امتحانات میں پاس ہوتی چلی گئی..... پچھلا ایک مہینہ اس کیلئے بہت مشکل اور سخت ترین ثابت ہوا تھا..... ایگزامز کی تیاری اور پھر پارٹ ٹائم جاب..... بیچ میں ٹیوب کا خوار کرتا سفر..... ایک پل اس نے سکون کا سانس نہ لیا تھا..... اور اب اسے اپنی محنت کا صلہ ملنے جا رہا تھا..... وہ ایک ہفتے کیلئے فرانس جا رہی تھی..... اسے بچپن سے بہت شق تھا فرانس جانے کا..... اور اب قدرت کی مہربانی سے وہ اپنا خواب بھی پورا کرنے جا رہی تھی..... اور فرانس سے واپسی پر اسے

نیا اپارٹمنٹ اور ایک کار بھی ملنے والی تھی۔ وہ بہت خوش تھی..... چھ مہینے بعد آج وہ پہلی بار خوش تھی..... جب تک زمرے اس کی زندگی میں رہا اسے ذہنی مریضہ بنائے رکھا..... ایک پل کی خوشی میسر نہیں آئی..... جھوٹی محبت' جھوٹا انتظار' جھوٹی تسلیاں' بھیانک خواب تھا وہ..... جسے وہ اب ایک پل کیلئے بھی محسوس ہرگز نہیں کرنا چاہتی تھی..... اس نے خوشی خوشی اپنا بیگ پیک کیا اور پھر ٹہلتی ہوئی ٹیرس پر چلی آئی..... دور افق پر نظر دوڑاتی وہ لمبی لمبی سانس کھینچنے لگی.....

''پھول حاصل کرنے کیلئے کانٹوں سے دامن بچانا ضروری ہوتا ہے.....''

اس نے من ہی من کہا..... وہ ٹیرس میں کھڑی خوبصورت آسمان کا نظارہ کر رہی تھی.....

''کوئی بیج اچانک چھلانگ لگا کر درخت نہیں بن جاتا..... اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی بھی شخص اچانک چھلانگ لگا کر اپنی منزل حاصل کر لے..... بہت کچھ سہنا پڑتا ہے..... دان کرنا پڑتا ہے..... محرومیاں سہنی پڑتی ہیں..... امتحانات دینے پڑتے ہیں۔ تب جا کر منزل ملا کرتی ہے.....''

اس نے ایک اور لمبی گہری سانس لی اور پھر دھیمے سے مسکرا دی۔

''وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ بدل جاتا ہے..... لوگ بھی..... رشتے بھی..... احساس بھی..... اور کبھی کبھی ہم خود بھی.....''

ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ..... وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ بدل ہی جایا کرتا ہے..... جن لوگوں کو اللہ نے بلند درجے دینے ہوتے ہیں ناں..... ان کی آزمائش بھی بہت سخت ہوا کرتی ہے.....

☆☆☆

اگلی صبح کمپنی کی گاڑی اسے پک کرنے آئی تھی..... ٹھیک آٹھ بجے وہ ایئر پورٹ پر موجود تھی..... فاتح اپنا بیگ لئے اس کے قریب آ کھڑا ہوا..... آیت متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی.....

''سر! باقی ٹیم؟''

''ٹیم؟''

فاتح نے بھنویں اچکائیں..... آیت تذبذب کے عالم میں بولی۔

''ہمارے آفس کی ٹیم جو کانفرنس پر جانے والی ہے؟''

''ٹیم میں صرف تم اور میں شامل ہیں..... کانفرنس میں پورے آفس کو اٹھا کر نہیں لے کر جایا جاتا.....''

وہ گہری سنجیدگی سے گویا ہوا..... آیت حیرانگی سے اس کی جانب دیکھنے لگی.....

''صرف ہم دونوں؟''

اس نے من ہی من میں سوچا..... اب کے وہ پریشانی سے اپنے لب کاٹنے لگی..... فاتح اسی کی جانب دیکھ رہا تھا.....

''اینی پرابلم؟''

وہ پوچھ رہا تھا.....

''نن..... نو سر!''

وہ برجستہ بولی..... مگر اس کے اندر اک جنگ چھڑ چکی تھی.....

وہ اپنے باس کے ساتھ اکیلی فرانس جا رہی تھی..... ایک عجیب سی کیفیت نے اسے آن گھیرا تھا..... وہ تذبذب کے عالم میں فاتح کی جانب دیکھتی اپنے لب بھینچ کر رہ گئی..... وہ اس وقت اس کے آفس کی ایگزیکٹو اسسٹنٹ تھی اور اس پوسٹ کے ناطے اس وقت اسی کا ہی اپنے باس کے ساتھ اس کانفرنس میں جانا بے حد ضروری تھا..... آخری لمحوں میں وہ انکار بھی نہ کر پائی..... اور من ہی من میں جھگڑتی جھگڑتی فرانس پہنچ گئی..... ایک خوبصورت ہوٹل کا خوبصورت ترین روم داد بھری نگاہوں سے دیکھتی وہ اپنا بیگ زمین پر رکھنے لگی..... کس قدر خوبصورت روم تھا..... وہ دیکھتے ہی نہال ہو گئی..... زمرے جب سے اس کی زندگی سے بے دخل ہوا تھا۔ تب سے وہ اپنی زندگی جینے لگی تھی..... اب اسے ذہنی مریضہ بنانے والا اس کی زندگی میں کوئی نہ تھا..... وہ خوش رہنے لگی تھی..... اس کی اداس آنکھیں دھیرے دھیرے چمکنے لگی تھیں..... کانفرنس اگلے دن تھی..... وہ دونوں ایک دن پہلے ہی فرانس چلے گئے تھے..... فاتح کو کچھ کام نمٹانے تھے..... تبھی وہ ایک دن پہلے وہاں جا پہنچا تھا..... وقت اور زبان کا پابند تھا..... اسی لئے تو کامیاب اور پرسکون زندگی کا مالک تھا.....

ڈنر کے وقت وہ خوبصورت بلیک سوٹ میں ملبوس' بالوں کو ڈھلی سی چوٹی میں قید کئے ڈائننگ ایریا میں موجود تھی..... فاتح پہلی بار خاکی پینٹ اور ٹائٹ بلیک شرٹ میں ملبوس اپنی وجاہت سے بھرپور پرسنالٹی سمیت اسے ایک ٹیبل پر بیٹھا دیکھائی دیا تھا..... اس نے ہمیشہ اسے سوٹ بوٹ میں ملبوس دیکھا تھا..... مگر آج وہ بہت الگ لگ رہا تھا..... اسے دیکھتے ہی پہلے دن کی طرح ہمیشہ اس کی سیٹی گم ہو جایا کرتی..... ابھی بھی وہ اسے سامنے پاتے ہی نروس ہو چکی تھی.....

وہ ٹیبل پر سر جھکائے موبائل پر کسی کو میسج کرنے میں مصروف تھا..... آیت دھیرے

دھیرے چلتی اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی.....

قدموں کی چاپ سنتے ہی فاتح نے نظریں اٹھا کر اپنے سامنے نروس کھڑی اس پری زاد کی جانب دیکھا.....

''بیٹھیے.....''

وہ گہری سنجیدگی سے بولا..... آیت جھٹ سے بیٹھ گئی.....

''آپ ہمیشہ اتنی نروس کیوں رہتی ہیں؟''

اس نے پوچھا..... وہ لب بھینچنے لگی.....

''نہیں..... ایسا نہیں ہے.....''

''ہوں.....''

وہ اتنا بے وقوف تو نہیں تھا جو اس سے یہ سوال پوچھتا..... آخر کار اس کا باس تھا..... اور سبھی لوگ اپنے باس کے سامنے نروس ہی رہا کرتے ہیں..... مگر اس نے جان بوجھ کر پوچھا تھا..... آیت کی پرسنالٹی' خاموشی' گہری خاموش آنکھیں پہلے دن سے اپنی بیتی داستان سناتی چلی آئی تھیں..... مگر اس نے کبھی پوچھنے کی زحمت ہی نہ کی..... افٹر آل اس کا ان سب چیزوں سے کوئی تعلق نہ تھا..... مگر اب' اس لمحے' اس وقت اسے صرف اسی کی کمپنی میسر تھی..... اسی لئے وہ پوچھے بنا رہ نہ سکا.....

''اتنی خاموشی صحت کیلئے اچھی نہیں ہوتی.....''

وہ اپنی ڈراک براؤن آنکھوں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا..... آیت ذرا کی ذرا نظریں اٹھا کر پھر سے نظروں کا زاویہ بدل کر بولی.....

''خاموشی میں ہی راحت ہوتی ہے سر! لفظوں کا سفر انسان کو تھکا دیتا ہے.....''

پہلے سوال پر ہی وہ اسے لاجواب کر گئی تھی..... وہ گہری خاموشی سے اس کی جانب دیکھنے لگا تھا..... کتنی تپش تھی اس کی آنکھوں میں..... آیت اس کی نگاہیں خود پر مرکوز دیکھتے ہی مزید گھبراہٹ کا شکار ہو گئی تھی.....

''بہت..... گہری باتیں کرتی ہو.....''

وہ گھبراہٹ کے عالم میں دھیمے سے مسکرا دی.....

کوئی تو بات ہے دل میں اور اتنی گہری ہے
تیری ہنسی تیری آنکھوں تک نہیں پہنچی

فاتح نے محسوس کیا تھا..... وہ مسکرائی تھی..... مگر صرف لبوں سے.....

آنکھوں میں سناٹا تھا..... گہرا سناٹا.....

فاتح نے زیادہ کریدنے کی کوشش نہ کی۔ ڈنر کرتے ہی وہ دونوں اپنے اپنے روم میں چلے گئے..... اگلی صبح گیارہ بجے کانفرنس تھی..... مسٹر سمتھ' مسٹر تھامس' مسٹر برونٹ' مسٹر یوشوٹیک اور مسٹر یوگ کے ساتھ فاتح بیٹھا میٹنگ میں مصروف تھا.....

فائلز ٹیبل پر رکھتے ہی اس نے اپنا پین سنبھالا تھا..... باقی کے تمام CEO'S کے ایگزیکٹو اسسٹنٹ جن میں کچھ لڑکیاں تھیں اور کچھ لڑکے پوائنٹس نوٹ کرنے میں مصروف تھے..... دو گھنٹے تک میٹنگ جاری رہی..... اور پھر لنچ بریک ہوتے ہی آیت نے سکون کی سانس لی..... کتنے بڑے بڑے لوگ تھے اس کے اردگرد..... اس وقت وہ خود کو بہت خاص محسوس کرنے لگی تھی..... دو بجے پھر سے میٹنگ سٹارٹ ہوئی اور شام چار بجے تک چلتی رہی..... پورے ہفتے کا یہی شیڈول تھا..... چار بجے کے بعد وہ آزاد تھی..... فرانس گھومنے کیلئے..... پر وہ اکیلی کیسے جا سکتی تھی..... انجان ملک تھا..... اور پھر فاتح کی اجازت بھی تو درکار تھی اسے..... وہ جھجکتے ہوئے فاتح کے روم کے باہر جا کھڑی ہوئی..... دو بار دستک دی.....

''Enter!''

ہمیشہ والا انداز تھا اس کا..... وہ لب بھینچتی' جھجکتی ہوئے دھیرے سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہو گئی..... پورے کمرے میں وہ کہیں دیکھائی نہیں دیا تھا..... کھوجتی نگاہوں سے وہ اردگرد دیکھتی کمرے کے احاطے میں چلی آئی..... وہ صوفے پر بیٹھا تھا..... گود میں لیپ ٹاپ رکھے وہ ای میلز چیک کرنے میں مصروف تھا..... فاتح نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا..... سوالیہ نگاہیں خود پر مرکوز دیکھتی وہ دھیمے لہجے میں گویا ہوئی.....

''سس..... سر!''

''ہاں بولو آیت!''

وہ پھر سے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جما بیٹھا.....

''سر! میں تھوڑی دیر کیلئے باہر جا سکتی ہوں؟''

''کیوں؟''

وہی مصروف انداز تھا.....

''ویسے ہی..... فارغ بیٹھی ہوں..... سوچا تھوڑا گھوم پھر لوں.....''

وہ جھجکتے ہوئی بولی.....

''نہیں.....آپ یہاں گھومنے کیلئے نہیں آئیں.....کام کیلئے آئی ہیں.....''

دوٹوک جواب ملا..... بجھے دل سے وہ واپس اپنے کمرے میں چلی آئی.....

''پورا ہفتہ اس کمرے میں بند رہنا پڑے گا مجھے.....''

کمرے میں آتے ہی اس نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی.....

''کتنا کھڑوس ہے.....نہ خود گھومتا ہے.....نہ مجھے کہیں جانے دیتا ہے.....''

لمبی سانس کھینچتی وہ ٹیرس پر آ کھڑی ہوئی.....خوبصورت نظارہ دیکھتے ہی پل بھر میں اس کا غصہ اڑن چھو ہوتا دیکھائی دیا تھا.....

''میں اپنا پہلا ڈرامہ یہاں آ کر بناؤں گی.....''

اس نے خوشی سے سوچا اور لب بھینچتے ہی بخوشی باہر کا نظارہ کرنے لگی۔

☆☆☆

ڈارک گرین اور لیمن یلو کنٹراس سوٹ میں ملبوس' بالوں کو ڈھیلی سی چوٹی میں قید کئے.....

آج وہ پہلے سے ہی ڈائینگ روم میں ایک ٹیبل سلیکٹ کر بیٹھی تھی..... فاخ وائٹ ٹائٹ شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس اپنے وجیہہ انداز میں چلتا ڈائینگ روم میں آیا تھا۔ وہ سامنے ہی بیٹھی تھی..... شاید مینیو کارڈ پڑھ رہی تھی..... خاصی مصروف تھی..... فاخ ایک اچٹتی سی نگاہ اس پر دوڑاتا' دھیرے سے چلتا اس کے سامنے والی کرسی پر آ بیٹھا تھا..... فاخ کو دیکھتے ہی وہ مینیو کارڈ چھوڑتی' سیدھی ہو بیٹھی تھی.....آرڈر کرنے کے بعد وہ دونوں کھانا آنے کا انتظار کرنے لگے تھے.....گہری خاموشی تھی ان دونوں کے بیچ.....آیت کبھی نظریں گھما کر اردگرد لوگوں کا جائزہ لیتی تو پھر نظریں جھکا کر ٹیبل پر مرکوز کر دیتی..... فاخ وقتاً فوقتاً موبائل پر سے نظر ہٹا کر ایک اچٹتی سی نگاہ اس کے خاموش چہرے پر دوڑاتا.....کھانا آ چکا تھا.....وہ دونوں خاموشی سے کھانا کھانے لگے.....اور جب کھانے سے فارغ ہو چکے تو وہ خاموشی سے اٹھی اور اپنے روم میں جانے کیلئے کاریڈور میں چلی آئی.....وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے کمرے تک پہنچی تھی.....دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ عقب سے فاخ کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی.....

''آیت!''

وہ چونکتے ہی پلٹی..... فاخ چلتا ہوا اس کے نزدیک آ کھڑا ہوا۔

گہری سنجیدگی سے وہ اس کے خاموش چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا۔

''اوور کوٹ لو اور ویٹنگ روم میں آ جاؤ..... میں وہیں آ کر تم سے ملتا ہوں.....''

آیت تذبذب کے عالم میں اس کی جانب دیکھنے لگی.....آنکھوں میں سوال تھا.....اور لبوں پر بھی.....

''کیوں؟''

''تمہیں سوال پوچھنے کی اجازت نہیں.....آئی ایم یور باس! اور یہ میرا آرڈر ہے.....''

دوٹوک انداز تھا اس کا.....وہ مڑا اور اپنے کمرے میں داخل ہو گیا.....

آیت تیوری چڑھائے حیرانگی سے اسے اپنی نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھتی رہی.....

تھوڑی ہی دیر بعد وہ اوور کوٹ پہنے ویٹنگ ایریا میں موجود تھی..... فاخ پہلے سے ہی ریسیپشن پر کھڑا دیکھائی دیا تھا..... وہ بھی اوور کوٹ میں ملبوس تھا.....آیت کو دیکھتا وہ باہر جاتے راستے کی جانب بڑھ گیا.....آیت بھی تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے پیچھے لپکی..... پارکنگ ایریا میں ایک بلیک اوڈی کا فرنٹ ڈور کھولتا وہ حیران کھڑی آیت کی جانب دیکھ کر سنجیدگی سے بولا.....

''بیٹھو!''

وہ لب بھینچتی' بنا سوال کئے اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر براجمان ہو گئی.....گاڑی آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی سڑک کے بیچ و بیچ دوڑتے ہی ایک دم تیزی سے دوڑنے لگی..... وہ مسلسل حیرانگی کا شکار تھی..... چند ثانیے کی خاموشی کے بعد وہ جھجکتے ہوئے پوچھ ہی بیٹھی.....

''ہم کہاں جا رہے ہیں سر؟''

وہ خاموش رہا.....کوئی جواب نہ دیا.....آیت انسلٹ فیل کرتی خاموشی سے باہر دوڑتی گاڑیوں کے نظارے کرنے لگی..... فاخ وقتاً فوقتاً ایک اچٹتی سی نگاہ اپنے بغل میں بیٹھی اس پری زاد پر دوڑاتا اور پھر سے باہر دوڑتی سڑک پر اپنی ڈارک براؤن خوبصورت آنکھیں مرکوز کر دیتا.....

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں Effiel Tower کی قریبی مارکیٹ..... Ruedu Commerce کے پارکنگ ایریا میں موجود تھے.....گاڑی رکتے ہی فاخ اپنی خوبصورت رعب دار آواز میں گویا ہوا.....

''مجھے یہاں سے کچھ شاپنگ کرنی ہے.....تم بھی گھومنا چاہتی تھیں۔ اس سے بہتر جگہ گھومنے کیلئے اور کہیں نہیں.....''

وہ اپنے انداز میں کہتا گاڑی کا دروازہ کھولتا' گاڑی سے باہر نکل کھڑا ہوا.....آیت پہلے حیران ہوئی اور پھر زیر لب مسکراتی گاڑی سے باہر نکلنے لگی..... وہ دونوں پارکنگ ایریا سے نکل کر

اس بے انتہا خوبصورت گلی میں چلنے لگے..... رات کا سماں تھا اور ہر طرف چکا چوند روشنی کے قمقمے جڑے نظر آ رہے تھے..... وہ خوشی سے اردگرد کا نظارہ کرتی فاتح کے ساتھ پوری مارکیٹ گھومنے لگی..... قدر آور شیشے کا دروازہ کھولتے وہ دونوں ایک خوبصورت شاپ میں داخل ہو گئے..... وہاں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی..... وہاں سے تھوڑی شاپنگ کرنے کے بعد فاتح اس شاپ سے باہر نکل آیا..... آیت نے کچھ نہیں خریدا تھا..... پھر وہ دونوں ایک خوبصورت جیولری شاپ میں داخل ہو گئے..... فاتح ایک پرل کا سیٹ ہاتھ میں لئے اس کی ڈیٹیل معلوم کر رہا تھا..... آیت شوکیس میں پڑی خوبصورت ڈائمنڈ رنگز کی جانب دیکھنے لگی.....

''منہ دیکھائی میں تمہیں ڈائمنڈ رنگ دوں گا.....''

زمرے کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی..... وہ ایک دم اداس سی ہو گئی۔ آنکھوں میں ایک دم نمی سی بھر آئی تھی..... اس نے وہاں سے بھی کچھ نہ خریدا جبکہ فاتح نے ایک پرل سیٹ خریدا تھا..... پھر وہ دونوں ایک سے دوسری شاپ میں داخل ہوتے رہے..... فاتح نے اچھی خاصی شاپنگ کر ڈالی..... اب وہ دونوں واپس پارکنگ ایریا میں چلے آئے تھے..... فاتح نے سارا سامان گاڑی کی پچھلی سیٹس پر رکھا اور دروازہ بند کرتا آیت کی جانب دیکھنے لگا..... وہ خاموشی سے اردگرد کا نظارہ کر رہی تھی..... اس کی آنکھوں میں اداسی تھی..... فاتح نے محسوس کیا اور دھیمے سے گویا ہوا.....

''اچھی ہوا چل رہی ہے..... اس طرف چلتے ہیں.....''

اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے ایک اور حکم دے ڈالا.....

وہ خاموشی سے اس کے ساتھ دائیں جانب چل دی..... بارش تھوڑی دیر پہلے ہی تھمی تھی..... وہ دونوں قدم بہ قدم آہستہ آہستہ چلتے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے..... دونوں میں گہری خاموشی تھی..... اور پھر گلی مڑتے ہی دور سے اسے Effiel Tower کا آدھا حصہ نظر آیا..... وہ پہلے چونکی اور پھر خوشی سے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی حیرانگی کا اظہار کرنے لگی.....

''Oh my God!''

فاتح چلتے چلتے ایک دم سے رکا..... آئفل ٹاور پر ایک اچٹتی سی نگاہ دوڑاتا اب وہ آیت کی جانب دیکھنے لگا تھا.....

''سر! یہ آئفل ٹاور ہے ناں؟''

وہ کنفرم کرنے لگی.....

''ہاں.....''

اس نے سنجیدگی سے کہا.....

''اوہ مائے گاڈ! آئی کانٹ بلیو دِس.....''

وہ مسلسل اپنی خوشی اور حیرانگی کا اظہار کرنے لگی تھی..... فاتح ہمیشہ کی طرح گہری سنجیدگی چہرے پر سجائے اسی کی جانب دیکھ کر بولا.....

''کبھی کبھی تمہارے اندر کسی کی روح گھس جاتی ہے.....''

وہ اب چمکتی آنکھوں سے فاتح کی جانب دیکھنے لگی.....

''کس کی؟''

وہ پوچھ رہی تھی..... فاتح لمبی سانس کھینچتا گہری سنجیدگی سے بولا.....

''اندر جانا چاہتی ہو؟''

وہ اس کا سوال اگنور کئے اپنا سوال پوچھنے لگا..... خوشی کے عالم میں وہ بے ساختہ اثبات میں سر ہلانے لگی.....

''یس!''

''ہوں..... چلو!''

وہ آگے کی جانب چل دیا..... آیت کو اپنی بصارت پر یقین نہ آ رہا تھا..... تبھی وہ بار بار آنکھیں جھپکائے آئفل ٹاور کی جانب دیکھتی اس کے مزید قریب بڑھنے لگی..... تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں گیٹ پار کرتے آئفل ٹاور کے بالکل نزدیک آ کھڑے ہوئے تھے۔ کس قدر خوبصورت ٹاور تھا..... محبت سے گندھا ٹاور پیار کرنے والوں کی نشانی تھی..... وہ آنکھیں جھپکتی سپاٹ چہرے سے آئفل ٹاور کی جانب دیکھنے لگی.....

''زمرے! ہم شادی کے بعد آئفل ٹاور ضرور جائیں گے.....''

اس کی خود کی کھنکتی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی..... اور پھر اس بے وفا کی آواز.....

''ہاں..... ضرور..... جہاں تم کہو گی..... ہم وہیں جائیں گے..... خوش؟''

اس نے گہری لمبی سانس کھینچی اور پھر آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتی وہ پلٹی اور پیچھے کھڑے فاتح کی جانب دیکھنے لگی..... اس کی نظریں آئفل ٹاور پر مرکوز تھیں..... وہ وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود نہیں تھا..... آیت چلتی ہوئی اس کے نزدیک جا کھڑی ہوئی.....

''سر!''

اس نے شاید سنا نہیں..... تبھی وہ گم سم کھڑا آئفل ٹاور کو تکتا رہا..... آیت اس کی جانب

دیکھتی اپنے لب بھینچے لگی تھی..... تھوڑی دیر وہ یونہی خاموش کھڑی رہی..... پھر مڑ کر ایک بار پھر سے اس خوبصورت ٹاور کی جانب دیکھنے لگی..... بوندا باندی پھر سے شروع ہوگئی تھی..... آیت بوندا باندی کا مزہ لیتی ہاتھ آگے بڑھا کر بارش کا کھلے دل سے استقبال کرنے لگی..... اسے بارش بہت پسند تھی..... بچپن سے..... بارش کی بوندیں ٹپکتی دیکھ وہ خوشی سے جھوم اٹھی..... آج بہت عرصہ بعد وہ ایک بار پھر سے بارش کو انجوائے کرنے لگی..... بارش میں تھوڑی تیزی آئی تو اپنی جگہ گم سم کھڑا فاتح ایک دم چونکا اور اپنی اصلی دنیا میں واپس آیا..... اس نے کھوجتی نگاہوں سے آیت کو ڈھونڈنے کی کوشش کی..... وہ اسے کہیں نظر نہ آئی..... وہ تیزی سے آگے بڑھا..... تھوڑے ہی فاصلے پر وہ دونوں ہاتھ پھیلائے مزے سے بارش کا استقبال کرتی دیکھائی دی..... فاتح حیرانگی سے اس کی جانب دیکھنے لگا..... بارش سے اٹھلاتی وہ زیرلب مسکرا رہی تھی..... چند قدم کے فاصلے پر کھڑا فاتح بنا پلکیں جھپکائے اس بھیگتی پری زاد کی جانب تکتا چلا گیا..... وہ اس پل بہت خوبصورت لگ رہی تھی..... فاتح آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب آ کھڑا ہوا..... بارش سے کھیلتی وہ فاتح پر نظر پڑتے ہی ایک دم بت بن کھڑی ہوئی..... اس کی آنکھوں میں کچھ تھا..... گہری تپش..... جو وہ اکثر محسوس کیا کرتی..... وہ چلتا ہوا اس سے دو قدم فاصلے پر آ کھڑا ہوا تھا..... آیت لب بھینچے اس کے بھیگتے چہرے کی جانب دیکھنے لگی..... گہری ڈارک براؤن آنکھیں اس کے بھیگتے چہرے کا طواف کر رہی تھیں..... اب کے وہ گھمبیر آواز میں گویا ہوا.....

''کہاں سے سیکھی ہیں تم نے یہ حرکتیں؟''

وہ پوچھ رہا تھا..... آیت تذبذب کا شکار تھی.....

''کک..... کونسی..... حر..... کتیں؟''

وہ رکتے رکتے پوچھنے لگی.....

''یہ جو تم ہر وقت کرتی رہتی ہو.....''

''کیا؟''

وہ خاموشی سے اس کی جانب تکتا رہا..... پھر لمبی سانس کھینچتا' آنکھیں میچتا تیز تیز قدم اٹھاتا آگے کی جانب بڑھتے ہی بولا.....

''چلو..... بارش تیزی ہو جائیگی.....''

آیت وہیں کھڑی لب بھینچنے لگی اور پھر تقریباً دوڑتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے جانے لگی.....

گاڑی میں بیٹھتے ہی فاتح کا موبائل بجنے لگا تھا..... نمبر پر نگاہ دوڑاتا وہ کال ریسیو کیے موبائل کان سے لگاتے ہی خوشگوار لہجے میں گویا ہوا.....

''Hey Baby Girl! How are you?''

''I`m Good! Guess what dady?''

گہری خاموشی میں ایئر سپیکر سے ابھرتی ننھی پری کی آواز آیت کے کانوں سے بھی ٹکرائی تھی..... فاتح کا لہجہ خوشگوار تھا.....

''What`s that Precious?.....''

آیت لمبی سانس کھینچتی اپنا دھیان اس کے فون سے ابھرتی آواز سے ہٹاتی باہر کا نظارہ کرنے لگی..... اگلے ہی لمحے فاتح کی خوشگوار آواز مزید خوشگوار ہوتی محسوس ہوئی..... آیت نے گردن گھما کر بغل میں بیٹھے فاتح کی جانب دیکھا..... وہ مسکرا رہا تھا..... آیت حیرانگی سے اس کی جانب دیکھنے لگی..... آج پہلی بار وہ اسے مسکراتا دیکھائی دیا تھا..... کس قدر خوبصورت مسکراہٹ تھی اس کی..... آیت دیکھتے ہی اس کی مسکراہٹ میں کھو سی گئی..... فون بند ہونے کو تھا شاید..... فاتح مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا.....

''I love you too Prinecs''

اور پھر وہ موبائل ڈش بورڈ پر رکھتا چمکتی آنکھوں سے آیت کی جانب دیکھنے لگا.....

''آں..... مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے.....''

آیت بنا کچھ بولے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی.....

اور پھر وہ دونوں ایک بار پھر سے مارکیٹ کے اندر موجود تھے..... کڈز فیشن ویئر ایریا میں جاتے ہی فاتح نے چار سالہ بچی کے کپڑوں کا جائزہ لیتے ہوئے آیت کو مخاطب کیا تھا.....

''میں نے کتنی بار فایونہ کیلئے شاپنگ کی..... مگر اسے کبھی میری کی گئی شاپنگ پسند نہیں آئی.....''

''فایونہ'' آپ کی بیٹی ہے؟''

''ہوں..... چار سال کی ہے..... مگر نخرے آسمانوں کو چھوتے ہیں..... بڑی مشکل سے اسے کوئی بھی چیز پسند آتی ہے..... بہت سلیکٹو ہے..... جسٹ لائک ہر مدر!''

جملہ مکمل کرتے ہی ایک لمحے کیلئے ایک اداسی کی لہر اسکے چہرے پر دوڑی اور اگلے ہی پل گہری سنجیدگی سے کپڑوں کا جائزہ لینے لگا۔

''تم چوز کرو..... اسے پنک کلر بہت پسند ہے..... شاید تمہاری چوائس اسے پسند آجائے.....''

آیت لب بھینچتی کپڑے سلیکٹ کرنے لگی..... چار سے پانچ خوبصورت ننھی پریوں کے فراک سلیکٹ کرتی وہ خاموش کھڑے فاتح کی جانب بڑھی.....

''سر! مجھے اندازہ تو نہیں مگر شاید فایونہ کو یہ ڈریسز بہت پسند آئیں.....''

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی..... اثبات میں سر ہلاتا فاتح کاؤنٹر پر پے منٹ کرنے لگا..... وہ دونوں ایک بار پھر سے گاڑی میں سوار ہو گئے..... گاڑی اب برستی بارش میں سڑک پر رواں دواں تھی..... آیت گاہے بگاہے گاڑی ڈرائیو کرتے فاتح کی جانب دیکھتی..... وہ گہری سنجیدگی سے گاڑی ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا..... آیت کی ہمت نہ ہوئی..... کوئی بھی سوال پوچھنے کی..... تبھی وہ خاموشی سے لب بھینچتی باہر دوڑتی گاڑیوں کی جانب دیکھنے لگی.....

☆☆☆

اگلے دن کانفرنس کے دوران آیت کی طبیعت ناساز معلوم پڑ رہی تھی..... فاتح کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام لوگوں نے اس کی طبیعت کی ناسازی واضح طور پر محسوس کی تھی..... لنچ بریک ہوتے ہی فاتح نے اسے آرام کرنے کی غرض سے اپنے روم میں جانے کا آرڈر دے ڈالا..... تبھی فائلز سینے سے لگائے دھیمے سے گویا ہوئی.....

''نو سر! میں ٹھیک ہوں.....''

''میں نے کہا ناں..... گو ٹو یور روم اینڈ ٹیک ریسٹ!''

اس قدر رعب سے کہا گیا تھا..... آیت مزید بحث کر ہی نہ سکی..... اور فائلز فاتح کو تھماتی اپنے روم میں چلی آئی..... رات بارش سے بھیگ جانے کے باعث اس کی طبیعت تھوڑی ناساز ہو چکی تھی..... وہ روم میں آتے ہی گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی..... دن رات میں ڈھل چکا تھا..... وہ ابھی بھی بے خبر نیند کی وادیوں میں گم تھی..... دروازے پر ہلکی سی دستک سنائی دی..... وہ بے خبر سوتی رہی..... پھر سے دستک ہوئی..... اور پھر تیسری دستک کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہو گیا..... آیت بیڈ پر کروٹ بدلے بے خبر سو رہی تھی..... فاتح دور کھڑا اسے بیڈ پر سوتے دیکھتا رہا..... پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہ چلتے ہوئے اس کے نزدیک آ کھڑا ہوا..... آیت کی رنگت پیلی ہوتی محسوس ہو رہی تھی..... وہ حیرانگی سے اس کے چہرے کی جانب دیکھنے لگا..... ہاتھ بڑھا کر اس کا ماتھا چھونا چاہا..... پھر ہاتھ بڑھاتے بڑھاتے وہ وہیں پر رک سا گیا..... وہ نیند میں اونگھنے

لگی..... غالباً بخار اپنے عروج پر پہنچ چکا تھا..... فاتح نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی چھو لی..... اس کا ماتھا تپ رہا تھا..... فاتح لمحے بھر کیلئے پریشان ہوا.....

''اسے تو سخت بخار ہے.....''

اس نے من ہی من میں کہا..... اب وہ لمبی سانس کھینچتا سیدھا ہو کھڑا ہوا.....

''کیسے جگاؤں اسے.....''

وہ اس کی جانب دیکھتا سوچنے لگا.....

آیت کسمسا کر کروٹ بدل گئی..... سائیڈ ٹیبل پر الارم رکھا تھا..... فاتح نے الارم اٹھایا اور اس پر ٹائم سیٹ کرنے لگا۔

ٹائم سیٹ کرتے ہی اس نے الارم واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا..... چند لمحوں بعد الارم بج اٹھا..... فل زور و شور سے..... آیت نے ایک جھرجھری لی..... اور پھر ماتھے پر کئی شکنیں نمودار ہوئیں..... چند لمحوں بعد وہ کسمساتی ہوئی پھر سے کروٹ بدلنے لگی۔ فاتح چند قدم کے فاصلے پر کھڑا اسی کی جانب دیکھ رہا تھا.....

آیت نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر مارتے ہوئے الارم کو ٹٹولا۔ اس کا سر شدید درد کا شکار ہو چکا تھا..... آہستگی سے آنکھیں کھولتی وہ خشک لبوں کو تر کرتی الارم کی جانب دیکھنے لگی..... اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا..... نظریں گھما کر سائیڈ میں دیکھا..... وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا..... پہلے آیت کو اپنا واہمہ لگا۔

''آیت!''

فاتح کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تھی..... آواز سنتے ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے فل کھلیں..... اس نے فوراً گردن گھما کر سائیڈ پر کھڑے فاتح کی جانب دیکھا..... اور پھر اگلے ہی لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی..... ایسے جیسے بیڈ میں کسی نے الیکٹرک شاک چھوڑ دیا ہو..... وہ حیران نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی.....

''سر!''

''تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے..... اٹھ کر فریش ہو جاؤ..... ہم ڈاکٹر کے پاس جانے والے ہیں.....''

اس نے بارعب آواز میں حکم سنایا..... وہ نفی میں سر ہلاتی بولی۔

''نو سر! میں ٹھیک ہوں.....''

''تم ایک بار میں بات مانتی کیوں نہیں ہو؟''

وہ خاموش ہو بیٹھی.....

''فوراً فریش ہو کر باہر آ جاؤ..... میں باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں.....''

''لیکن!''

''فوراً''

وہ حکم سناتا تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا.....

آیت لب بھینچے لمبی سانس کھینچتی اپنا سر تھام بیٹھی.....

اگلے پندرہ منٹوں میں وہ فریش ہو کر کمرے سے باہر نکل آئی۔ وہ کمرے سے باہر ہی کھڑا تھا..... وہ اس کا باس تھا..... اور اسی کا انتظار کر رہا تھا..... آیت خجل سی دیکھائی دی..... خاموشی سے اس کی بغل میں چلتی لفٹ میں آ کھڑی ہوئی..... بخار اس قدر تھا کہ لفٹ میں آتے ہی اسے چکر آتے محسوس ہوئے..... وہ لڑکھڑاتی گرتے گرتے بچی..... فاتح نے اسے تھام لیا تھا..... وہ اس وقت اپنے دونوں بازوؤں سے اسے تھامے کھڑا تھا..... نظریں ملتے ہی ایک عجیب سی کیفیت اس پر طاری ہونے لگی..... اس نے جلدی سے خود کو اس کی بازوؤں سے آزاد کرایا اور دونوں بازوؤں سینے پر باندھے سامنے لفٹ کے بند دروازے کی جانب گھورنے لگی..... فاتح بھی لمبی سانس کھینچتا سیدھا ہو کھڑا ہوا تھا..... پھر دھیرے دھیرے اس کے پیچھے چلتی وہ پارکنگ ایریا میں چلی آئی..... گاڑی میں بیٹھتے ہی اس پر غنودگی طاری ہونے لگی..... صبح سے کچھ کھایا بھی نہ تھا..... اور بخار تھا کہ پورے زور سے اس پر حملہ کئے ہوئے تھا..... اسے سب کچھ دھندلاتا محسوس ہوا..... دھندلاتے دھندلاتے سب کچھ تاریکی میں بدل گیا..... اور پھر وہ بے ہوش ہو گئی.....

☆☆☆

میں سجدوں میں تیری عافیت کی دعا مانگتی ہوں
سنا ہے خدا بے وفاؤں کو معاف نہیں کرتا

ابھرتے ہوئے سورج کی دھندلائی ہوئی، بکھرتی ہوئی پیلی کرنیں یورش کرتی ہوئیں کمرے کے اندر بڑھی ہی چلی آ رہی تھیں..... اس روشنی کی طرف منہ کئے کوئی کھڑا تھا..... اس کھڑے ہوئے جسم سے کرنیں اس طرح آر پار ہو رہی تھیں۔ جیسے وہ جسم شیشے کا ہو..... اس پر پردہ پڑا ہو..... روشنی اور شیشے کے اس منظر سے اس کے دل پر ہیبت طاری ہونے لگی..... پھر آہستہ آہستہ روشنی اور دھند علیحدہ علیحدہ ہونے لگے..... کرنیں ایک گٹھا ہوا معین اور محدود راستہ بنانے لگیں.....

سورج اور کمرے کے درمیان کھڑا جسم تمام کرنوں کو اپنے جسم میں جذب کرنے لگا..... اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے روشن مجسمے کو گوشت پوست کا انسان بنتے دیکھا..... اس انسان کا جسم، اعضاء اسے جانے پہچانے لگ رہے تھے..... اس نے ایک گہرا لمبا، بہت ہی لمبا سانس لیا..... اس کے ذہن کی پھانس آہستہ آہستہ نکل رہی تھی..... شعور اور لاشعور کے درمیان والی دیوار ہٹ رہی تھی..... اس نے شعوری طور پر جان لیا تھا کہ اسے زمرے کے شعور سے اب نپٹنا ہوگا..... مگر کیسے.....؟ اس سوچ کے ملک میں اس کا دل تنگ ہونے لگا..... اس کا دم گھٹنے لگا..... اس نے پوری کوشش کی کہ وہ جانے پہچانے جہاں میں واپس لوٹ آئے..... اسے اپنی کوشش کامیاب ہوتی معلوم ہوئی.....

''زمرے!''

دور کہیں ڈوبی ہوئی آواز ابھری تھی..... وہ اس وقت بھی غنودگی کا شکار تھی..... اس نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولیں.....

اس نے محسوس کیا..... وہ سامنے کھڑا وجود زمرے کا تو نہیں تھا..... پھر کون تھا وہاں..... اس نے پہچاننے کی کوشش کی.....

''آیت!''

جانی پہچانی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی..... وہ آنکھیں میچنے لگی.....

''آیت!''

پھر سے وہی آواز تھی..... اس نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اس بار دھندلکے چھٹتے محسوس ہوئے..... سامنے کھڑا شخص اس بار اسے واضح دیکھائی دینے لگا..... سامنے فاتح کھڑا تھا..... آیت نے اپنے لب بھینچے.....

''سر!''

''کیسا فیل کر رہی ہو.....؟''

وہ پوچھ رہا تھا.....

''فائن.....''

وہ اٹھنے لگی..... اس نے محسوس کیا..... وہ ہوٹل میں نہیں تھی..... مگر کہاں تھی..... اس نے اردگرد نگاہ دوڑائی.....

''میں کہاں ہوں؟''

فاتح دھیمے سے مسکرا دیا..... آج وہ دوسری بار مسکرایا تھا.....

''ہر انسان بے ہوشی سے اٹھنے کے بعد یہی سوال کرتا ہے.....''

آیت حیرانگی سے اس کی جانب دیکھنے لگی.....

''میں بے ہوش ہو گئی تھی!''

''ہاں.....اور اس وقت تم ہوسپٹل میں ہو.....''

آیت نے لب بھینچتے ہی اردگرد نگاہ دوڑائی.....وہ واقعی ایک ہسپتال کے مہنگے کمرے کے سٹریچر پر بیٹھی تھی.....

''کیوں؟''

وہ پوچھنے لگی.....

''کیونکہ تمہارا بی پی شوٹ کر گیا تھا.....''

''اوہ.....''

''پورے بارہ گھنٹے بعد تمہیں ہوش آیا ہے.....''

اسے ایک اور دھچکہ لگا.....

''کیا؟''

''ہاں.....تم لڑکیاں بہت لاپرواہ ہوتی ہو ناں.....ذرا اپنا خیال نہیں رکھتیں.....کل اگر ٹائم سے دوا لے لیتی تو اتنی بری حالت ہرگز نہ ہوتی.....''

وہ خجل سی ہو بیٹھی.....

''آئی ایم سوری سر! میری وجہ سے آپ کو اتنی تکلیف اٹھانی پڑی.....''

''اٹس اوکے.....''

وہ لب بھینچنے لگی.....اگلے ایک گھنٹے میں اسے ڈسچارج کر دیا گیا.....وہ فاتح کے ہمراہ چلتی ہوسپٹل کے پارکنگ ایریا میں چلی آئی.....فاتح آگے چل رہا تھا.....آیت گاڑی سے چند قدم کے فاصلے پر ہی رک کھڑی ہوئی.....ایک گاڑی ریورس لیتی پیچھے ہٹی.....آیت ٹکراتے ٹکراتے بچی.....فاتح نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا.....

''دیکھائی نہیں دیتا ہے تمہیں.....کہاں گم رہتی ہو؟''

وہ پھنکارا تھا.....آیت گھبرا سی گئی.....اسی لمحے اسے یاد آیا تھا.....آج سے کافی عرصہ پہلے وہ ٹھیک اسی طرح ایک BMW سے ٹکراتی ٹکراتی بچی تھی.....اور اس گاڑی میں سے نکلنے والا شخص فاتح ہی تھا.....یاد آتے ہی وہ بے ساختہ بول پڑی.....

''سر! آج سے کافی عرصہ پہلے میں آپ کی گاڑی سے بھی ٹکراتی ٹکراتی بچی تھی.....آپ کو یاد ہے؟''

وہ سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا.....

''یاد ہے.....''

''آپ کو یاد ہے.....؟ واقعی؟''

اس نے آنکھیں پھلائیں.....

''اس میں کونسی خوشی والی بات ہے جو تم اتنی خوش ہو رہی ہو؟'' اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہی کہا.....آیت سیدھی ہو بیٹھی۔

''نہیں.....ویسے ہی.....''

ایک اچٹتی سی نگاہ اس پر ڈالتا اب وہ خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا تھا.....

☆☆☆

اگلے تین دن فل بزی گزرے تھے.....آج رات اس ہوٹل کے ڈائننگ میں ان دونوں کا آخری ڈنر تھا.....کل صبح کی فلائٹ تھی.....وہ دونوں خاموشی سے ڈنر کرنے میں مصروف تھے.....

آیت خوبصورت کھلتے نارنجی ڈریس میں ملبوس' ہمیشہ کی طرح ڈھیلی سے چٹیا باندھے' اسے اپنے شولڈر پر آگے کی جانب پھینکے' گہری سبز آنکھوں سمیت بے انتہا سادگی کا مجسمہ بنی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی.....چاولوں کی بائٹ لیتا فاتح وقتاً فوقتاً گہری نگاہوں سے اس کے خوبصورت چہرے کا دیدار کر رہا تھا.....آیت اس طرح کھانے پر ٹوٹی ہوئی تھی کہ جیسے آج کے بعد اسے کھانا پھر کبھی نصیب نہیں ہونے والا۔ فاتح اس کی جانب دیکھتا ہوا گلا کھنگارتے ہوئے دھیمے لہجے میں گویا ہوا تھا.....

''یہ.....زمرے کون ہے؟''

چاولوں سے بھرا چمچ منہ میں جاتے جاتے ایک دم سے رک سا گیا.....چہرے اور آنکھوں میں بے پناہ حیرت سموئے وہ پھٹی نگاہوں سے فاتح کی جانب دیکھنے لگی.....وہ اس کی جانب دیکھ رہا تھا.....

''آ.....آپ.....کک.....کیسے؟''

اس نے اپنا سوال ادھورا چھوڑ دیا.....فاتح نے گہری لمبی سانس کھینچی اور پھر اپنے ہی انداز میں گویا ہوا.....

''اس دن بے ہوشی کی حالت میں تم نے یہ نام پکارا تھا.....''

وہ دبی دبی سانس لیتی' لب بھینچتی' چمچ واپس ٹیبل پر رکھتے ہی پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولی.....

''میری زندگی کا ایک بے معنی خواب تھا..... جو آنکھ کھلتے ہی ختم ہو گیا.....

کس قدر درد تھا اس کے لہجے میں' فاتح نے محسوس کیا..... چاولوں کی بائٹ لیتا وہ پھر سے پوچھنے لگا.....

''Your Boy Friend?''

''چھی..... مجھے بوائے فرینڈ نام سے ہی نفرت ہے.....''

وہ منہ بناتے ہوئے بولی.....

''پھر؟''

وہ پوچھ رہا تھا.....

''میں اس سے پیار کرتی تھی..... وہ بھی شاید کرتا تھا.....

مگر..... اسے آسمان چھونے کی خواہش تھی..... اپنی خواہش پوری کرنے کیلئے اس نے مجھے پیچھے چھوڑ دیا.....''

فاتح اس کے لفظوں میں چھپا درد بآسانی محسوس کر سکتا تھا..... تبھی وہ گہری خاموشی سے اس کے اداس چہرے کی جانب دیکھنے لگا.....

''کچھ لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں..... کیونکہ وہ اس کی قیمت دینا نہیں چاہتے.....''

وہ پھر سے بولی تھی.....

''تبھی میں سوچتا تھا کہ تم اتنی گہری باتیں کر کیسے لیتی ہو؟''

وہ دھیمے لہجے میں بولا..... آیت دھیمے سے مسکرا دی.....

''گہری باتیں کہنے اور سمجھنے کیلئے گہرا ہونا پڑتا ہے سر.....! اور گہرا ہونے کیلئے گہری چوٹیں کھانی پڑتی ہیں.....''

فاتح خاموشی سے اس کا چہرہ تکنے لگا تھا..... پھر بولا.....

''I've Never Met A Strong Person with An Easy Past''

''میں بھی کبھی نہیں ملی..... ایک ایسے سٹرانگ انسان سے جس کا ماضی کبھی آسان رہا

ہو..... مشکلیں ہی انسان کو مضبوط بناتی ہیں۔

اور..... آپ بھی تو بہت سٹرانگ شخصیت کے مالک ہیں سر!''

وہ اب براہ راست اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگی تھی..... وہ نظریں چرا گیا.....

''ہاں..... سٹرانگ ہونا پڑتا ہے..... اس کے سوا اور کوئی آپشن نہیں ہوتی.....''

وہ تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہوا..... پھر سے بولا.....

''سٹرانگ ہونے کا نسخہ بہت آسان ہے..... بس کرنا کچھ ایسا ہوتا ہے کہ..... جو مل جائے اس پر شکر کر لو..... جو چھن جائے اس پر افسوس نہ کرو..... جو مانگ لے اسے دو..... جو بھول جائے اسے بھول جاؤ..... دنیا میں خالی ہاتھ آئے تھے' خالی ہی جانا ہے..... جسے خدا نے ڈھیل دی ہو اس کا احتساب کبھی نہ کرو..... بس ایک چیز کا دھیان رکھنا چاہئے۔ کسی کو خود نہیں چھوڑنا چاہئے..... دوسرے کو فیصلے کا موقع دینا چاہئے..... جو جا رہا ہو اسے جانے دو..... لیکن اگر کوئی واپس آ جائے..... تو اس کیلئے دروازے کھلے رکھو..... یہ اللہ کی سنت ہے.....''

آیت خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی.....

''کبھی کبھی ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ٹرین چھوٹ جاتی ہے..... ہمارے لئے رکتی نہیں..... ہم ٹرین سے شکایت تو نہیں کر سکتے ناں کہ وہ ہمارے لئے رکی کیوں نہیں..... ہمیں لئے بغیر چلی کیوں گئی.....''

فاتح نے لمبی سانس کھینچی اور اثبات میں سر ہلاتا اس کی جانب دیکھنے لگا.....

''تو پھر بہتری اسی میں ہے کہ انسان بھولنے والے کو بھلا دے.....''

''میں اب اس کا انتظار نہیں کرتی.....''

اس نے کہتے ہی اپنے لب بھینچ لئے.....

''گڈ!''

وہ گہری سنجیدگی سے بولا.....

ڈنر کے بعد وہ دونوں گارڈن ایریا میں چلے آئے تھے..... یخ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی..... دونوں ایک ساتھ گارڈن ایریا میں ٹہل رہے تھے۔ آیت وقتاً فوقتاً اپنے لب بھینچ رہی تھی..... فاتح نوٹ کر رہا تھا۔ جب اس بار اس نے اپنے لب بھینچے تو وہ بول پڑا.....

''تمہاری بہت سی عادتیں اور حرکتیں' آئنہ سے ملتی ہیں.....''

وہ لب بھینچتے ہی بولی.....

''آئنہ؟''

''مائی وائف! کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ اس کی روح تمہارے اندر سرائیت کر چکی ہے.....''

وہ دھیمے سے مسکرایا..... اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی..... آیت نے محسوس کیا.....نظروں کا زاویہ بدلتی وہ پھر سے پوچھنے لگی۔

''سر! ایک بات پوچھوں؟''

''شیور!''

''میں نے کئی بار آپ کو آپ کی بیٹی سے بات کرتے دیکھا ہے.....مگر کبھی آپ کو آپ کی وائف سے بات کرتے نہیں دیکھا.....''

فاتح نے گہری لمبی سانس کھینچی..... چند ثانیے کی خاموشی کے بعد وہ گہری سنجیدگی سے بولا.....

''اس سے بات کرنے کا کوئی ذریعہ ہوتا تو ضرور کرتا ہے.....''

''مطلب؟''

وہ براہ راست اس کی جانب دیکھنے لگی تھی.....

''She is no more!''

دور کہیں ڈوبی آواز ابھری تھی.....آیت کے چہرے پر ایک کربناک اداسی کی لہر دوڑتی محسوس ہوئی.....

''اوہ.....آئی ایم سوسوری.....''

''اٹس اوکے.....''

وہ لب بھینچے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی.....

''یہ سب کیسے ہوا؟''

''فایونہ کی پیدائش کے دو گھنٹے بعد ہی اس کی ڈیتھ ہو گئی تھی.....''

''اوہ سیڈ!''

وہ پھر سے لب بھینچنے لگی.....آج اسے احساس ہوا کہ سامنے کھڑا شخص اس قدر سنجیدگی کا مالک کیونکر تھا..... وہ دکھ سے اس کی جانب دیکھنے لگی.....

''ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟''

''بہت مضبوط اعصاب کے مالک ہیں آپ.....''

''مضبوط ہونا پڑتا ہے..... جانے والوں کے ساتھ ہم خود بھی مر تو نہیں جایا کرتے.....''

''یو آر رائٹ.....مگر..... میں نے آپ کو بہت کم مسکراتے دیکھا ہے .....''

''تم بھی تو کم مسکراتی ہو.....''

اور پھر وہ دھیمے سے مسکرا دی..... فاتح گہری نگاہوں سے اس کے مسکراتے چہرے کی جانب دیکھنے لگا.....وہ لب بھینچنے لگی تو فاتح بول اٹھا.....

''یہ مت کیا کرو.....''

''کیا؟''

وہ پوچھنے لگی.....

''یہی جو ہر وقت کرتی رہتی ہو.....''

''کیا کرتی ہوں؟''

وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی.....

''لپ بائٹنگ!''

اس نے گہری سنجیدگی سے کہا.....آیت مسکرا دی.....

''یہ.....؟ یہ تو میری بچپن کی عادت ہے.....''

فاتح اس بار خاموش رہا.....اور وہ پھر سے مسکرا دی.....

☆☆☆

انسان کو جب بھی کوئی مشکل اور صحیح معنوں میں مشکل درپیش آئے تو وہ فیصلے کی گھڑی ہوتی ہے.....اور یہ گھڑی کسی بھی راہ میں کھڑی ہو سکتی ہے.....ہم لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں سے لیکر بڑے بڑے کارناموں تک فیصلوں کی مدد سے چلتے ہیں' فیصلوں کے دم سے عروج حاصل کرتے ہیں اور فیصلوں کے دم سے ہی زوال..... فیصلے کا لمحہ بڑا مبارک لمحہ ہوتا ہے.....زندگی میں بار بار یہ لمحات نہیں آتے.....صحیح وقت پر مناسب فیصلہ ہی کامیاب زندگی کی علامت ہے.....آیت نے بھی صحیح وقت پر صحیح فیصلہ لیا تھا..... زمرے کو زندگی سے ہمیشہ کیلئے بے دخل کر دینے کا فیصلہ.....ایک فیصلہ اس نے چار سال پہلے کیا تھا.....زمرے کو زندگی کا اہم ترین حصہ بنانے کا.....مگر اس فیصلے نے اسے کتنی تکالیف کا شکار کیا تھا..... اس کا یہ فیصلہ شاید جلدی کا تھا..... بنا سوچے سمجھے وہ اسے اپنی زندگی کا اہم ترین حصہ بنا چکی تھی.....اور اس ایک غلط فیصلے سے متعلق کس قدر اذیت اس کے

حصے میں آئی تھی..... اس بات کا اندازہ اسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا..... بہشت یا دوزخ انسان کا مقدر ہے..... لیکن یہ مقدر انسان کے اپنے فیصلے کے اندر پوشیدہ ہوتا ہے..... اور پھر اس نے ایک اور فیصلہ لیا تھا..... اٹل فیصلہ..... زمرے کی زندگی سے نکل جانے کا فیصلہ اور اس فیصلے نے اسے کس قدر سکون مہیا کیا تھا..... اس دن کے بعد اس نے پھر کبھی پلٹ کر بھی زمرے کی جانب نہ دیکھا تھا..... وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس وقت کہاں ہے کس حال میں ہے..... وہ اس سے دور رہنا چاہتی تھی..... بہت دور..... جو زخم ناسور بن جائے اسے کاٹ ہی دیا جاتا ہے..... تھوڑی تکلیف ہوتی ہے..... پھر اس روز کی تکلیف سے جان چھوٹ جاتی ہے..... ہمیشہ کیلئے.....

عنوان زندگی پر،
بس اتنا ہی لکھ پائی ہوں.....
بہت کمزور رشتے تھے،
بہت مضبوط لوگوں سے.....!!!

☆☆☆

وہ دونوں لندن واپس لوٹ آئے تھے..... اس ایک ہفتے میں ان دونوں نے زیادہ نہیں' مگر چند اہم باتیں' اک دوجے کے بارے میں جان ضرور لی تھیں..... وہ اب اس کے سامنے زیادہ گھبرائی ہوئی نہیں رہتی تھی..... کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ بظاہر کھڑوس نظر آنے والا شخص اندر سے کتنا نرم دل انسان ہے..... خیال رکھنے والا..... محبت کی قدر کرنے والا..... محبت سے گندھا شخص.....

جب انسان ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے تو گہری خاموشی سادھ لیتا ہے..... اور خاموش انسان' خاموش پانی کی طرح گہرے ہوتے ہیں..... خاموشی خود ایک راز ہے اور ہر صاحب اسرار خاموش رہنا پسند کرتا ہے۔ وہ دونوں بھی تو خاموش رہا کرتے تھے..... بہت خاموش..... مگر اس گہری خاموشی کے اندر ایک بچکولے کھاتا طوفان تھا..... گہرا سمندر..... اور یہ گہری خاموشی سادھے انسان ہمیشہ ایسا چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا ہو جو اس گہری خاموشی کے اندر چھپے شور کو سنے..... فاتح نے آیت کی خاموشی میں چھپا شور پہلے دن سے محسوس کیا تھا..... اور اب آیت بھی فاتح کی خاموشی کا راز جان گئی تھی..... اسے بھی اس کی خاموشی سنائی دینے لگی تھی..... ان دونوں کے دلوں میں اک دوجے کیلئے محبت کی لو بھڑکنا شروع ہو چکی تھی مگر وہ دونوں ہی اپنی اپنی فیلنگز پر پردہ ڈالے زندگی کے سفر میں آگے کی جانب بڑھتے چلے گئے.....

کبھی کبھی ہم لوگ اپنی بے لوث محبت اک ایسے شخص پر نچھاور کر دیتے ہیں جو اس کے

قابل تک نہیں ہوتا..... جب قابل ہی نہیں ہوتا تو قدر بھی نہیں کرتا..... پھر ہم تھک جاتے ہیں..... روز روز کی بے قدری سے۔ ہم محبت سے منہ پھیر لیتے ہیں یہ سوچ کر کہ اس کا کوئی وجود ہی نہیں..... پھر جب ہم ایک قدر کرنے والے محبت سے گندھے شخص سے ملتے ہیں تو ہم ایک بار پھر سے محبت کرنے سے ڈرنے لگتے ہیں کہ پچھلی دفعہ کی طرح اس بار بھی بے قدرے نہ ہو جائیں..... یہی خوف آیت کے دل میں بھی گھر کر چکا تھا..... وہ اب محبت کرنے سے ڈرنے لگی تھی۔ فاتح خان اس کے دل پر مسلسل دستک دیئے چلا جا رہا تھا..... مگر وہ دل کا دروازہ کھولنے سے کترانے لگی تھی..... وہ ایک بار پھر سے محبت نہیں کرنا چاہتی تھی..... اور تو اور وہ اس کا باس تھا..... وہ اپنے باس کی ہمدردی کا ناجائز فائدہ ہرگز نہیں اٹھانا چاہتی تھی.....

لندن لوٹتے ہیں ایک خوبصورت اپارٹمنٹ اور ایک خوبصورت کار اس کی منتظر تھی..... اس نے خوشی خوشی شفٹنگ شروع کی..... اگلے ایک ہفتے تک وہ شفٹنگ میں مصروف رہی..... وقت گزرتا چلا گیا..... اور دیکھتے ہی دیکھتے چار مہینے گزر گئے..... وہ دونوں روز آفس میں اک دوجے کا سامنا کرتے..... چوری چھپے اک دوجے کا دیدار کرتے..... اور اگر کبھی وہ اس کی چوری پکڑ لیتا تو آیت بری طرح گھبرا کر اپنے کام میں مصروف ہو جایا کرتی..... اور اگر کبھی آیت اس کی چوری پکڑ لیتی تو وہ بڑی مہارت سے اپنی چوری چھپا جاتا.....

یہ بات درست ہے کہ زندگی کبھی ایک جیسی ہرگز نہیں رہتی..... مختلف رنگ بدلتی رہتی ہے..... وقت گزرنے کے ساتھ بہت سی ایسی باتیں جو بالکل اہمیت نہیں رکھتیں..... ان کی اہمیت ہو ہی جایا کرتی..... اور وقت کی ایک بات بہت ہی اچھی ہے..... جیسا بھی ہو..... گزر ہی جاتا ہے.....

جذبے سچے ہوں' تو سچی محبت مل ہی جاتی ہے
خدا خود ہی سن لیتا ہے' خاموش دلوں کی التجائیں

☆☆☆

موسم بدل رہا تھا..... سنو فال شروع ہو چکی تھی..... سردی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ ہڈیوں تک کو منجمد کرنے لگی تھی..... وہ رات اچھی بھلی سوئی تھی..... مگر صبح اٹھتے ہی اسے اپنے سر میں شدید تکلیف کا احساس ہوا تھا..... گلے میں بھی تکلیف تھی..... ناک بھی بند محسوس ہونے لگی..... پورے جسم میں عجیب سی تکلیف محسوس ہونے لگی..... اس نے اٹھنے کی کوشش کی..... اور اگلے ہی لمحے وہ سر تھامتی واپس بیڈ پر دھپ سے بیٹھ گئی۔

''اوہ گاڈ!''

بے چینی کی حالت میں وہ اپنا سر دبانے لگی تھی..... اگلے ہی لمحے اس نے ایک زور دار چھینک ماری..... اور ساتھ ہی آنکھوں' ناک سے گرم پانی بہنے لگا..... وہ دھیرے سے اٹھی اور کچن میں چلی آئی..... دودھ گرم کرتے ہی وہ دوا اور دودھ کا گلاس تھامے لاؤنج میں چلی آئی..... دوا تو کھائی' مگر آفس جانے کی ہمت نہ ہوئی..... اس نے کال کر کے ریسیپشن پر اپنے نہ آنے کی وجہ بتائی اور دو دن کی چھٹی کی درخواست کر ڈالی.....

اب وہ پچھلے دو دنوں سے آفس نہیں جا رہی تھی..... اس کی طبیعت میں پہلے سے قدرے سدھار آ چکا تھا مگر ابھی بھی اسے تھوڑی کمزوری محسوس ہو رہی تھی..... گھڑی رات کے گیارہ بجا رہی تھی..... آیت اپنے لمبے گھنے خوبصورت بالوں کو میسی جوڑے میں باندھے ہوئے تھی..... جس کی چند لٹیں اٹھلاتی کھلکھلاتی' آزادانہ اس کے چہرے پر جھومتی دکھائی دے رہی تھیں..... کھلا پاجامہ اور ڈھیلی ڈھالی نائٹ شرٹ میں ملبوس وہ رف حلیے میں بیٹھی ٹی وی پر کوئی پروگرام دیکھنے میں مصروف تھی..... اطلاعی بیل بجی تھی..... وہ ریموٹ سے ٹی وی کا والیم کم کرتی' بلیک ویلوٹ کی شال لپیٹتی اٹھی اور تیزی سے باہر کے دروازے کی جانب بڑھی.....

''Who is this?''

اس نے پوچھا تھا.....

''Me ..... Fasikh!''

جانی پہچانی آواز ابھری.....

''What?''

آیت نے من ہی من میں حیرانگی کا اظہار کیا..... لب بھینچے وہ پریشانی سے اپنے سراپے پر نظر دوڑانے لگی.....

''سر! اس وقت یہاں.....؟ کیا کروں.....؟''

''آیت! ڈونٹ وری' جانتا ہوں تم رف حلیے میں ہو..... کوئی بات نہیں..... دروازہ کھولو.....''

وہ تیوری چڑھانے لگی..... لپکتے ہی دروازہ کھول دیا..... وہ سامنے پھولوں کا گلدستہ اور ایک بڑا سا خوبصورت بکس تھامے' گہری سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھنے لگا.....

''Hi!''

آیت نے جھجکتے ہوئے کہا.....

''Hi!''

فاسخ نے جواب دیا..... وہ اس وقت گرے پینٹ اور بلیک اوور کوٹ میں ملبوس تھا.....

''اندر آنے کو نہیں کہو گی؟''

وہ پوچھنے لگا.....

''آ..... آیئے.....''

اس نے جلدی سے راستہ چھوڑا..... فاسخ اندر داخل ہو گیا..... آیت اتنے دنوں بعد آج پھر سے بے حد گھبرائی دیکھائی دے رہی تھی..... وہ اس وقت یہاں کیوں آیا تھا..... وہ مسلسل سوچے چلی جا رہی تھی.....

''کیسی طبیعت ہے تمہاری؟''

''پہلے سے بہتر.....''

''ہوں.....''

وہ چلتا ہوا صوفے کے قریب آیا..... آیت دروازہ بند کرتی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی.....

''یہ تمہارے لئے.....''

اس نے بکے اور باکس اس کی جانب بڑھاتے ہی اپنے انداز میں کہا.....

''یہ کس لئے؟''

وہ تھامتے ہی پوچھنے لگی..... فاسخ اوور کوٹ اتارنے لگا تھا.....

''پہلی بار آیا ہوں تمہارے اپارٹمنٹ میں..... سوچا کچھ لیتا چلوں!''

وہ سنجیدگی سے بولا..... کوٹ صوفے پر پھینکتا وہ براہ راست اس کی جانب دیکھنے لگا.....

''اس کی ضرورت نہیں تھی.....''

''بیٹھنے کو نہیں کہو گی؟''

''شیور! بیٹھئے.....''

اور پھر وہ اپنے وجیہہ انداز میں صوفہ پر براجمان ہو گیا.....

آیت بکے اور بکس سامنے ٹیبل پر رکھتی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا.....

''آپ کیا لیں گے.....؟ چائے یا کافی؟''

''تمہیں کیا پسند ہے؟''

بدستور سنجیدگی کا مظاہرہ کیا گیا..... آیت لب بھینچتی دھیمے سے مسکراتی اپنے انداز میں گویا ہوئی.....

''چائے!''

''ڈن..... چائے!''

گھبراہٹ چہرے پر واضح طور پر عیاں تھی..... وہ لمبی سانس کھینچتی کچن میں چلی آئی..... فاسخ نظریں گھما کر اپارٹمنٹ کا جائزہ لینے لگا..... اور پھر اٹھا اور خود بھی کچن میں چلا آیا..... آیت چائے کا پانی چولہے پر رکھے پلٹی ہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے موجود دیکھ کر بری طرح گھبرا گئی..... وہ اس کی گھبراہٹ انجوائے کرنے لگا تھا.....

''کک..... کچھ چاہئے تھا؟''

وہ پوچھ رہی تھی.....

''نہیں..... دیکھنے آیا تھا..... کہ چائے کیسے بناتی ہو تم؟''

وہ اپنے انداز میں بولا..... آیت دھیمے سے مسکراتی گھبراہٹ چہرے پر سجائے چائے کی پتی پانی میں انڈیلنے لگی..... فاسخ سامنے رکھے سٹول پر بیٹھ گیا..... آیت کو ہمیشہ سے اس کی نظروں کی تپش پریشان کر جاتی تھی..... اور اس وقت وہ اس کی نظروں کی تپش محسوس کرتی چائے بنانے لگی تھی..... جب سب چیزیں ڈال کر فارغ ہوئی تو پلٹتی فاسخ کی جانب دیکھنے لگی..... نظریں ملتے ہی اس کا دل بے قابو ہونے لگا تھا..... زوروں سے دھڑکتے دل پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتی وہ نظروں کا زاویہ پھیرے لب بھینچتے ہوئے بولی.....

''آپ اس طرح اچانک آ گئے..... بتا کر آتے تو میں کچھ بنا لیتی!''

''نہیں..... کھانا کھا کر آیا ہوں..... ڈونٹ وری!''

وہ کپ اٹھانے لگی..... فاسخ نے اس کے الجھے بکھرے بالوں پر نظر دوڑائی.....

''دو دن سے زیادہ چھٹی الاؤڈ نہیں ہے تمہیں.....''

وہ گہری سنجیدگی سے بولا تھا..... آیت خجل سی ہو گئی.....

''آئی ایم سوری سر! میں خود چھٹی نہیں کرنا چاہتی تھی..... مگر طبیعت بہت ناساز تھی.....''

''ہوں..... خیال نہیں رکھتی ہو تم اپنا.....''

''موسمی بخار تھا..... انسان کا بس کہاں چلتا ہے.....''

اور پھر وہ اثبات میں سر ہلاتا اٹھا اور چائے کپ میں انڈیلتی آیت کے دو قدم فاصلے پر جا کھڑا ہوا..... بازوں آگے بڑھا کر اس نے اپنا کپ اٹھایا تھا..... آیت جلدی سے خود میں سمٹ کھڑی ہوئی تھی..... کپ اٹھاتا وہ گہری نگاہوں سے اس کے خوبصورت گھبرائے چہرے کا دیدار کرتا واپس لاؤنج میں چلا آیا..... آیت نے خشک ہوتے لبوں کو زبان سے تر کیا اور پھر اپنا کپ اٹھاتی وہ بھی لاؤنج میں چلی آئی.....

''فایونہ ملنا چاہ رہی تھی تم سے.....''

چائے کا سپ لیتا وہ اپنے انداز میں بولا.....

''مجھ سے.....؟''

اس نے حیرانگی کا اظہار کیا.....

''ہاں..... تم نے اس کیلئے جو شاپنگ کی تھی..... وہ اسے بہت پسند آئی تھی..... مجھ سے کہنے لگی کہ ڈیڈی آپ ان سے کچھ سیکھئے جنہوں نے میرے لئے شاپنگ کی.....''

آیت دھیمے سے مسکرا دی..... تھوڑی دیر وہ دونوں یونہی بیٹھے باتیں کرتے رہے..... چائے کا آخری سپ پیتے ہی وہ کپ ٹیبل پر رکھتا اٹھ کھڑا ہوا.....

''اوکے آیت! مجھے اب چلنا چاہئے..... بہترین چائے کیلئے شکریہ..... اور ہاں..... اس بکس میں تمہارے لئے ایک خاص تحفہ ہے..... صبر سے دیکھنا.....''

''ایسا کیا ہے سر؟''

''سرپرائز! دیکھ لینا.....! اوکے ٹیک کیئر سی یو ٹو مارو!''

وہ اپنا کوٹ اٹھاتا باہر جاتے دروازے کی جانب بڑھنے لگا..... جاتے جاتے بھی وہ ایک گہری نگاہ اس کے خوبصورت چہرے پر دوڑاتا گیا تھا..... آیت کنے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ لاک کیا اور پھر چلتی ہوئی ٹیبل کے نزدیک آ رکی..... بکے اٹھا کر سونگھتی وہ دھیمے سے مسکرا دی..... بکے واپس ٹیبل پر رکھے اب وہ بکس اٹھائے بیڈ پر آ بیٹھی..... جلدی سے بکس پر لگا خوبصورت ریپ اتارا..... بکس کو ان ٹیپ کرتی وہ جلدی سے بکس کھولے اندر رکھا ایک خوبصورت شیشے کا جار باہر نکالنے لگی..... جار کے اندر خوبصورت رنگ برنگی چھوٹی چھوٹی پرچیاں رول ہو کر پڑی تھیں..... اتنا بڑا جار فل گردن تک ان رنگ برنگی پرچیوں سے بھرا ہوا تھا..... آیت حیرانی سے اس جار کو کھولنے لگی..... ڈھکن کھولتے ہی اس نے ہاتھ گھسا کر ایک پرچی باہر نکالی..... اس رول

کی گئی پرچی کو کھولتے ہی اس نے اپنی خوبصورت نگاہیں پرچی کے اندر دوڑائیں..... پرچی خالی تھی..... وہ مزید حیران ہوئی..... اس نے دوسری پرچی نکالی..... وہ بھی خالی تھی..... پھر تیسری' چوتھی' پانچویں..... سب خالی تھیں..... وہ تیوری چڑھائے لب بھینچنے لگی..... اور پھر دھیرے دھیرے تمام پرچیاں نکالتی کھولتی چلی گئی..... بیس منٹ گزر کے تھے..... تقریباً ہزار' پندرہ سو کے قریب پرچیاں تھیں..... مگر سب خالی..... وہ اکتا گئی.....

''یہ کیسا تحفہ ہے.....؟''

اس نے چڑتے ہی کہا..... اب آخری پانچ پرچیاں رہ گئیں۔ وہ اکتائے ہوئے بے زار انداز میں باقی کی تمام پرچیاں بھی کھولتی بیڈ پر پھینکنے لگی..... وہ بھی خالی نکلیں..... اب آخری پرچی رہ گی..... اس نے وہ بھی کھولی اور بیڈ پر پھینک دی..... اسے لگا جیسے اس پرچی پر کچھ لکھا تھا..... وہ فوراً اس پرچی پر لپکی..... اپنی خوبصورت گرین آنکھیں اس اور پرچی پر جمائے وہ زیر لب پرچی پر لکھی لائن بڑبڑانے لگی.....

''بکے میں چھپا ایک لیٹر ہے..... اسے نکال کر پڑھو.....''

وہ تذبذب کے عالم میں بکے کی جانب لپکی..... اتنے زیادہ پھولوں میں اندر کہیں جا کر ایک سفید لپٹا کاغذ نظر آیا تو وہ ہاتھ گھسا کر وہ کاغذ باہر نکالنے لگی..... الجھی سانسوں کو بحال کرتی وہ لیٹر کھولے اس کے اندر لکھی سطروں پر نظریں دوڑانے لگی.....

''ڈیئر آیت!''

جانتا ہوں کہ تم اس وقت بے حد حیرانی میں مبتلا ہو.....

اتنی محنت سے تم نے تمام پرچیاں کھول ڈالیں..... غصہ تو آ رہا ہوگا تمہیں مجھ پر؟ ہے ناں؟''

وہ لب بھینچتی چلتی ہوئی صوفے پر آ بیٹھی..... نظریں مسلسل لیٹر پر ٹکی تھیں.....

''جو بات میں تم سے کہنے جا رہا ہوں..... اس کیلئے تھوڑی محنت کرنا تو ضروری تھی..... میرے لئے بھی..... تمہارے لئے بھی..... میں نے بہت سوچا ہے اس بارے میں..... اور بہت سوچنے سمجھنے کے بعد میں اس فیصلے پر پہنچا ہوں کہ یہ بات تمہیں کہہ دینے میں مجھے اب مزید دیر نہیں کرنی چاہئے..... میں کوئی دعوے نہیں کروں گا..... نہ قسمیں کھاؤں گا نہ وعدے کروں گا..... میں ایک پریکٹیکل انسان ہوں..... اور شاید یہ بات تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو..... جس دن سے تم نے میری کمپنی جوائن کی ہے..... اس دن سے تم میری توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہو..... نجانے کیوں! مگر

ایسا ہی ہے..... میں نے بہت کوشش کی' تمہیں نہ سوچنے کی..... مگر میں بے بس ہوں..... اپنے دل کے ہاتھوں..... چاہ کر بھی تمہارا چہرہ میری نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا..... تمہاری باتیں' تمہاری حرکتیں' سبھی مجھے بہت عزیز ہیں.....

سنو!

تمہیں اپنانا چاہتا ہوں..... اور دل و جان سے اپنا آپ تمہیں سونپ دینا چاہتا ہوں..... ہمیشہ کیلئے..... کیا ایسا ممکن ہے..... کہ تم میری ہو جاؤ..... ہمیشہ کیلئے.....؟

''Will you Mary me?''

لب بھینچتی وہ اپنی الجھی سانسوں کو بحال کرنے لگی..... اس کی خوبصورت آنکھوں میں نمی سی اتر آئی تھی..... لب بھینچے وہ خاموشی سے آنسو بہانے لگی تھی..... فاتح بھی اس کی محبت میں گرفتار تھا..... جس طرح یہ اس کی محبت میں گرفتار ہو چکی تھی..... اسے شاید اپنی بصارت پر یقین نہیں آیا تھا..... تبھی وہ ایک بار پھر سے لیٹر پڑھنے لگی تھی..... اور جب دوسری بار لیٹر پڑھ چکی تو دھیمے سے مسکرا دی.....

محبت کوشش یا محنت سے حاصل نہیں ہوتی..... یہ عطا ہے..... یہ بہت بڑا نصیب ہے..... زمین کے سفر میں اگر کوئی چیز آسمانی ہے تو وہ محبت ہی ہے..... صبر اور انتظار کرنے سے ہر وہ چیز حاصل ہو جاتی ہے جو ہمارے لئے بہترین ہوتی ہے.....

صبر سے رحمت کا انتظار کیا جائے تو جو چیز ہمارے لئے لکھ دی گئی ہو وہ ہمیں مل کر ہی رہتی ہے..... اور دیر تو ہمیشہ حکمت پر ہی مبنی ہوتی ہے.....

☆☆☆

دروازے پر دستک سنائی دی..... فاتح اپنے آفس میں' لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے کسی اہم کام میں مصروف تھا..... دستک سنتے ہی مصروف انداز میں وہ اپنی بارعب آواز میں بولا.....

''Enter!''

اجازت ملتے ہی وہ آہستگی سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔ لب بھینچتی وہ دھیرے دھیرے چلتی فاتح کے سامنے جا کھڑی ہوئی..... ای میل سینڈ کرتے ہی اس نے نظروں کا زاویہ گھما کر اپنے سامنے کھڑی اس پری زاد کی جانب دیکھا..... ڈارک گرین ڈریس میں ملبوس وہ ہاتھ میں ایک انویلپ تھامے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی..... فاتح اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا..... اس کی سوالیاں نگاہیں آیت کے خوبصورت چہرے پر مرکوز تھیں..... غالباً وہ اس کے جواب کا منتظر تھا.....

گلہ کھنگارتی آیت لب بھینچتی دھیمے سے گویا ہوئی.....

''یہ لیجئے سر!''

''یہ کیا ہے؟''

انویلپ خود کی طرف بڑھائے جانے پر وہ حیرانگی سے انویلپ کی جانب دیکھتے ہی پوچھنے لگا.....آیت نے گہری لمبی سانس کھینچی اور دھیمے سے گویا ہوئی.....

''My Resignation.....''

''What?''

فاتح پر تو جیسے بم بلاسٹ ہوا تھا..... بے پناہ حیرانگی چہرے پر سجائے وہ دو قدم آگے بڑھ کر بولا.....

''کیوں؟''

''میں اب مزید اس کمپنی میں کام نہیں کرنا چاہتی.....آئی ایم سوری سر!''

''تم ایسا نہیں کر سکتیں.....''

''کیوں نہیں کر سکتی..... میں نے کوئی کانٹریکٹ سائن نہیں کیا آپ کے ساتھ..... میں جب چاہوں یہ جاب چھوڑ سکتی ہوں.....''

وہ اس بار خاموشی سے اس کی جانب تکنے لگا.....آیت سپاٹ لہجے میں گویا ہوئی.....

''آپ پلیز اس پر سائن کر کے مجھے میرے اس مہینے کی تنخواہ دے دیجئے.....آپ کا اپارٹمنٹ اور کار.....دونوں کی چابیاں میں باہر ریسیپشن پر جمع کروا چکی ہوں.....''

وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا..... بہت سوال تھے اس کے دل میں.....

مگر وہ خاموش رہا..... بجھے دل سے انویلپ تھامتا وہ سامنے کھڑی آیت کو نظروں کا محور بنائے' انویلپ کھولنے لگا.....

ایک کاغذ باہر نکالتے ہی اس نے گہری خاموشی سے اپنی نظریں اس کاغذ پر گاڑھ دیں تھیں..... کاغذ کی تہہ کھولتا وہ اس کا ریزیگنیشن لیٹر پڑھنے لگا تھا.....مگر یہ کیا.....اس لیٹر پر صرف ایک ہی لفظ لکھا تھا.....(Yes!) وہ پہلے سمجھا نہیں پھر زیر لب بڑبڑانے لگا.....

''Yes''

اور جب اسے احساس ہوا تو نظریں اٹھا کر سامنے کھڑی مسکراتی آیت کی جانب دیکھنے لگا.....وہ مسکراتے ہی اپنے لب بھینچنے لگی.....

''میں نے سوچا..... جیسے آپ نے مجھے سے اتنی محنت کروائی..... اتنی ڈھیر ساری پرچیاں کھلوانے کی.....کیوں نہ مجھے بھی اس کا بدلہ لے لینا چاہئے.....''

وہ ایک ادا سے بولی تھی..... فاتح انویلپ اور پیپر ٹیبل پر رکھتا چلتا ہوا اس کے دو قدم فاصلے پر آ کھڑا ہوا.....

''تو بدلہ لے رہی تھیں تم مجھ سے؟''

آیت دھیمے سے مسکرا دی.....فاتح گہری سنجیدگی سے گویا ہوا۔

''میں نے اس کی اجازت تمہیں نہیں دی ہے.....''

کس قدر گہری سنجیدگی سے کہا گیا تھا.....آیت کی مسکراہٹ ایک لمحے میں اڑن چھو ہوتی محسوس ہوئی.....وہ لب بھینچتے ہی خاموشی سے اس کی جانب دیکھنے لگی.....فاتح پھر سے بولا.....

''پہلے میری زندگی میں ہلچل مچا دی..... اور اب ایک لمحے میں میری حالت بری کر دی.....اور پھر کھڑے کھڑے مسکرا رہی ہو؟ میرا مذاق اڑا رہی ہو؟''

آیت کی حالت رونے والی ہو گئی..... وہ کچھ بول ہی نہ پائی..... فاتح اب کے خاموشی سے اس کا اترا اترا چہرہ تکنے لگا تھا.....آیت آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتی آہستگی سے گویا ہوئی.....

''آئی ایم سوری!''

''سوری.....؟ میری زندگی میں سوری کی کوئی گنجائش نہیں ہے.....تم نے غلطی کی ہے.....اس کی سزا بھی یقیناً تمہیں ملنے والی ہے.....''

آیت منہ بسورے نظریں جھکا گئی..... فاتح تھوڑی دیر یونہی کھڑا اس کا اترا اترا چہرہ تکتا رہا.....اور پھر جیب میں ہاتھ گھساتا' دوسرے ہاتھ سے آیت کا ہاتھ تھامتا ایک سحر انگیز انداز میں گویا ہوا.....

''اور تمہاری سزا یہ ہے کہ.....تم آج سے' ابھی سے.....اسی پل سے.....میرے نام کے ساتھ جڑ جاؤ گی.....''

اس نے اپنی نظریں اس کے خوبصورت چہرے پر گاڑھتے ہی جیب سے نکالی گئی ڈائمنڈ رنگ اس کے خوبصورت بائیں ہاتھ کی سیکنڈ لاسٹ فنگر میں پہنا دی.....آیت نم بھری نگاہوں سے اپنے ہاتھ میں پہنی اس خوبصورت انگوٹھی کی جانب دیکھنے لگی.....وہ مسلسل اس کے چہرے پر نظریں گاڑھی کھڑی تھی.....آیت اپنا ہاتھ چھڑاتی ناراضی سے گویا ہوئی.....

''آپ بہت برے ہیں.....''

فاتح اس کی ادا پر دھیمے سے مسکرا دیا.....

''جیسا بھی ہوں.....صرف تمہارا ہوں.....''

آیت نے ذرا کی ذرا پلکیں اٹھا کر اس کی گہری آنکھوں میں جھانکا اور اگلے ہی پل وہ بری طرح سے جھینپ سی گئی.....اس نے جھینپتے ہی اپنے لب بھینچے تھے.....فاتح ہمیشہ سے اس کی یہ حرکت نوٹ کرتا چلا آیا تھا.....اس نے ایک بار اسے ٹوکا بھی تھا کہ وہ یہ حرکت نہ کیا کرے.....مگر یہ اس کے بچپن کی عادت تھی.....چاہ کر بھی اس عادت سے جان نہیں چھڑا سکتی تھی.....فاتح دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھامتے ہی سرگوشیانہ انداز میں بولا تھا.....

''تم سے پہلے بھی کہا تھا ناں.....کہ یہ حرکت مت کیا کرو.....''

اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ بری طرح سے گھبرا گئی.....اس کی سانسیں الجھنے لگی تھیں.....

''کک.....کیا؟''

''مجھے تمہاری یہ عادت بہت پسند ہے.....مگر تم ایسا کر کے مجھے تنگ ہی کرتی ہو.....''

وہ ناسمجھی کے عالم میں اس کی جانب دیکھے گئی.....کس قدر محبت تھی فاتح کی آنکھوں میں.....اس کی سانسیں آیت کے چہرے سے ٹکرانے لگی تھیں.....فاتح نے اپنی آنکھیں میچیں اور پھر لمبی سانس کھینچتا اس کی بالوں کی لٹ کانوں کے پیچھے اڑستا اس کی بازوں تھامے دروازے کی جانب بڑھنے لگا.....

''آؤ میرے ساتھ.....''

آیت کچھ نہ بولی.....اور چپ چاپ اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی.....لفٹ میں وہ دونوں خاموش کھڑے رہے.....فاتح نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا.....اور پھر گاڑی میں سفر کے دوران بھی وہ دونوں خاموش رہے.....ایک خوبصورت بنگلے کے آگے گاڑی رکی تھی۔ گاڑی سے باہر نکلتا وہ ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ تھامے بنگلے کے اندر داخل ہو گیا.....نوکر چاکر اپنے کام میں مشغول تھے.....آیت مبہوت سے گھر دیکھتی اس کے ساتھ چلتی چلی جا رہی تھی.....

بیک یارڈ میں ایک بوڑھی مگر فیشن ایبل خاتون کرسی پر بیٹھیں چار سالہ خوبصورت ننھی پری کو گود میں لئے اس کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھیں.....فاتح اس کا ہاتھ تھامے ان خاتون کے سامنے جا کھڑا ہوا.....

''موم!''

مسز خان نے نظریں اٹھا کر مسکراتے ہوئے فاتح اور پھر اس کے بغل میں کھڑی آیت کی جانب دیکھا.....

''آیت!''

وہ مسکراتے ہی بولیں اور فوراً کھڑی ہو گئیں.....آیت کیلئے یہ لمحہ بے پناہ حیرت سموئے ہوئے تھا.....مسز خان چلتی ہوئیں اس کے قریب جا کھڑی ہوئیں.....

''السلام علیکم!''

آیت نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا.....

''وعلیکم السلام!''

انہوں نے بے پناہ مامتا بھرے انداز میں اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہی کہا.....

''ماشاء اللہ.....فاتح ایسے ہی تمہارا دیوانہ نہیں ہوا ہے۔ مجھے معلوم تھا.....تم میں لازمی کوئی خاص بات ضرور ہو گی.....اور اب تمہیں دیکھتے ہی اندازہ ہو گیا ہے.....کہ تم کتنی خاص اور پیاری بچی ہو.....''

وہ معنی خیز نگاہوں سے فاتح کی جانب دیکھنے لگیں.....آیت حیرانی بھری نگاہوں سے فاتح کی جانب دیکھ رہی تھی.....وہ مسکرا رہا تھا.....

''ڈیڈی!''

ننھی پری دوڑتی ہوئی فاتح کے ٹانگوں سے آ لپٹی تھی.....

فاتح نے کھلکھلا کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا تھا.....

''ڈیڈی! یہ آپ کی سپیشل فرینڈ ہیں ناں؟''

وہ بچی معصومیت سے پوچھ رہی تھی.....فاتح نے اسے بوسہ دیتے ہی خوشگوار لہجے میں جواب دیا.....

''یس مائے پرنسز.....!''

''اوہ ہائے!''

بچی نے خوبصورت انداز میں اپنا ہاتھ آیت کی جانب بڑھا دیا.....آیت نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا.....حیرتوں کے پہاڑ تھے کہ اس پر پھٹتے ہی چلے جا رہے تھے.....یعنی فاتح نے پہلے سے ہی اپنی تمام فیملی کو آیت کے بارے میں بتا رکھا تھا.....آیت حیرت کے مارے کچھ بول ہی نہ پائی.....فاتح اب اسے اپنے بابا سے ملوانے ان کے کمرے میں چلا آیا تھا.....خان صاحب طبیعت

کی ناسازی کی بناء پر پچھلے ایک سال سے مکمل بیڈ ریسٹ پر تھے..... آیت کو دیکھتے ہی انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ آیت کی آنکھوں میں نمی اتر آئی..... وہ نم بھری نگاہوں سے فاتح کی جانب دیکھنے لگی.....

یہ ہوتا ہے مرد..... اور سچی محبت..... جو بنا کسی کی پرواہ کیے اپنی محبت کا اعلان پوری دنیا کے سامنے کرتا ہے۔

بلا جھجک..... اور زمرے..... اس نے چار سال تک اسے انتظار کی سولی پر لٹکائے رکھا اور کسی کو بتایا تک نہیں کہ اس کی زندگی میں ایک لڑکی موجود ہے جو بے لوث محبت اس پر نچھاور کرتی آئی ہے پورے چار سالوں سے سچ ہی کہا ہے کسی نے..... اپنی بے لوث محبت اس پر ہرگز نہیں لوٹانی چاہئے جو اس کی قدر و اہمیت ہی نہ جانتا ہو..... محبت تو ہمیں تحفظ اور اعتماد فراہم کرتی ہے..... مکمل اختیار دیتی ہے..... فاتح اور آیت دونوں نے ہی اپنی زندگی میں بہت دکھ اٹھائے تھے..... محبت میں ٹوٹ بھی چکے تھے..... اور پھر قسمت نے ان دونوں کو ملا دیا..... ان دونوں کو ملا دینے کا فیصلہ آسمان سے اترا تھا..... تبھی وہ دونوں اجنبی ہوتے ہوئے بھی اک دوجے کے اتنے قریب چلے آئے تھے..... اور پھر جب دو ٹوٹے ہوئے دل اک دوجے سے ملتے ہیں ناں..... تو اک دوجے کیلئے بہت مخلص ہوتے ہیں.....

زندگی میں اگر کچھ کھونا پڑے تو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ جو کھو چکا اس کا غم نہیں..... لیکن جو پایا وہ کسی سے کم نہیں..... جو نہیں ہے وہ ایک خواب تھا..... اور جو ہے..... وہ لاجواب ہے.....

☆☆☆

اچھا لگتا ہے میرا نام تیرے نام کے ساتھ
جیسے صبح ہو ضروری' حسین شام کے ساتھ

بڑوں میں بات طے ہوتے ہی وہ لوگ ایک مہینے کیلئے پاکستان چلے آئے تھے..... سادگی سے شادی کی گئی تھی..... اور اس سادگی کی رضا مندی ان دونوں نے طے کر دی تھی..... ایک مہینے بعد وہ لوگ واپس لندن چلے آئے تھے..... اب سب کچھ بدل گیا تھا..... وہ دونوں خوش رہنے لگے تھے..... اک دوجے کیلئے جینے لگے تھے۔ فاتح اس شام ایک خوبصورت سائیکل پر سوار اس کے گرد چکر کاٹ رہا تھا..... آیت بلیک جینس' وائٹ شرٹ اور بلیک شرگ میں ملبوس اسے دیکھ کر مسکرائے چلی جا رہی تھی..... فاتح وائٹ پینٹ اور وائٹ شارٹ میں ملبوس سائیکل چلاتا اس کے

قریب آ رہا تھا۔

"چلو تمہیں سائیکل کی سیر کرواتا ہوں"

آیت تو جیسے پہلے سے تیار بیٹھی تھی..... وہ فوراً اگلے ڈنڈے پر چڑھ بیٹھی..... فاتح دونوں بازو اس کے گرد پھیلائے اسے اپنی باہوں کے حصار میں لئے ایک بار پھر سے سائیکل چلانے لگا تھا..... آیت کھلکھلا کر مسکرا دی..... وہ اب سائیکل چلانے کے دوران ہی شرارت کرنے لگا تھا.....

"فاتح مجھے گرا مت دینا....."

"میری بانہوں میں قید ہو تم..... نہیں گرنے دوں گا تمہیں....."

اور پھر ایک بار پھر سے اس نے اپنے لب اس کے گال پر رکھ دیئے تھے.....

"فاتح!"

"چپ کر کے بیٹھی رہو..... پاس ہوں میں تمہارا....."

"آپ میرے پاس ہیں صرف آفس کی حد تک..... گھر میں' میں آپ کی پاس ہوں..... سمجھے....."

"اوہ آئی ایم سوری میڈم! یہ بات تو میں بھول ہی گیا تھا....."

اس نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی تھی..... آیت دھیمے سے مسکرا دی۔

"اچھا روکیں سائیکل....."

اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے سائیکل روک دی..... آیت کودی سائیکل سے نیچے اتر آئی.....

"اچھا سنو! کیا مجھے تمہارے ڈرامے میں چانس مل سکتا ہے؟"

وہ سائیکل سائیڈ پر کھڑی کرتا اس کے قریب چلا آیا.....

"کیوں؟"

"بھئی پروڈیوسر ہوں تمہارے ڈراموں کا..... اس حیثیت سے تھوڑی سفارش تو ل ہی سکتی ہے....."

"جی نہیں....."

"کیوں نہیں!"

"کیونکہ آپ صرف میرے ہیرو ہیں..... میں ایکٹنگ کے طور پر بھی آپ کو کسی اور کا

ہیرو برداشت نہیں کر سکتی....."

وہ منہ بسورے بولی تو فاخ کھلکھلا کر مسکرا دیا.....

"اچھا جی..... جو حکم میڈم آپ کا....."

آیت مسکراتے ہی لب بھینچنے لگی تھی.....

"تم نے پھر وہی حرکت کی ہے....."

وہ اسے گھورنے لگا تھا.....

"اچھا سوری!"

"سوری؟"

"اچھا ناں....."

وہ بھاگنے لگی تھی..... مگر فاخ نے آگے بڑھ کر اسے کھینچتے ہی اپنی بانہوں میں قید کر لیا تھا..... وہ سر اٹھائے اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگی تھی..... فاخ بول رہا تھا.....

"ہر وقت میرا حق چھینتی ہو اور پھر سوری بول دیتی ہو....."

"بچپن کی عادت ہے..... نہیں جانے والی....."

وہ دھیمے سے ہنسی..... فاخ بے پناہ محبت سے اسے دیکھنے لگا۔ آیت اس کی نظروں کی تپش سے جھینپ سی گئی..... اور پھر اس کی اس ادا پر فاخ نے اسے پوری مضبوطی سے اپنی بانہوں میں جکڑ لیا تھا.....

"I Love you so much!"

"I Love you too!"

آیت نے اس کے سینے پر سر رکھتے ہی سکون کا سانس لیا تھا.....

سنو!

جب ایک لڑکی تم سے محبت کرتی ہے.....

چلاتی ہے' ناراض ہوتی ہے.....

تمہاری وجہ سے روتی ہے.....

بولتی' بولتی اور بولتی جاتی ہے.....

اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے ہیں.....

اور جب تمہیں مجبور کر دیتی ہے کہ اس کی بات سنو.....

تو تم خوش ہو جایا کرو.....

تم اس کیلئے اس قدر اہم ہو تو وہ ایسا کرتی ہے ناں.....

وہ تم سے بہت پیار کرتی ہے.....

ایک لڑکی کی خاموشی بہت بامعنی ہوتی ہے.....

یعنی تھک گئی ہے.....

یعنی اب اس میں لڑنے کا حوصلہ نہیں.....

اگر مرد ہو.....

سچی محبت کرتے ہو.....

تو اس کی محبت کی قدر کرو.....

اسے احساس دلاؤ کہ اس کا ہنسنا کتنا پیارا ہے.....

اسے تحفظ کا احساس دلاؤ.....

اس سے محبت کا اظہار کرو.....

اسے بتاؤ کہ تم اس سے کتنی محبت کرتے ہو.....

عورت ذات کو بس اتنی سی بات سے سکون آ جاتا ہے.....

ختم شد

مبشرہ انصاری کے دیگر ناول

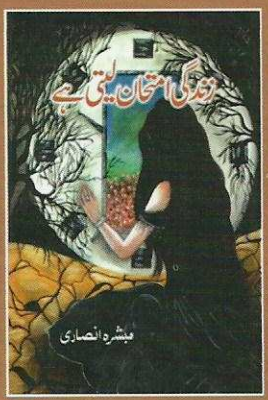

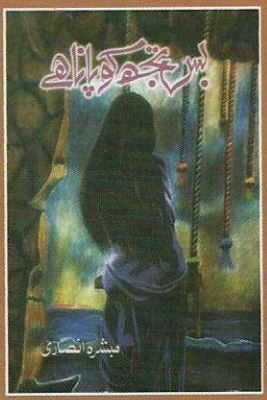

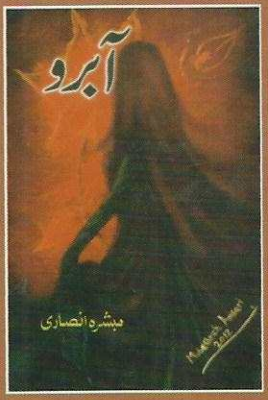

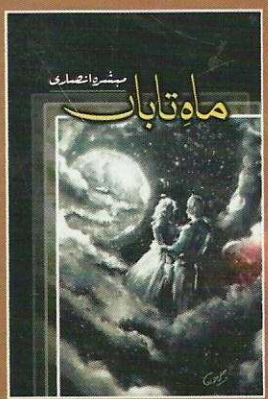

علم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40- اُردو بازار، لاہور۔
فون: 7352332، 7232336 فیکس: 7223584
www.ilmoirfanpublishers.com
E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com